بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علیؑ یا علیؑ

فضائل علیؑ بزبان نبیؐ

مرتبہ

مہدی فقیہ ایمانی

ترجمہ

ڈاکٹر سیّد تلمیذ حسنین رضوی

ناشر

نشر دانش ریسرچ اکیڈمی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	فضائل علیؑ بزبانِ نبیؐ
مرتبہ	مہدی فقیہ ایمانی
ترجمہ	ڈاکٹر سید تلمیذ حسنین رضوی
کمپوزنگ	سید قمر عباس زیدی
ٹائٹل	سید باقر مہدی رضوی
طابع	غلام اکبر
طبع	اول
تعداد کتاب	۱۰۰۰ ایک ہزار
ناشر	نشر دانش ریسرچ اکیڈمی
قیمت	

حرفِ اوّل

کتابِ ھٰذا یعنی فضائل علیؑ بزبانِ نبیؐ، مہدی فقیہ ایمانی کی مرتب کردہ کتاب ہے جس میں انھوں نے حضرت علی علیہ السلام کے منتخب فضائل کو بیان کیا ہے بالخصوص وہ احادیث لائے ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے مخاطب ہوکر ''علیؑ'' اور ''یا علیؑ'' کہا ہے۔ یہ کتاب مولا علی علیہ السلام کے فضائل کا ایک بحرِ زخّار ہے، جو آپ کی ذات والا صفات کا آئینہ دار اور ایک مختصر سا تعارف ہے۔ ورنہ آپؑ کے فضائل تو ''لا تعد ولا تحصیٰ'' ہیں، کیوں نہ ہوں دوستوں نے آپ کی تعریف کی اور دشمنوں نے بھی مجبور ہوکر آپ کی فضیلتوں کو تسلیم کیا۔ اور آپ کے فضائل و مناقب پر مستقل کتابیں لکھیں، صحاح ستہ کے مصنفین میں امام شعیب نسائی نے جب دیکھا کہ شام کے لوگ حضرت علیؑ کے مخالف ہیں تو آپ نے خصائصِ علیؑ کے نام سے مستقل کتاب تالیف کی۔ اس کتاب میں اہل سنت کے وقیع اور معتبر کتب کے حوالے دیئے گئے ہیں مثلاً

۱: تاریخ بغداد	۲: فردوس دیلمی	۳: جامع صغیر
۴: تاریخ ابن عساکر	۵: فرائد السمطین	۶: ینابیع المودۃ
۷: کنز العمال	۸: صواعق محرّقہ	۹: مناقب خوارزمی
۱۰: مستدرک حاکم	۱۱: ارجح المطالب	۱۲: مناقب ابن مغازلی شافعی

ہر کتاب کا مفصّل حوالہ ہے اگر کوئی تلاش کرنا چاہے تو وہ حوالہ اس کتاب میں مل جائے گا۔ اور اگر کوئی فضائل علیؑ کی حدیث سے دوسرے کو آگاہ کرنا چاہتا ہے تو حوالے کے ساتھ اسے وہ حدیث مل جائے گی۔ انتخاب نہایت خوبصورت ہے، یہ کتاب ہر مُحبِ علیؑ کی ضرورت ہے۔ خود بھی فضائل علیؑ پڑھ کر اپنے قلوب و اذہان کو منور و فروزاں کریں اور دوسروں کو بھی آمادہ کریں کہ وہ فضائل علی علیہ السلام سے واقفیت حاصل کرلیں تا کہ اُن کے ایمان

ایقان اوراذعان میں اضافہ ہو۔محبتِ علیؑ تو مومن اور منافق کی پہچان ہے۔آج کے دور میں ناصبی حضرات معاویہ کے ہم نوا بہت سے پیدا ہو گئے ہیں اُن کے لئے یہ کتاب جواب مُسکت ہے۔

یہ اس کتاب کی تزئین و آرائش میں میرے دونوں فرزند ندیم افتخار رضوی اور مولانا رضوان رضوی کی محنت شامل ہے نیز میرے عزیز دوست جناب نصرت علی نقوی نے اس کی پروف ریڈنگ کی ہے اور اشاعت وطباعت کے تمام مراحل میں وہی دخیل رہے ہیں، میں صمیمِ قلب سے اُن کا شکر گذار رہوں۔

والسّلام

مولانا ڈاکٹر سید تلمیذ حسنین رضوی

وہ حدیثیں جو لفظ ''علی'' سے شروع ہوتی ہیں

حدیث نمبر ۱:

عَلِيٌّ اَحَبُّهُمْ اِلَيَّ وَاَحَبُّهُمْ اِلَى اللهِ.(۱)

علی علیہ السلام میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

حدیث نمبر ۲:

عَلِيٌّ اَخُوْ رَسُوْلِ اللهِ. علیؑ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَكْتُوْبٌ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ عَلِيٌّ اَخُوْ رَسُوْلِ اللهِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ اللهُ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضَ بِاَلْفَيْ اَلْفَ سَنَةٍ.(۲)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنّت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ (نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے) مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ (محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں) عَلِيٌّ اَخُوْ رَسُوْلِ اللهِ (علیؑ رسولؐ اللہ کے بھائی ہیں) آسمان وزمین کو جو اللہ نے خلق فرمایا ہے اس سے دوملین سال پہلے۔

---

(۱): تاریخ بغداد، ج۱، ص۱۶۰۔

(۲): تاریخ بغداد خطیب، ج۶، ص۳۸۷۔ جابر سے منقول عبارت میں ''اَلْفَيْ عَامٍ'' دوہزار سال ہیں۔
الکامل فی الرّجال ابن عدی جرجانی شافعی، ج۶، ص۲۱۰۳۔
توضیح الدلائل شھاب الدین احمد حسینی شافعی، ص۱۲۷۔ نیز ص۲۰۸ دوسرے متن کے ساتھ۔
مختصر تاریخ دمشق جمال الدین محمد انصاری، ج۱۷، ص۱۲۲۔ ملحقات احقاف الحق، ج۳۰، ص۲۳۴
فردوس دیلمی، ج۴، ص۱۲۳

حدیث نمبر ۳:

عَلِیٌّ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ.(۱)

علیؑ دنیا اور آخرت دونوں میں میرے بھائی ہیں۔

حدیث نمبر ۴:

عَلِیٌّ اَخِیْ وَ صَاحِبِیْ وَ ابْنُ عَمِّیْ وَ خَیْرُ مَنْ اَتْرُکُ بَعْدِیْ یَقْضِیْ دَیْنِیْ وَ یُنْجِزُ مَوْعِدِیْ.(۲)

علیؑ میرے بھائی، میرے ہمراہی، میرے فرزندِ عَم اور سب سے بہتر ہیں۔ جنھیں میں اپنے بعد چھوڑے جا رہا ہوں وہ میرے قرضے ادا کریں گے اور میرے وعدوں کو پورا کریں گے۔

حدیث نمبر ۵:

عَلِیٌّ اَخِیْ وَمِنِّیْ، وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ فَھُوَ بَابُ عِلْمِیْ وَوَصِیِّیْ.(۳)

علیؑ میرے بھائی ہیں اور مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں وہ میرے علم کا دروازہ ہیں اور میرے وصی ہیں۔

حدیث نمبر ۶:

عَلِیٌّ اَصْلِیْ وَ جَعْفَرٌ فَرْعِیْ.(۴)

علیؑ میری اصل (جز) ہیں اور (ان کے بھائی) جعفرؑ میری شاخ ہیں۔

---

(۱): جامع صغیر۔ ج ۲، ص ۱۷۶، حدیث ۵۵۸۹۔ کنز العمال، ج ۱۱، ص ۶۱۳، نمبر شمار ۳۲۷۰۹۔
ینابیع المودّۃ، باب ۵۶، ج ۲، ص ۹۶، نمبر شمار ۲۲۹۔ طبرانی نے اسے ابن عمر سے نقل کیا ہے۔

(۲): تاریخ ابن عساکر، بخش امام علی، ج ۱، ص ۱۳۱، شمارہ ۱۵۶
فرائدالسمطین، حموینی۔ نیز ص ۱۳۰، شمارہ ۱۵۴ عبارت میں قدرے اختلاف کے ساتھ

(۳): الغدیر، ج ۶، ص ۸۰۔ سند کے بغیر

(۴): جامع صغیر سیوطی، ج ۲، ص ۱۷۶، شمارہ ۵۵۹۰۔ طبرانی اور ضیاء سے لی گئی عبداللہ بن جعفر سے روایت
کنز العُمّال، ج ۱۱، ص ۶۰۲، شمارہ ۳۲۹۰۸۔ ینابیع المودّہ، ج ۲، ص ۹۶، چاپ ۴ قم

چوں کہ علیؑ ولادت سے لے کر رسول اکرم ﷺ کی وفات تک ہر لمحے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے اور دعوت ذوالعشیرہ سے لے کر حجۃ الوداع تک ساتھ دیا اور بقائے دین کے لیے ہر لمحہ سینہ سپر رہے لہٰذا انھیں جڑ سے تشبیہ دی اور اُن کے بعد جعفرؑ کا مرتبہ قرار دیا جن کی حیثیت شاخ کی ہے جو درخت کی شناخت اور پہچان ہے۔

حدیث نمبر ۷:

عَلِيٌّ امام (اَمِيْرُ) الْبَرَرَةِ وَ قَاتِلُ الْفَجَرَةِ، مَنْصُورٌ مَنْ نَصَرَهُ، مَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَهُ اَلَا اِنَّ الْحَقَّ مَعَهُ وَيَتْبَعُهُ. اَلَا فَمِيْلُوْا مَعَهُ.(۱)

علیؑ امام (امیر) پاک بازان اور نیکوکاران، اور زناکاروں اور بدکاروں کے قاتل ہیں۔ جو ان کی نصرت کرے گا اس کی نصرت کی جائے گی، جو انھیں تنہا چھوڑ دے گا اسے تنہا کر دیا جائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ حق ان کے ساتھ ہے اور انھی کی پیروی کرتا ہے، آگاہ ہو جاؤ تم پر لازم ہے کہ ان کی جانب رغبت کرو۔

حدیث نمبر ۸:

عَلِيٌّ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ.(۲)

علیؑ مومنوں کے امیر اور متقین کے امام اور سفید ٹانگوں والے روشن گھوڑوں کی قیادت کرنے والے۔ سپہ سالار، مردِ میدان ہیں۔

---

(۱): مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۲۹ امام کی جگہ امیر ہے اور ''اُلا'' کے بغیر ہے۔
مناقب خوارزمی، فصل ۲ فصل ۱۶ سے، ص ۱۷۷، شمارہ ۲۱۵ و فصل ۳ فصل ۱۶ سے، ص ۲۰۰، شمارہ ۲۴۰۔
کنوز الحقائق مناوی، ص ۹۸۔ جامع صغیر سیوطی، ج ۲، ص ۱۷۷، شمارہ ۵۵۹۱۔ صواعق محرقہ، ابن حجر، ص ۷۵۔
کنز العمّال، ج ۱۱، ص ۶۰۲، شمارہ ۳۲۹۰۹۔ ینابیع المودۃ، باب ۵۶، ص ۷۸، ۹۶۔
الدرر واللئالی، شیخ محمد امینی معاصر، ص ۱۹۱، چاپ بیروت۔ باتعبیر امیر البررہ، ص ۱۹۸۔
ملحقات احقاق الحق، ج ۱۵، ص ۲۳۔ ارجح المطالب، امرتسری، ص ۵۹۹۔ مناقب سیدنا علی، عینی، ص ۳۔
قرۃ العینین، شاہ ولی اللہ، ص ۱۹۱۔

(۲): مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۳۷، ۱۳۸۔ اسعد بن زیادہ نے اسے صحیح مانا ہے دیگر مصادر میں بھی اس کا ذکر ہے۔ سید بن طاؤس کی کتاب الیقین کا حاشیہ ص ۵۴۹ ملاحظہ فرمائیے۔

حدیث نمبر ۹:

عَلِیٌّ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَیْبَۃُ عِلْمِیْ (وِعَاءُ عِلْمِیْ) وَ بَابِیَ الَّذِیْ اُوْتیٰ مِنْہُ۔(۱)

علیؑ مومنوں کے امیر، مسلمانوں کے سرداراور میرے علم کے محافظ (علم کا ظرف) اور میرا وہ دروازہ ہے جس سے مجھ تک پہنچا جا سکتا ہے۔

یعنی علیؑ کے وسیلے، ذریعے اور واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رسائی ممکن ہے اور علوم پیغمبرؐ تک انھی کے ذریعے پہنچا جا سکتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۰:

عَلِیٌّ اَنْزَلَہُ اللّٰہُ مِنِّیْ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْہُ فَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَمَا اَنَا عَنْہُ رَاضٍ فَاِنَّہُ لَا یَخْتَارُ عَلٰی قُرْبِیْ وَ مَحَبَّتِیْ شَیْئاً۔(۲)

جو میرا مقام اور منزلت خداوند عالم کے حضور میں ہے وہی مقام اللہ تعالیٰ نے علیؑ کو میری جناب میں عطا فرمایا ہے۔ جس طرح میں اللہ سے راضی ہوں اسی طرح اللہ علیؑ سے راضی ہے۔ اس لیے کہ وہ میری قربت اور محبت کی جگہ کسی اور چیز کو پسند نہیں فرماتے۔

حدیث نمبر ۱۱:

عَلِیٌّ اَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِیْ، وَ اَوَّلُ مَنْ یُصَافِحُنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَ ھُوَ الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ، وَھُوَ الْفَارُوْقُ، یُفَرِّقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ۔(۳)

---

(۱): مناقب خوارزمی، ص ۱۴۲ حدیث شمارہ ۱۶۳۔ التدوین فی اخبار قزوین رافعی، ج۱، ص۸۹۔
کفایۃ الطالب گنجی، باب ۴۸، ص ۱۶۸۔ فرائد السمطین، ج۱، ص ۱۵۰، حدیث ۱۱۳ باب ۲۹۔
شرح جامع صغیر، محمد حنفی، ج ۲، ص ۴۵۸۔ حاشیہ شرح عزیزی، ج ۲، ص ۴۱۷۔
دیگر مصادر حدیث اور تاریخی الغدیر سے علامہ امینی کی کتاب، ج۶، ص ۸۰۔

(۲): مناقب ابن مغازلی شافعی، ص ۲۵۔

(۳): فرائد السّمطین، حموینی نے ابوذرؓ سے روایت کو نقل کیا ہے۔ ج۱، ص ۳۹، شمارہ ۳۔ تاریخ دمشق ابن عساکر۔ بخش امام علی، ج۱، ص ۸۸۴، شمارہ ۱۲۔ انساب الاشراف، ج۱، ص ۱۱۸، شمارہ ۴۷۔

علیؑ پہلے شخص ہیں جو مجھ پر ایمان لائے، اور پہلے فرد ہوں گے جو روزِ قیامت مجھ سے مصافحہ کریں گے اور وہی صدّیق اکبر ہیں اور وہی فاروق ہیں جو حق و باطل کے مابین فرق کرنے والے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۲:

عَلِیٌّ بَابُ عِلْمِیْ وَ مُبَیِّنٌ لِاُمَّتِیْ مَا اُرْسِلْتُ بِہٖ مِنْ بَعْدِیْ حُبُّہٗ اِیْمَانٌ وَ بُغْضُہٗ نِفَاقٌ وَ النَّظَرُ اِلَیْہِ بِرَأْفَۃٍ وَ مَوَدَّۃٍ عِبَادَۃٌ۔ (۱)

علیؑ میرے علم کا دروازہ ہیں میں جس پیغام کو لے کر آیا ہوں وہ میرے بعد میری اُمّت کے لیے اس کی وضاحت کرنے والے ہیں، ان کی محبّت ایمان ہے اور اُن سے بغض کرنا نفاق ہے اور ان کی طرف بنظرِ کرم و مؤدّت دیکھنا عبادت ہے۔

حدیث نمبر ۱۳:

عَلِیٌّ خَازِنُ عِلْمِیْ۔ (۲)

علیؑ میرے علم کا خزینہ اور گنجینہ ہے۔

حدیث نمبر ۱۴:

عَلِیٌّ خَیْرُ اُمَّتِیْ اَعْلَمُھُمْ عِلْماً، وَ اَفْضَلُھُمْ حِلْماً۔ (۳)

علیؑ میری اُمّت کے سب سے بہترین فرد ہیں وہ علم میں ان سب سے بڑھ کر ہیں اور وہ حلم بردباری میں ان سب سے افضل ہیں۔

---

(۱): زھرالفردوس، ج ۲، ص ۱۶ ۳، ۱۷ ۳ ابوذرؓ سے منقول ہے۔ الفردوس دیلمی، ج ۳، ص ۶۵، شمارہ ۱۸۱ ۴۔ کنز العمال، ج ۱۱، ص ۶۱۴، شمارہ ۳۲۹۸۱ نقل از ابوذرؓ۔ کشف الخفا عجلونی، ج ۱، ص ۲۰۴۔ القول الجلی فی فضائل علی، سیوطی حدیث ۳۸ (الغدیر، ج ۶، ص ۸۰)۔ مودۃ القربیٰ مودۃ السابعہ مندرج در ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۳۰۱۔ مناقب السبّعین، حدیث ۲۹ نقل از ابودرداء۔ ینابیع المودۃ باب ۵۶، ج ۲، ص ۲۴۰۔

(۲): شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید، ج ۲، ص ۴۴۸ و ج ۹، ص ۱۶۵۔

(۳): فرائدالسمطین، ج ۱، ص ۱۵۵۔

کنزالعُمّال، ج ۶، ص ۱۵۳، ۲۹۲، ۲۹۸ چاپ قدیم نقل از طبری، خطیب ودولابی۔

حدیث نمبر ۱۵:

عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ. (۱)

علیؑ مخلوق خدا میں سب سے بہترین شخص ہیں۔

حدیث نمبر ۱۶:

عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ فَمَنْ اَبٰی فَقَدْ کَفَرَ. (۲)

علیؑ ہر بشر سے بہتر ہیں پس جس نے اس بات کا انکار کیا یقیناً وہ کافر ہوگیا۔

---

(۱): شواھد التنزیل، حسکانی، ج ۲، ص ۳۶۴، حدیث شمارہ ۱۱۴۳۔
ذیل تفسیر آیت (اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ) سورۂ بینہ آیت ۷۔ تھذیب التھذیب، ج ۲، ص ۴۱۹۔
تاریخ ابن عساکر، بخش امام علی، ج ۲، ص ۴۴۳، شمارہ ۹۵۹۔
کفایۃ الطالب، گنجی شافعی، باب ۶۲، ص ۲۴۴، ۲۴۵۔
مناقب خوارزمی، فصل نہم، ص ۶۱، چاپ غرّی۔
فرائد السمطین، حموینی، ج ۱، ص ۱۵۵، شمارہ ۱۱۷۔
درالمنثور سیوطی، ج ۶، سورہ بینہ کی آیت کے ذیل میں۔
لئالی المصنوعہ، ج ۱، ص ۱۷۰، چاپ بولاق بہ نقل از ابن عدی۔
(۲): مناقب الامام امیر المومنین، قاضی کوفی، ج ۲، ص ۵۲۳، شمارہ ۱۰۲۶۔
تاریخ خطیب بغدادی، ج ۷، ص ۴۲۱، حذیفہؓ سے منقول ہے۔ مناقب علی عینی حنفی، ص ۳۹۔
فردوس دیلمی، ج ۱، ص ۹۷ نقل از چار۔ سیر اعلام النُّبلاء، شمس الدین محمد شافعی، ج ۸، ص ۲۰۵۔
فوائد المجموعہ شوکانی، ص ۳۴۸۔ لسان المیز ان ابن حجر، ج ۲، ص ۳۱۲۔
تنزیہ الشریعہ دیلمی، ص ۳۵۳، ۳۵۴۔ کنز العُمّال، ج ۱۱، ص ۶۲۵، شمارہ ۳۳۰۴۵۔
کنوز الحقائق مناوی ۹۸، در چاپ حاشیہ جامع صغیرہ، ج ۲، ص ۱۶۔
مودّۃ القربیٰ ھمدانی مودّہ ثالثہ، ص ۴۲، در چاپ مندرج در ینابیع المودہ، ج ۲، ص ۲۷۳۔
قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین، شاہ ولی اللہ، ص ۲۳۴، چاپ بلدہ پشاور۔

حدیث نمبر ۱۷:

عَلِیٌّ خَیْرُ الْبَشَرِ ، مَنْ شَكَّ فِیْهِ فَقَدْ كَفَرَ. (۱)

علیؑ ہر بشر سے بہتر ہیں، جس نے اس بارے میں شک کیا تو یقیناً وہ کافر ہوگیا۔

آدمؑ سے لے کر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک دنیا میں جتنے بشر تشریف لائے ہیں حضرت علی علیہ السلام اُن سب سے بہترین فرد ہیں۔ دین کے لیے جاں نثاری، فداکاری اور قربانی کی بنیاد پر، اس کے بیان کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کہنے والا اپنے قول سے خارج ہوتا ہے یعنی حضرت علی علیہ السلام پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ ہر بشر سے بہتر اور افضل ہیں۔

حدیث نمبر ۱۸:

عَلِیٌّ خَیْرُ مَنْ أَتْرُكُهُ بَعْدِیْ. (۲)

علیؑ سب سے بہترین ہیں جنھیں میں اپنے بعد چھوڑے جا رہا ہوں۔

حدیث نمبر ۱۹:

عَلِیٌّ خَیْرُ مَنْ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ وَ غَرَبَتْ بَعْدِیْ. (۳)

میرے بعد جس جس پر سورج طلوع وغروب ہوا ہے علیؑ ان سب میں سب سے بہتر ہے۔

جب کسی نے علیؑ کے بارے میں سوال کیا تو حضرت ابوبکرؓ نے جواب میں یہ حدیث پڑھی۔

---

(۱): الفردوس دیلمی، ج ۳، ص ۶۲، شمارہ ۴۱۷۵۰، نقل از معابر ین عبداللہ۔
مودۃ القربیٰ (مندرج در باب ۵۶، ینابیع المودہ مودۃ سوم)۔
ینابیع المودۃ، باب ۵۶، ج ۲، ص ۷۸، نیز ص ۲۷۴۔ کنوز الحقائق، ص ۹۸، نقل از ابویعلی موصلی۔

(۲): مواقف ایجی، ج ۳، ص ۲۷۶۔ مجمع الزوائد ھیثمی، ج ۹، ص ۱۱۳۔

(۳): لسان المیز ان، ح ۶، ص ۷۸، چاپ حیدر آباد، ص ۹۱ چاپ مصر، ج ۸، ص ۷۶، روایت ابوبکرؓ سے منقول ہے۔ مناقب سیدنا علی عینی، ج ۱، ص ۱۵۔

حدیث نمبر ۲۰:

عَلِیٌّ رَایَةُ الْهُدٰی وَمَنَارُ الْاِیْمَانِ وَاِمَامُ اَوْلِیَائِیْ وَنُوْرُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَ الْکَلِمَةُ (وَالْحِکْمَةُ) الَّتِیْ اَلْزَمْتُهَا الْمُتَّقِیْنَ، مَنْ اَحَبَّهٗ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ اَبْغَضَنِیْ فَبَشِّرْهُ. (۱)

علیؑ پرچم ہدایت اور مینارۂ ایمان ہیں اور میرے اولیاء کے امام ہیں اور جس نے میری اطاعت کی اس کے لیے نور ہیں اور وہ کلمہ (حکمت) ہیں جسے میں نے متقین کے لیے لازم قرار دیا ہے۔ جس نے انھیں دوست رکھا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے دشمنی روا رکھی اس نے مجھ سے دشمنی کی۔ اے نبی میں نے آپ سے جو کچھ کہا ہے آپ علیؑ کو اس کی بشارت دے دیں۔

حدیث نمبر ۲۱:

عَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ. (۲)

---

(۱): الکامل فی الرجال ابن عدی جرجانی، ج ۷، ص ۲۶۰۰۔ ملحقات احقاق، ج ۲، ص ۲۸۰۔
حلیۃ الاولیاء، ج ۱، ص ۶۷، ابو برزہ اسلمی سے منقول ہے۔ تاریخ بغداد خطیب، ج ۱۴، ص ۹۹۔
مناقب ابن مغازلی، ص ۴۶، شمارہ ۲۹۔ الریاض النضرہ، ج ۲، ص ۲۴۹۔
شرح ابن ابی الحدید، ج ۲، ص ۴۴۹، ج ۹، ص ۱۶۷۔ نزھۃ المجالس صفوی، ج ۲، ص ۲۴۱۔
فرائد السمطین، ج ۱، ص ۱۵۱، باب ۳۰ و باب ۵۲، ص ۲۶۹۔ الغدیر، ج ۳، ص ۱۱۸۔
مناقب خوارزمی، فصل ۱۹، ص ۳۰۳، شمارہ ۲۹۹۔ کفایۃ الطالب گنجی، ص ۹۵۔
(۲): حلیۃ الاولیاء، ابونعیم، ج ۱، ص ۶۳۔ مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۲۴۔ ذخائر العقبیٰ، ص ۷۔
شرح ابن ابی الحدید، ج ۹، ص ۱۷۰، شرح خطبہ ۱۵۴، حدیث دہم۔
کنوز الحقائق، ص ۴۶۔ مجمع الزوائد ھیثمی، ج ۹، ص ۱۱۶۔ ریاض النضرہ، ج ۲، ص ۱۷۷۔
مودۃ القربیٰ، ھمدانی مودہ چہارم در ینابیع المودۃ، ج ۲، باب ۵۶، ص ۲۸۱۔
کنز العُمّال، ج ۱۱، ص ۶۱۸، شمارہ ۳۳۰۰۶ و ج ۱۳، ص ۱۴۵، شمارہ ۳۶۴۵۶۔
صواعق محرقہ، ابن حجر، فصل دوم، باب ہشتم، فضائل علیؑ، ص ۱۲۶، نقل از بیہقی۔
ینابیع المودۃ، ج ۱، ص ۲۶۷، ج ۲، ص ۷۴، ۱۶۱، ۲۸۱، ۴۰۴، ۴۸۸۔

علیؑ عرب کے سردار ہیں۔

یعنی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید العرب والعجم ہیں۔ ان کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد حضرت علی علیہ السلام عرب کے سردار ہیں۔ یعنی عرب کے تمام باشندوں اور طبقات و افراد کو ان کی سرداری تسلیم کرنی ہوگی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انس ابن مالک سے کہا: اے انس! جاؤ اور سیّد عرب یعنی علیؑ بن ابی طالبؑ سے کہو کہ وہ میرے پاس تشریف لے آئیں۔ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا آپ سید العرب نہیں ہیں تو جواب میں پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا کہ تمام اولاد آدمؑ کا سردار ہوں اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں ہے اور علیؑ سیّد عرب ہیں۔

انس کہتے ہیں جب علیؑ تشریف لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے انصار کی جانب روانہ فرمایا اور آپ نے گفتگو کرتے ہوئے اُن سے فرمایا: اے گروہِ انصار کیا میں تمھاری ہدایت اور راہنمائی نہ کروں اس جانب کہ اگر تم میرے بعد اس سے تمسّک رکھو گے تو تم گمراہ نہ ہوگے۔ انھوں نے کہا: بے شک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

هٰذَا عَلِيٌّ فَأَحِبُّوْهُ لِحُبِّيْ وَ اَكْرِمُوْهُ لِكَرَامَتِيْ فَإِنَّ جَبْرَئِيْلَ اَمَرَنِيْ بِالَّذِيْ قُلْتُ لَكُمْ عَنِ اللهِ تَعَالٰى.

یہ علیؑ ہے تم میری محبت کے سبب اس سے محبت کرو اور میری تکریم کی خاطر اس کی تکریم و تعظیم کرو اس لیے کہ جبرئیلؑ نے مجھے اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ حکم دیا ہے جسے میں نے تم سے بیان کیا ہے۔

اس حدیث سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ علیؑ سید العرب ہیں اور ہر ایک کو انھیں سردار تسلیم کرنا چاہیے۔

حضرت علیؑ سے تمسّک اور تعلق لازمی، ضروری اور لابدی ہے، یہ ہماری ہدایت و راہنمائی کا ذریعہ ہے۔

حضرت علیؑ سے محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے اور حضرت علیؑ کی تکریم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی تکریم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمیں بتلائی ہے۔

حدیث نمبر ۲۲:

عَلِيٌّ سَيِّدٌ مُبَجَّلٌ، مُؤَمَّلٍ (مَأْمَلُ) الْمُسْلِمِيْنَ ، وَاَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَمَوْضِعُ سِرِّىْ وَعِلْمِىْ، وَبَابِىَ الَّذِىْ يُؤَدّٰى اِلَيْهِ، وَهُوَ الْوَصِيُّ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِىْ، وَعَلَى الْاَخْيَارِ مِنْ اُمَّتِىْ، وَهُوَ اَخِىْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.(۱)

علیؑ مُعزّز و مُعظّم سردار ہیں، وہ مسلمانوں کی امید و آرزو ہیں اور امیر المومنین ہیں، وہ میرے راز ہائے نہاں اور علم بے پایاں کی جائگاہ ہیں اور میرا وہ دروازہ ہیں جس تک پہنچا جاتا ہے۔ اور وہ میرے اہل بیتؑ اور میری اُمّت کے پسندیدہ افراد پر وصی ہیں اور وہ دنیا و آخرت دونوں میں میرے بھائی ہیں۔

حدیث نمبر ۲۳:

عَلِيٌّ اَلصِّدِّيْقُ الْاَكْبَرُ وَ فَارُوْقُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ وَهُوَ خَلِيْفَتِىْ مِنْ بَعْدِىْ.(۲)

علیؑ صدیق اکبر ہیں اور اس اُمّت کے فاروق ہیں، جو حق اور باطل دونوں کے درمیان فرق کرنے والے اور جدا جدا کرنے والے ہیں اور وہی میرے بعد میرے خلیفہ ہیں۔

حدیث نمبر ۲۴:

عَلِيٌّ طَاعَتُهٗ طَاعَتِىْ، وَمَعْصِيَتُهٗ مَعْصِيَتِىْ.(۳)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علیؑ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور اُن کی نافرمانی

---

(۱): المحاسن والمساوی بیہقی، ج۱، ص ۳۱۔

مناقب خوارزمی، ص ۵۲۔۵۸ الفاظ میں اختلاف کے ساتھ۔

(۲): اس حدیث کو علّامہ امینی نے الغدیر، ج ۲، ص ۳۱۳ و ج ۷، ص ۱۷۶ میں اس مصادر سے زیادہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے تاریخی اور کلامی سنی طرق سے لفظوں میں قدرے اختلاف پایا جاتا ہے۔

(۳): فرائد السمطین، ج ۱، ص ۱۷۹، شمارہ ۱۴۲۔

میری نافرمانی اور میرے حکم سے روگردانی ہے۔

حدیث نمبر ۲۵:

عَلِيٌّ عَلَى الْحَقِّ مَنِ اتَّبَعَهُ اِتَّبَعَ الْحَقَّ وَ مَنْ تَرَكَهُ تَرَكَ الْحَقَّ عَهْدٌ مَّعْهُودٌ قَبْلَ مَوْتِهِ. (۱)

علیؑ حق پر ہیں پس جس نے ان کا اتباع کیا تو گویا کہ اس نے حق کا اتباع کیا ہے اور جس نے انھیں چھوڑ دیا گویا کہ اس نے حق کو چھوڑا۔ یہ وہ عہد و پیمان ہے جو ان کے دنیا سے تشریف لے جانے سے قبل باندھا گیا تھا جو نہایت مضبوط ہے۔

حدیث نمبر ۲۶:

عَلِيٌّ عَيْبَةُ عِلْمِي. (۲)

علیؑ میرے علم کا صندوق ہیں۔

(عَیبہ چمڑے کی زنبیل اور کپڑوں کو محفوظ رکھنے والے صندوق کو کہتے ہیں)

یعنی جسے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمی آثار سے بہرہ مند اور فیض یاب ہونا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ حضرت علی علیہ السلام سے رجوع کرے تا کہ دولتِ عِلم سے مالا مال ہو جائے۔

---

(۱): معجم کبیر طبرانی، ج ۲۳، ص ۳۲۹، شمارہ ۵۸۷ و ص ۳۹۵، شمارہ ۹۴۶ اُمّ سلمہؓ سے منقول ہے۔
مجمع الزوائد ھیثمی، ج ۹، ص ۱۳۵۔
دیگر مصادر سے واقفیت کے لیے رجوع کیا جائے کتاب حق با علی است جو اسی مؤلف کی کتاب ہے ص ۸۲، ۸۴، چاپ چہارم۔

(۲): شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج ۹، ص ۱۶۵ منقول از ابن عباس۔
جامع صغیر سیوطی، ج ۲، ص ۱۷۷، حدیث ۵۵۹۳۔ مصباح الظلام جردانی، ج ۲، ص ۵۶۔
کنز العُمّال، ج ۱۱، ص ۶۰۳، چاپ قدیم، ج ۶، ص ۱۵۳، شمارہ ۳۲۹۱۱۔
فیض القدیر مناوی، ج ۴، ص ۳۵۶۔ شرح العزیزی علی الجامع الصغیر، ج ۲، ص ۴۱۷۔
کنوز الحقائق مناوی، ص ۹۸۔ حاشیہ شرح العزیزی للحنفی، ج ۲، ص ۴۱۷۔
ینابیع المودۃ، ص ۲۱۲، چاپ اسلامبول در چاپ قم ج ۲، ص ۷۷، شمارہ ۷۱ و ص ۹۶، شمارہ ۲۳۲۔

حدیث نمبر ۲۷:

عَلِیٌّ قَائِدُ الْبَرَرَةِ، وَ قَاتِلُ الْکَفَرَةِ، مَنْصُوْرٌ مَنْ نَصَرَهُ وَ مَخْذُوْلٌ مَنْ خَذَلَهُ.(۱)

علیؑ نیکوکاروں کے قائدورہنمااور کافروں کے قاتل ہیں جس نے ان کی نصرت کی اس کی نصرت کی جائے گی اور اسے تنہا چھوڑ دیا جائے گا جس نے انھیں تنہا کر دیا ہے۔

حدیث نمبر ۲۸:

عَلِیٌّ قَسِیْمُ الْجَنَّةِوَ النَّارِ.(۲)

علیؑ جنت اور جہنّم (آتش دوزخ) کے تقسیم کرنے والے ہیں۔

حدیث نمبر ۲۹:

عَلِیٌّ قَسِیْمُ النَّارِوَ الْجَنَّةِ.(۳)

علیؑ آتشِ دوزخ اور جنت کے تقسیم کرنے والے ہیں یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت علی علیہ السلام کو اس کام پر مامور کیا ہے کہ جولوگ جنت کے حق دار ہیں انھیں جنت کی بشارت دے کر داخل جنت کر دیں اور جولوگ جہنّم کا ئندہ ہیں آتش دوزخ میں جلنے والے ہیں انھیں جہنّم کی راہ دکھائیں۔

---

(۱): فرائد السمطین، ج۱ص ۱۹۲، شمارہ ۱۵۱۔

(۲): ینابیع المودّة، باب ہفتم، ج۱ص ۱۷۳، چاپ قم جابر بن عبداللہ سے منقول ہے۔

مناقب ابن شہر آشوب میں۔امالی صدوق، ص۸۱۔

(۳): کنوز الحقائق، ص۹۸ در چاپ ینابیع المودہ، ج۲ص ۷۸۔

ینابیع المودة، باب ۱۶، ج۱ص ۲۵۱، ح ۴ و باب ۵۶، ج۲ص ۸۷ در باب ۷، ج۱ص ۱۷۳ باتعبیر علی قسیم الجنة و النار۔

الفردوس دیلمی، ج۳ص ۹۰، حدیث ۳۹۹۹۔

فرائد السمطین، ج۱ص ۱۰۶، حدیث شمارہ ۷۶، منقول از ابوسعید خدری۔

حدیث نمبر ۳۰:

عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَ الْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(۱)

علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق علیؑ کے ساتھ ہے یہ دونوں ہرگز ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں۔

یہ حدیث دوسرے متن کے ساتھ بھی وارد ہوئی ہے تقریباً دس متن ہیں اور مختلف مصادر اہل سنت میں موجود ہے۔

حدیث نمبر ۳۱:

عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَ الْقُرْآنِ، وَ الْحَقُّ وَ الْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(۲)

---

(۱): الامامۃ والسیاسۃ، ابن دینوری، ج ا ص ۷۳، چاپ حلبی مصر۔

المعیار والموازنہ، ابوجعفر اسکافی ص ۱۱۹۔ تاریخ دمشق، ح ا ص ۱۱۹ و ص ۱۵۲، چاپ دوم۔

رسالۃ التوامیۃ معروف بہ فضائل الصحابہ سمعانی ملحقات احقاق الحق، ۵ ص ۶۳۶۔

تاریخ بغداد خطیب، ج ۱۴ ص ۳۲۱، منقول از اُمّ سلمہؓ۔

شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج ۱۸ ص ۷۲ یا کلمہ ''يَدُورُ مَعَهُ حَيْثُ مَا دَارَ وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى'' کی جگہ۔ مفتاح النجاۃ بدخشی ص ۷۴ ملحقات احقاق الحق، ج ۵ ص ۶۳۷۔

الروض الازھر سید شاہ تقی علوی ہندی حنفی ص ۹۹، چاپ حیدرآباد۔

ارجح المطالب امرتسری ص ۵۹۸، ۵۹۹، چاپ لاہور، نقل از حافظ ابن مردویہ۔

رسول اللہؐ فی القرآن، حسن کامل ملطاوی معاصر ص ۳۴۱، چاپ قاہرہ

اس تشریح کے ساتھ کہ معرکۂ جمل کے بعد محمد بن ابی بکر نے اپنی بہن حضرت عائشہؓ سے کہا تھا کیا آپ نے نہیں سنا تھا جو رسول اللہؐ نے فرمایا تھا: عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَ الْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ، آپ نے اس کے باوجود ان کے خلاف خروج کیا اور قتل و غارت گری ہوئی۔

(۲): تاریخ دمشق، ابن عساکر بخش امام علی، ج ۳ ص ۱۵۳، شمارہ ۱۱۷۲۔

مناقب خوارزمی، ص ۱۷۶، شمارہ ۲۱۴۔ فرائد السمطین، ج ا ص ۱۷۷، شمارہ ۱۴۰، اُمّ سلمہؓ سے منقول ہے

ربیع الابرار، زمخشری، ج ا ص ۸۲۸۔ ینابیع المودہ، باب ۲۰، ج ا ص ۲۶۹۔

علیؑ حق اور قرآن کے ساتھ ہیں اور حق اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہیں۔ یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں۔

حدیث نمبر ۳۲:

عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَ الْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ (مَعَهُ). لَا يَفْتَرِقَانِ حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. (۱)

علیؑ قرآن کے ساتھ ہیں اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض (کوثر) پر وارد ہوں۔

ان دونوں حدیثوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خوارج اور نواصب اور اسی قبیل کے دیگر افراد جو حضرت علی علیہ السلام سے جدا ہو گئے ہیں اور خطِ امامت اور حضرت علی علیہ السلام کی روش سے دور چلے گئے ہیں یقیناً انھوں نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے، حق سے دور ہو گئے ہیں اور حضرت علی علیہ السلام سے محبت، الفت اور ان کی پیروی کے بغیر نہ قرآن مل سکتا ہے اور نہ ہی حق تک رسائی ممکن ہے۔

---

(۱): مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۲۴، حاکم نے اعتراف کیا ہے اور ذہبی نے اقرار کیا ہے تلخیص مستدرک میں کہ یہ روایت صحیح ہے اور اُمّ سلمہؓ سے منقول ہے۔

فرائد السمطین، باب ۲۶، ج ۱، ص ۱۷۷، شمارہ ۱۴۰۔ تاریخ الخلفاء سیوطی، ص ۱۱۶۔

مناقب خوارزمی، ص ۱۷۶، ۱۷۷، حدیث ۲۱۴، چاپ قم۔ صواعق محرقہ، ص ۷۴، ۷۵۔

جمع الفوائد شوکانی، ج ۲، ص ۲۱۲، بخش مناقب علی۔

فیض الغدیر مناوی، ج ۴، ص ۳۵۸۔

جامع صغیر سیوطی، ج ۲، ص ۱۴۰، ۱۷۷۔

کنز العُمّال، ج ۱۱، ص ۶۰۳، شمارہ ۳۲۹۱۲۔ جواہر العقدین سھودی، ج ۲، ص ۱۷۴، ۱۷۵۔

ینابیع المودۃ، باب ۴، ج ۱، ص ۱۲۴ نقل از جواہر العقدین از ابن عقدہ از فاطمہ زہرا علیہا السلام و باب ۲۰، ج ۱، ص ۲۶۹ بہ نقل از معجم اوسط و صغیر طبرانی و باب ۵۶، ج ۲، ص ۹۶ بہ نقل از اوسط طبرانی و مستدرک حاکم و باب ۵۹، ج ۲، ص ۳۹۶ بہ نقل از صواعق المحرقہ از اوسط طبرانی۔

حدیث نمبر ۳۳:

عَلِيٌّ مَلِيئٌ اِيمَانٍ اِلَى مَشَاشِه. (۱)

علیؑ کا پورا وجود اور سراپا ایمان کی دولت سے مالا مال ہے۔

حدیث نمبر ۳۴:

عَلِيٌّ مِنْهُمْ. (۲)

علیؑ اُن میں سے ہے

اس کی توضیح کرتے ہوئے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللهَ اَمَرَنِي بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ مِنْ اَصْحَابِي وَ اَخْبَرَنِي اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ مِنْهُمْ. يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثاً. ثَلَاثَ مَرَّةٍ فِي ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ. ثُمَّ قَالَ اَبُو ذَرٍّ وَ سَلْمَانُ وَ الْمِقْدَادُ بْنُ اَسْوَدِ اَ كِنْدِيٌّ.

خداوند عالم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے اصحاب میں سے چار سے محبت کروں اور مجھے یہ خبر دی کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون ہستیاں ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؑ بھی ان میں سے ایک ہیں اور آنحضرت

---

(۱): کنوز الحقائق مناوی، ص ۹۸ حافظ ابونعیم سے منقول ہے۔

ینابیع المودۃ قندوزی، ج ۲، ص ۷۷، چاپ اسلامبول، ص ۱۸۰۔

مناقب علی عینی حیدر آبادی، ص ۳۸، چاپ اعلم پریس۔

(۲): ینابیع المودۃ، باب ۴۲، ج ۱، ص ۳۷۵ بہ نقل از احمد بن حنبل، ابن ماجہ، خوارزمی لفظوں میں قدرے اختلاف کے ساتھ۔ مسند احمد بن حنبل، ج ۵، ص ۳۵۶۔ ینابیع المودۃ، ج ۱، پاورقی ص ۳۷۵۔ فضائل الصحابہ، احمد بن حنبل، ج ۲، ص ۴۸۹۔ سنن ترمذی، ج ۵، ص ۲۹۹، شمارہ ۳۸۰۲۔

سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۵۳ (سلمان، ابوذر و مقداد کی فضیلت)۔

حلیۃ الاولیاء، ابونعیم، ج ۱، ص ۱۹۰۔ مناقب ابن مغازلی، ص ۲۹۔ مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۳۰۔

صواعق محرقہ، ابن حجر، حدیث پنجم از چہل حدیث مندرج در باب نہم، نیز مندرج در ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۲۹۱۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دنوں میں تین مرتبہ یہ فرمایا: ابوذرؓ، سلمانؓ اور مقدادؓ بن اسود کندی۔

حدیث نمبر ۳۵:

عَلِيٌّ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ (رَأْسِيْ) مِنْ بَدَنِيْ (مِنْ جَسَدِيْ). (۱)

علیؑ کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو سر کو بدن سے ہوتی ہے۔ یا جس طرح میرے سر کو میرے جسم سے ہے۔

حدیث نمبر ۳۶:

عَلِيٌّ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسىٰ اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ. (۲)

علیؑ کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی بس فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اولو العزم پیغمبر اور حضرت ہارونؑ اُن کے وصی، وزیر خلیفہ اور جانشین تھے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سلسلہ نبوت جاری و ساری رہا اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آ کر اس کا خاتمہ ہوگیا، وہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن کر آئے تھے۔ البتہ وصی، وزیر اور خلیفہ کا عہدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد حضرت علیؑ کو حاصل ہوا جیسا کہ روایات سے ثابت ہے۔

---

(۱): زھرا الفردوس، ج ۲، ص ۳۱۶۔ مصباح الظلام، ج ۱، ص ۵۶۔ فیض الغدیر، شمارہ ۵۵۹۶۔ الفردوس عیلمی، ج ۳، ص ۶۲، شمارہ ۴۱۷۴ بہ نقل از ابن عباس و براء بن عازب۔ تاریخ بغداد خطیب، ج ۷، ص ۱۲۔ الریاض النضرہ، ج ۲، ص ۱۶۲۔ صواعق محرقہ، ص ۷۵۔ مناقب ابن مغازلی، ص ۹۲۔ مناقب خوارزمی، فصل ۱۷، ص ۴۸، شمارہ ۱۷۴۔ جامع صغیر، ج ۲، ص ۱۷۷، حدیث ۵۵۹۶ بہ شرح عزیزی، ج ۲، ص ۴۱۷ و نور الابصار، ص ۸۰۔ کنز العُمّال، ج ۱۱، ص ۶۰۳، شمارہ ۳۲۹۱۴ بہ نقل از خطیب بغدادی و از فردوس دیلمی۔

(۲): فردوس دیلمی، ج ۳، ص ۶۲، شمارہ ۴۱۷۳۔ جامع صغیر سیوطی، ج ۲، ص ۱۷۷، حدیث ۵۵۹۸۔ کنز العُمّال، ج ۱۱، ص ۶۰۳، حدیث ۳۲۹۱۵۔ ینابیع المودّۃ، باب ۵۶، ج ۲، ص ۹۷، شمارہ ۲۳۷۔

حدیث نمبر ۳۷:

عَلِيٌّ مِنِّي كَمَنْزِلَتِي (بِمَنْزِلَتِي) مِنْ رَبِّي. (۱)

علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو میری منزلت میرے رب کے پاس ہے (یا) جو منزلت مجھے میرے رب سے حاصل ہے وہی علیؑ کو مجھ سے ہے۔

ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت علی علیہ السلام پیغمبر اکرمؐ کی زیارت کرنے کے لیے گئے جب وہ ان کی قبر مبارک پر پہنچے تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؑ کو اپنے آپ سے آگے بڑھایا اور یہ فرمایا کہ میں اس ہستی سے آگے نہیں بڑھ سکتا جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ: عَلِيٌّ مِنِّي كَمَنْزِلَتِي (بِمَنْزِلَتِي) مِنْ رَبِّي.

حدیث نمبر ۳۸:

عَلِيٌّ مِنِّي كَنَفْسِي طَاعَتُهُ طَاعَتِي وَمَعْصِيَتُهُ مَعْصِيَتِي. (۲)

علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو میری جان اور میرے نفس کو مجھ سے حاصل ہے۔ ان کی اطاعت میری اطاعت ہے اور اُن کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔

لہٰذا جو بھی جب بھی اور جہاں بھی علیؑ کی نافرمانی کرے گا تو وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نافرمان ہوگا اور گناہ گار و خطا کار ہوگا۔

---

(۱): ذخائر العقبیٰ، ص ۶۲۔ الریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۱۶۲، ۲۱۵، ص ۱۰۶، ۲۰۳، چاپ بیروت۔ مناقب خوارزمی، فصل ۱۹، ص ۲۹۷، حدیث ۲۹۲۔ وسیلۃ النجاۃ، محمد مبین فرنگی محلّی ہندی، ص ۱۳۴۔ صواعق محرقہ، ص ۱۰۶، چاپ میمنیۃ و ص ۱۷۵، چاپ محمدیہ مقصد الخامس من مقاصد الاٰیۃ ۱۴، من الایات التی اوردھا فی الباب ۱۱، عن ابی بکر۔ توضیح الدلائل، سیّد احمد حسینی شیرازی مخطوط کتاب خانہ ملی فارس۔ سیرۃ الحلبیہ، ج ۳، ص ۳۹۱۔ وسیلۃ المآل، احمد بن باکثیر حضرمی، ص ۱۳ عکس نسخہ خطی ظاہریہ شام۔ مناقب، سیدنا علی، عینی، ص ۳۹۔ روض الازھر، مولوی کاظمی مشہور بہ قلندر ہندی، ص ۹۷۔ ملحقات احقاق الحق، ج ۱۵، ص ۴۳۹۔ روض الفائق فی المواعظ والرّقائق، شعیب بن عبداللہ حریفین، ص ۳۸۹۔

(۲): ینابیع المودۃ، باب ۷، ج ۱، ص ۱۱۷۳، از جابر بن عبداللہ۔

حدیث نمبر ۳۹:

عَلِیٌّ مِنِّی کَھَارُوْنَ مِنْ مُوسیٰ، اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالاہُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاہُ وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَہُ وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ۔ (۱)

علیؑ کو مجھ سے وہی منزلت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔ یا اللہ تو اسے دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اور تو اسے دشمن رکھ جو اُن سے دشمنی کرے تو اس کی مدد فرما جو اُن کی مدد کرے اور تو اسے تنہا کردے جو انھیں تنہا چھوڑ دے۔

حدیث نمبر ۴۰:

عَلِیٌّ مِنِّی مِثْلُ رَأْسِیْ (کَرَاسِیْ) مِنْ بَدَنِی۔ (۲)

علیؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو سر کو میرے بدن سے نسبت حاصل ہے۔

حدیث نمبر ۴۱:

عَلِیٌّ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْ عَلِیٍّ، وَعَلِیٌّ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِیْ۔ (۳)

علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور علیؑ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

حدیث نمبر ۴۲:

عَلِیٌّ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْ عَلِیٍّ، وَلَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِیٌّ۔ (۴)

---

(۱): ینابیع المودۃ، باب ۷، ج ۱، ص ۱۷۳، چاپ قم از جابر بن عبداللہ۔

(۲): زھرا الفردوس ابن حجر، ج ۲، ص ۳۰۶۔ فردوس دیلمی، ص ۳، ص ۶۲، شمارہ ۴۱۷۴۔

تاریخ خطیب بغدادی، ج ۷، ص ۱۲۔ مناقب ابن مغازلی، ص ۹۲، شمارہ ۱۳۵۰۔

مناقب خوارزمی، ص ۱۴۴، شمارہ ۱۶۷۔ فیض القدیر، حدیث شمارہ ۵۵۹۶۔

ذخائر العقبیٰ محب طبری، ص ۶۳۔ ریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۱۶۲۔ صواعق محرقہ ابن حجر، ص ۷۵۔

جامع صغیرہ سیوطی، ج ۲، ص ۱۴۰۔ منتخب کنز العمّال مسند احمد بن حنبل، ج ۵، ص ۳۰۔

ینابیع المودۃ، باب ہفتم، ج ۱، ص ۱۶۷ و باب ۵۶، ج ۲، ص ۳۴۳۔

(۳): کنز العمّال، ج ۱۳، ص ۱۴۲، شمارہ ۳۶۴۴۴ نقل از ابن ابی شیبہ و ابن جریر طبری۔

(۴): فضائل الصحابہ، احمد بن حنبل، ج ۲، ص ۵۹۴، شمارہ ۱۰۱۰۔ بقایا صفحہ ۲۳ پر

علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں اور اسے (یعنی سورۃ توبہ کو) سوائے میرے یا علیؑ کے کوئی اور نہیں پہنچائے گا۔

توضیحاً یہ حدیث دیگر تعبیرات کے ساتھ بھی موجود ہے مثلاً

عَلِيٌّ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ، لَا يُؤَدِّيْ عَنْهُ اِلَّا اَنَا اَوْ عَلِيٌّ.

عَلِيٌّ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ، وَلَا يُؤَدِّيْ عَنِّيْ اِلَّا عَلِيٌّ.

عَلِيٌّ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ، وَلَا يَقْضِيْ عَنِّيْ اِلَّا اَنَا وَ عَلِيٌّ.

علیؑ مجھ سے ہیں اور میں علیؑ سے ہوں اور سورۃ برأت کو اللہ کی جانب سے کوئی نہیں پہنچا سکتا سوائے میرے یا علیؑ کے۔

علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور میری جانب سے سورۃ برأت کی تبلیغ کوئی نہیں کر سکتا سوائے علیؑ کے۔

علیؑ مجھ سے اور میں علیؑ سے ہوں اور اس سورۃ برأت کو سوائے میرے اور علیؑ کے کوئی

پچھلے صفحے کا بقایا:

مسند احمد حنبل، ج ۴، ص ۱۶۵ و ج ۵، ص ۱۷۰، شمارہ ۱۷۰۵۱ نقل از ابن جنادہ و ص ۱۷۱، شمارہ ھای ۱۷۰۵۶، ۱۷۰۵۷، ۱۷۰۵۳، چاپ ۹ جلدی۔ کنز العُمّال، ج ۱۱، ص ۶۰۳۔ کتاب المناقب باب مناقب علی، شمارہ ۳۷۱۹۔ معجم کبیر طبرانی، ج ۴، ص ۱۶، شمارہ ۳۵۱۱، ۳۵۱۳۔ صواعق محرقہ، ص ۷۳، حدیث ششم۔ تاریخ الاسلام ذہبی، جلد ۱ (عھد اللحلفاء، ص ۶۳۰)۔ صحیح ترمذی، ج ۲، ص ۲۱۳ در چاپ دیگر ج ۵، ص ۱۰۔ سنن ابن ماجہ، ج ۱، ص ۵۷ در چاپ دیگر ج ۱، ص ۴۴، شمارہ ۱۱۹۔ ینابیع المودۃ، ج ۱، ص ۱۷۲۔ تذکرہ الحفاظ ذہبی ج ۲، ص ۴۵۵ ذیل نام سوید بن سعد۔ مناقب ابن مغازلی، ص ۲۳۱، ۲۲۷، شمارہ ۲۶۲، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴۔ تاریخ دمشق ابن عساکر بخش امام علی، ج ۱، ص ۱۲۳ و ج ۲، ص ۳۷۸۔ فرائد السمطین، باب ۷، ج ۱، ص ۵۸، ۵۹ در چاپ دوم ص ۱۴۱۔ خصائص نسائی، ص ۲۰ چاپ مصر۔ الریاض النضرۃ محب طبری، ج ۲، ص ۱۱۹، چاپ بیروت۔ تاریخ ابن کثیر، ج ۷، ص ۳۵۶۔ الغدیر علامہ امینی، ج ۶، ص ۳۴۸ میں اہل سنت کے دیگر ۲۰ مصادر میں یہ روایت موجود ہے۔

اور نہیں پہنچائے گا۔

سورۂ برأت سورۂ توبہ کو پہنچانے کا مسئلہ نہایت اہم تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پہنچانے کے لیے پہلے حضرت ابوبکرؓ کو مقرر کیا، لیکن حکم خداوندی کے بعد اس کے پہنچانے کی ذمہ داری حضرت علیؑ کو دی یا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تشریف لے جاتے یا اس مقصد کے لیے علیؑ کو روانہ کرتے اس لیے کہ یہ نہایت اہم پیغام تھا جو کوئی بہادر اور امین ہی مشرکین مکہ تک پہنچا سکتا تھا۔

حدیث نمبر ۴۳:

عَلِيٌّ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ بَعْدِيْ.(۱)

علیؑ مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن (مرد) اور مومنہ (عورت) کا ولی ہے۔

ولی کے معنیٰ حاکم، صاحب اختیار، اور واجب الطّاعۃ ہے یعنی جس کی اطاعت واجب لازم اور ضروری ہے۔

---

(۱): مسند احمد حنبل، ج ۴، ص ۴۳۷ ج ۵، ص ۳۵۶ وج ۶، ص ۴۸۹، شمارہ ۲۲۵۰۳۔
معجم اکبیر طبرانی، ج ۴، ص ۱۹ و ۲۱، ج ۱۸، ص ۱۲۹، شمارہ ۲۶۵ اِنَّ عَلِيّاً سے آغاز ہوتا ہے۔
الفردوس دیلمی، ج ۳، ص ۶۱، شمارہ ۴۱۷۱۔ سنن ترمذی، ج ۵، ص ۲۹۶، شمارہ ۳۷۹۶ / ۳۷۱۹۔
سنن ابن ماجہ، حدیث شمارہ ۱۱۴۔ خصائص نسائی، ص ۹۷، ۹۸ چاپ حیدریہ نجف۔
مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۱۰، ۱۱۱۔ حلیہ الاولیا ابونعیم ۶ / ۲۹۴۔ کنوز الحقائق، ص ۹۸۔
کتاب السبعین، سید علی ھمدانی حدیث شمارہ ۱۸۔ البدایۃ والنھایۃ ابن کثیر، ج ۷، ص ۳۴۴۔
کنز العُمّال، ج ۱۱، ص ۶۰۸، شمارہ ۳۲۹۴۱ نقل از ابن ابی شیبہ۔
ینابیع المودۃ، باب ہفتم، ج ۱، ص ۱۷۲، نقل از کنوز الحقائق، باب ۵۶، ج ۲، ص ۷۸۔
نقل از طیالسی نیز باب ۵۶، ص ۲۳۶ بہ نقال از فردوس دیلمی۔ مصابیح السُّنہ بغوی، ج ۲، ص ۲۷۵۔
نیز مراجعہ شود بہ الغدیر علامہ امینی، ج ۱، ص ۱۵ و ۵۱، ج ۷، ص ۱۷۷۔

حدیث نمبر ۴۴:

عَلِیٌّ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِیْ وَ مُؤْمِنَةٍ. (۱)

علیؑ میرے بعد ہر مومن اور مومنہ کے ولی، مولیٰ اور صاحب اختیار ہیں۔

حدیث نمبر ۴۵:

عَلِیٌّ نَفْسِیْ. (۲) علیؑ میرا نفس یعنی میری جان ہیں۔

اس حدیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ علیؑ نفس پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ سنی اور شیعہ تفاسیر کے مطابق اس حدیث میں آیۂ مباہلہ کی طرف اشارہ ہے۔ ارشاد باری ہے:

قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ. (آل عمران:۶۱)

اے نبی آپ فرما دیجئے کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ، ہم اپنی عورتوں کو بلائیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ، ہم اپنے نفس کو بلائیں تم اپنے نفس کو بلاؤ۔

لہٰذا اس آیت کی رو سے حضرت علی علیہ السلام نفس پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور جس طرح پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نبی ولی، رسول اور وصی سے افضل ہیں، وہی رتبہ علیؑ کا ہوگا انھیں بھی سب سے افضل تسلیم کرنا ہوگا۔

حدیث نمبر ۴۶:

عَلِیٌّ وَ ذُرِّیَّتُهُ یَخْتِمُوْنَ الْاَوْصِیَاءَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ. (۳)

علیؑ اور اُن کی ذریّت قیامت کے دن تک اوصیاء کو اختتام تک پہنچانے والے ہیں۔

جیسا کہ شیعہ سنی روایات سے ائمہ اہل بیت علیہم السلام کے لیے وارد ہوا ہے جو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان کے وصی ہیں ان میں پہلے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

---

(۱): الغدیر، ج ۱ ص ۱۵، ۵۱، وج ۷، ص ۷۷ انقل از مختلف منابع اہل سنّت۔

(۲): مناقب خوارزمی، ص ۸۹، چاپ تبریز۔ مناقب عینی حیدر آبادی، ص ۳۷۔

(۳): میزان الاعتدال ذھبی، ج ۱، ص ۲۴۲، منقول از ابوذرؓ۔ ملحقات احقاق الحق، ج ۴، ح ۳۴۰۔

اوراُن کے آخری قائم آلِ محمد صاحب العصر والزمان امام محمد مہدی علیہ السلام ہیں جو قیامت سے پہلے دنیا میں تشریف لائیں گے اور فسق و فجور سے پُر دنیا کو عدل و داد سے بھر دیں گے۔اس کا تذکرہ الصواعق المحرقہ ابن حجر مکی میں اور رحمۃ للعالمین میں مولانا سلیمان منصور پوری نے کیا ہے اور ان کی تعداد اور حالات زندگی تحریر کیے ہیں ان کے علاوہ بہت سی کتب ہیں جنھوں نے ائمہ اثناعشر کا نام بہ نام تذکرہ کیا ہے۔اور اس موضوع پر کتابیں بھی تصنیف و تالیف کی گئی ہیں۔جس طرح قرآن کریم میں نقباء بنی اسرائیل کا تذکرہ ہے اسی طرح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی بھی بارہ ہیں۔

حدیث نمبر ۴۷:

عَلِیٌّ وَ شِیْعَتُہُ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.(۱)

علیؑ اور ان کے شیعہ ہی روز قیامت کامیاب ہونے والوں میں ہوں گے۔

حدیث نمبر ۴۸:

عَلِیٌّ وَصِیِّیْ فِیْ عِتْرَتِیْ وَ اَھْلِ بَیْتِیْ وَ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ.(۲)

علیؑ میرے بعد میری عترت، میرے اہل بیتؑ اور میری امت میں وصی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

---

(۱): مسند احمد بن حنبل، ج ۴، ص ۱۶۵۔سنن ترمذی، شمارہ ۱۹۷ ۳۔سنن ابن ماجہ، ص ۱۱۹۔
معجم کبیر طبرانی، ج ۴، ص ۱۹۔اغانی ابوالفرج، ج ۱۸، ص ۹ ۳۔مفتاح النجاۃ، بدخشی، ص ۶۱۔
الفردوس دیلمی، ج ۳، ص ۶۱، شمارہ ۲۱۷۴ بہ نقل از اُمّ سلمہؓ۔کنوز الحقائق، مناوی، ص ۹۸۔
مخطوط، ملحقات احقاق الحق، ج ۷، ص ۲۹۹۔انتھاء الافھام، سید ابو محمد حسینی، ص ۱۹، چاپ نول کشور۔
المناقب المرتضویہ، محمد صالح ترمذی، ص ۱۱۳، چاپ بمبئی، بہ نقل از ابن عباس۔
ینابیع المودۃ، ص ۱۸۰ و ۲۳۷، بہ نقل از اُمّ سلمہؓ و ص ۲۵۷ بہ نقل از ابن عباس، چاپ اسلامبول، در چاپ اسوہ قم، ج ۱، ص ۷۸، ۳۴۵ و ۲، ص ۳۱۲۔
(۲): مناقب خوارزمی، ص ۱۴۷، شمارہ ۱۷۱، چاپ قم بہ نقل از اُمّ سلمہؓ از انس۔
فرائد السمطین، ج ۱، ص ۲۷۰، شمارہ ۲۱۱۔

حدیث نمبر ۴۹:

عَلِیٌّ وِعَاءُ عِلْمِی وَ وَصِیِّی وَ بَابِیَ الَّذِی اُوْتِیَ مِنْهُ. (۱)

علیؑ میرے علم کا ظرف ہیں اور میرے وصی ہیں اور میرا وہ دروازہ ہیں جن سے داخل ہوا جاتا ہے۔

یعنی اگر تمھیں میرا علم درکار ہو تو علیؑ سے رجوع کرو اور اگر مجھ تک پہنچنا چاہتے ہو تو اسی دروازے سے داخل ہو کر مجھ تک پہنچ سکتے ہو۔

حدیث نمبر ۵۰:

عَلِیٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ ابْنَاهُمَا. (۲)

علیؑ و فاطمہؑ اور ان کے دونوں بیٹے حسنؑ اور حسینؑ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اس وقت فرمایا تھا جب آیت: (سورہ شوریٰ: ۲۳) نازل ہوئی تھی۔ لوگوں نے سوال کیا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ آپ کے کون سے قرابت دار ہیں جن کی مودت ہم پر فرض کی گئی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ علیؑ، فاطمہؑ اور ان کے بیٹے حسنؑ و حسینؑ ہیں۔

حدیث نمبر ۵۱:

عَلِیٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اَهْلِی. (۳)

---

(۱): شمس الاخبار، ص ۳۹۔ کفایۃ الطّالب، گنجی شافعی، ص ۷۰، ۹۳۔

(۲): مناقب امیر المومنینؑ، احمد بن حنبل، حدیث شمارہ ۲۶۳۔ مناقب ابن مغازلی، ص ۳۰۹۔

معجم کبیر طبرانی، ج ۱۱، ص ۳۵۱ ابن عباس سے منقول ہے۔ نیز علّامہ امینی نے الغدیر، ج ۲، ص ۳۰۷، احمد بن حنبل مناقب، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، طبرانی، ابن مردویہ، واحدی، ثعلبی، ابونعیم، بغوی، ابن مغازلی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے۔ مناقب ابن مغازلی اور الغدیر کی طرف رجوع کریں۔

(۳): مودة القربیٰ ھمدانی، مودت پارہ مندرج در ینابیع المودة، باب ۵۶، ج ۲، ص ۳۲۴ منقول از ابن عباسؓ۔

علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ روز قیامت تک میرے اہل بیتؑ رہیں گے۔

یعنی ان سے میرا رشتہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ یہ میری ظاہری زندگی اور میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی میرے اہل بیتؑ رہیں گے تم پر ان کی تکریم، تعظیم، محبت، الفت اور اطاعت لازم ہے۔

حدیث نمبر ۵۲:

عَلِيٌّ وَلِيُّ اللهِ وَ اَوْلِيَاءُ عَلِيٍّ اَلْمُفْلِحُوْنَ وَ الْفَائِزُوْنَ بِاللهِ.(۱)

علیؑ اللہ کے ولی ہیں اور علیؑ کو دوست رکھنے والے (اُن سے محبت کرنے والے، انھیں چاہنے والے) کامیاب اور اللہ تک رسائی حاصل کرنے اور قرب خداوندی حاصل کرنے پر فائز ہیں۔

حدیث نمبر ۵۳:

عَلِيٌّ يَزْهَرُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ (فِي الْجَنَّةِ) كَكَوْكَبِ الصُّبْحِ لِاَهْلِ الدُّنْيَا.(۲)

علی علیہ السلام صاحبانِ جنت کے لیے اس طرح درخشاں ہیں جیسے صبح کا ستارہ دنیا والوں پر چمکتا ہے۔ (یا)

علیؑ جنت میں اس طرح چمک دکھلا رہے ہیں جس طرح صبح کا ستارہ دنیا والوں کے لیے دمکتا ہے۔

---

(۱): فرائد السمطین، حموینی، ج۱، ص۱۰۶، شمارہ۶۷۔ ینابیع المودہ، باب۱۶، ج۱، ص۱۵۰۔

(۲): فردوس دیلمی، ج۳، ص ۶۳، شمارہ ۴۱۷۸۔ مناقب ابن مغازلی، ص۱۴۰، حدیث ۱۸۴۔

فرائد السمطین، ج۱، ص۲۹۵ منقول از انس ابن مالک۔ فیض الغدیر، ج۴، ص۳۵۸۔

جامع صغیر سیوطی، ج۲، ص۱۷۸، شمارہ۵۵۹۹۔

کنز العُمّال، ج۱۱، ص ۶۰۴، حدیث ۳۲۹۱۷ نقل از فضائل الصحابہ بیھقی و فردوس دیلمی ص۶۱۱، شمارہ۳۲۹۵۷، منقول از تاریخ حاکم نیشاپوری۔

ینابیع المودۃ، باب۵۶، ج۲، ص۹۷، شمارہ۲۳۹ منقول از صواعق المحرقہ۔

حدیث نمبر ۵۴:

عَلِیٌّ یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَالْمَالُ یَعْسُوْبُ الْمُنَافِقِیْنَ۔ (۱)

علیؑ مومنین کے یعسوب ذمہ دار اور امیر ہیں اور مال منافقین کا پشت پناہ اور نگہبان ہے۔

یعسوب: شہد کی مکھی کے سردار کو کہتے ہیں۔

حدیث نمبر ۵۵:

عَلِیٌّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلَی الْحَوْضِ، لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ جَاءَ بِجَوَازٍ مِنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ۔ (۲)

علیؑ روز قیامت حوض (کوثر) پر ہوں گے جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر وہی جس کے پاس علیؑ کا پروانہ راہ داری ہو، جو علیؑ سے تحریر لکھوا کر لے آئے۔

حدیث نمبر ۵۶:

عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَعْلَمُ النَّاسِ بِاللّٰہِ۔ (۳)

علیؑ بن ابی طالبؑ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں تمام انسانوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

---

(۱): الکامل فی الرجال، ابن عدی، ج ۵، ص ۱۸۸ بہ نقل از علی۔ صواعق المحرقہ، ابن حجر، ص ۱۱۳، چاپ قاہرہ ابن عدی از علی۔ تاریخ دمشق، ابن عساکر، ج ۲، ص ۲۶۰۔ مختصر تاریخ دمشق، محمد رضا انصاری، ج ۱۷، ص ۱۵۰، مخطوط (ملحقات احقاق الحق، ج ۲۰، ص ۲۵۹)۔ جامع الاحادیث، عباس احمد صقر و احمد عبدالجواد، ج ۸، ص ۴۵۵، چاپ دمشق۔ الامام الھاجر عبداللہ جیا نجوری، ص ۱۵۰، چاپ جدّہ۔

اصابہ، ابن حجر، ذیل نام ابی لیلیٰ الغفاری۔ جامع صغیرہ، ج ۲، ص ۱۷۸، شمارہ ۵۵۹۹، ۵۶۰۰۔

فیض الغدیر، محمد حسن صنیف اللہ، ج ۱، ص ۲۱۰۔ کنوز الحقائق، ص ۹۸۔

ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۷۸، چاپ قم۔ ارجح المطالب، امرتسری، ص ۲۱، ۴۹۔

(۲): مناقب ابن مغازلی، ص ۱۱۹ منقول از ابن عباس۔ ارجح المطالب، ص ۵۵۰۔

(۳): کنز العُمّال، ج ۱۱، ص ۶۱۴، منقول از ابو نعیم اصفھانی۔

حدیث نمبر ۵۷:

عَلِیٌّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَمَامِیْ وَ بِیَدِہٖ لِوَائِیْ ، وَ ھُوَ لِوَاءُ الْحَمْدِ مَکْتُوْبٌ عَلَیْہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ الْمُفْلِحُوْنَ الْفَائِزُوْنَ بِاللّٰہِ.(۱)

علیؑ بن ابی طالبؑ میرے آگے آگے ہوں گے اور اُن کے ہاتھ میں میرا پرچم ہوگا اور وہ لواءُالحمد ہوگا جس پر لکھا ہوا ہوگا ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ، عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ'' اور یہ کہ علیؑ کو دوست رکھنے والے کامیاب اور اللہ تک رسائی حاصل کرنے میں فائز المرام ہیں۔

حدیث نمبر ۵۸:

عَلِیٌّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بَابُ حِطَّۃٍ مَنْ دَخَلَ (فِیْھَا) کَانَ مُؤْمِناً وَ مَنْ خَرَجَ مِنْھَا کَانَ کَافِراً.(۲)

علیؑ بن ابی طالبؑ بابِ حِطَّہ (مغفرت کا دروازہ) ہیں جو اس میں داخل ہوگیا وہ مومن ہوگا اور جو اس سے باہر چلا گیا وہ کافر ہوگیا۔

حدیث نمبر ۵۹:

عَلِیٌّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بَابُ الدِّیْنِ، مَنْ دَخَلَ فِیْہِ کَانَ مُؤْمِناً وَ مَنْ خَرَجَ مِنْہُ کَانَ کَافِراً.(۳)

---

(۱): فرائد السمطین، ج ۱ ص ۱۰۶، شمارہ ۶۷۔ ینابیع المودۃ، ج ۱ ص ۲۵۰، منقول از فرائد السمطین۔

(۲): فردوس دیلمی، ج ۳ ص ۶۴، شمارہ ۴۱۷۱۔ جامع صغیر سیوطی، ج ۲ ص ۱۷۷، شمارہ ۵۵۹۲۔ مودۃ القربیٰ ھمدانی، ص ۲۲۔ ابن حجر صواعق محرقہ، حدیث شمارہ ۳۴۔ مناقب علی عینی، ص ۳۸۔ ینابیع المودۃ، ج ۲ ص ۹۶، منقول از دارقطنی از ابن عباس، ج ۲ ص ۴۰۱، نقل از اربعین۔ الدُّرَر واللآلی فی بدائع الامثال، محمد انسی، ص ۱۹۴۔

(۳): کتاب السبعین فی فضائل امیر المومنینؑ، حدیث شمارہ ۴۰، مندرج در ینابیع المودۃ بہ نقل از فردوس دیلمی از عبداللہ بن مسعود۔

علیؑ بن ابی طالبؑ دین کا دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوجائے گا وہ مومن ہوگا اور جو اس دروازے سے باہر نکل گیا وہ کافر ہوگا۔

یعنی جو بھی حضرت علی علیہ السلام سے محبت، الفت اور تعلّق رکھے گا اس کا ایمان صحیح و درست ہوگا اور جو ان کے حلقۂ محبت والفت سے باہر نکل جائے گا وہ کافر ہوجائے گا۔ اس لیے کہ کل ایمان سے اس کا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔

حدیث نمبر ٦٠:

عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ حَلْقَةٌ مُعَلَّقَةٌ بِبَابِ الْجَنَّةِ مَنْ تَعَلَّقَ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.(١)

علیؑ بن ابی طالبؑ کی ذات گرامی ایک حلقہ ہے جو دروازۂ جنت پر معلّق ہے لہٰذا جو بھی اس سے ملحق ہوجائے گا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

یعنی حضرت علی علیہ السلام سے تعلّق، رابطہ، سلسلہ جنت میں جانے کی ضمانت ہے۔

حدیث نمبر ٦١:

عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ صَاحِبُ حَوْضِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(٢)

علیؑ بن ابی طالبؑ روز قیامت میرے حوض یعنی حوضِ کوثر کے والی و وارث ہوں گے.

(جو ان سے محبت کرتا ہوگا وہی اس حوض سے سیراب ہوگا)

حدیث نمبر ٦٢:

عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مَوْلٰى مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ.(٣)

---

(١): فرائد السمطین، ج ا، ص ١٨٠۔
مناقب خطیب خوارزمی، فصل ١٩، ص ٣٢٤، حدیث ٣٣١۔

(٢): مناقب خوارزمی، فصل ١٩، ص ٣١٠، حدیث ٣٠٨، چاپ قم۔

(٣): جامع صغیر سیوطی، ج ٢، ص ١٧٧، شمارہ ٥٥٩٨۔ کنوز الحقائق، ص ٩٨، ١٤٧۔
کنز العُمال، ج ١١، ص ٦٠٣، باب فصل علی، حدیث شمارہ ٣٢٩١٦۔
ینابیع المودۃ، باب ٥٦، ج ٢، ص ٧٧، شمارہ ٧٣، وص ٩٧، شمارہ ٢٣٨۔

علیؑ بن ابی طالبؑ ہر اس شخص کے مولا ہیں میں جس جس کا مولیٰ ہوں۔

یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نبی، رسول، ولی، قطب اور ابدال کے مولیٰ ہیں لہٰذا علیؑ بھی ان سب کے مولیٰ، والی، حاکم، صاحب اختیار اور ذمّہ دار ہوں گے۔

حدیث نمبر ۶۳:

عَلِیٌّ وَلِیٌّ لَا یَرُدُّكَ (لَا یَضِلُّكَ) عَنْ هُدًی وَلَا یَدُلُّكَ عَلٰی رَدًی. (۱)

علیؑ نہ تو تم کو ہدایت سے راہ راست سے برگشتہ کریں گے اور نہ ہی تمھیں ہلاکت کی جانب لے جائیں گے یعنی اس سے دوچار کریں گے۔

(۱): فرائد السمطین، ج۱، ص۱۷۸، شمارہ ۱۴۱۔ مودۃ القربیٰ، سید علی ھمدانی، ص۱۸، ۱۹، مندرج در ینابیع المودۃ، ج۲، ص۲۸۶، ۲۸۷۔

وہ حدیثیں جو لفظ ''یا علی'' سے شروع ہوتی ہیں

حدیث نمبر ۶۴:

یَا عَلِیُّ اَبْشِرْ حَیَاتُکَ وَ مَوْتُکَ مَعِیْ. (۱)

اے علیؑ بشارت ہو کہ تمھاری حیات اور موت میرے ساتھ ہوگی۔

یعنی جیسے میری حیات ہے ویسی ہی تمھاری حیات ہوگی اور جس طرح میری موت برحق ہے تمھاری موت بھی برحق ہوگی۔

تم زندگی بھر میرے ساتھ رہے اور مرنے کے بعد بھی میرے ساتھ رہو گے ہم کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔

حدیث نمبر ۶۵:

یَا عَلِیُّ اَبْشِرْ فَاِنَّکَ وَ اَصْحَابُکَ وَ شِیْعَتُکَ فِی الْجَنَّةِ. (۲)

اے علیؑ مبارک ہو یقیناً تم، تمھارے ساتھی اور تمھارے شیعہ جنت میں ہوں گے۔

اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جس رات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میرے گھر پر آنے کی نوبت تھی اور وہ میرے پاس تشریف فرما تھے کہ حضرت فاطمہؑ ان کی تلاش میں تشریف لائیں اور علیؑ اُن سے پہلے آ گئے تو اس وقت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

---

(۱): کنوز الحقائق، ص ۲۵۲۔ کنز العمّال، ج ۱۱، ص ۶۱۵، شمارہ ۳۲۹۸۴۔

ینابیع المودة ج ۲، ص ۸۵، شمارہ ۱۵۶، منقول از طبرانی۔

(۲): فضائل الصحابہ، احمد بن حنبل، ج ۱، ص ۶۵۴، شمارہ ۱۱۱۵ معجم اوسط طبرانی بہ نقل ھیثمی۔

خطیب بغدادی، ص ۴۳۔ مجمع الزوائد، ھیثمی، ج ۱۰، ص ۲۱۔ ارجح المطالب، امرتسری، ص ۵۳۱۔

کنز العمّال، ج ۱۳، ص ۱۱۰ با تعبیر (یا علی انت فی الجنة) مفتاح النجاة بدخشی از طریق دار قطنی۔

اسعاف الراغبین ابن صبان شافعی، ص ۱۳۱ منقول از علی۔

حدیث نمبر ۶۶:

يَا عَلِيُّ اَبْكِيْ لِمَا يَسْتَحِلُّ مِنْكَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ، كَاَنِّيْ بِكَ وَ اَنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصَلِّيْ، وَ قَدِ انْبَعَثَ اَشْقَى الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ، شَقِيْقُ عَاقِرِ نَاقَةِ صَالِحٍ، (وَالَّذِيْ) يَضْرِبُكَ ضَرْبَةً عَلٰى رَاسِكَ، فَيَخْضُبَ بِهَا لِحْيَتُكَ.

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ ذٰلِكَ فِيْ سَلَامَةٍ مِنْ دِيْنِيْ؟

قَالَ: فِيْ سَلَامَةٍ مِنْ دِيْنِكَ.

قُلْتُ: هٰذَا مِنْ مَوَاطِنِ الْبُشْرٰى وَ الشُّكْرِ.(۱)

اے علیؑ! تمھارے ساتھ اس مہینہ میں جو واقعہ پیش آنے والا ہے میں اس وجہ سے گریہ کر رہا ہوں۔ گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نماز پڑھنا چاہتے ہو کہ اتنے میں اوّلین و آخرین کا بدبخت ترین شخص آتا ہے جو ناقۂ صالح ذبح کرنے والے شخص کی طرح بدبخت ہے وہ تمھارے سر پر ایک ضربت لگاتا ہے جس کی وجہ سے تمھارے ڈاڑھی خون سے رنگین ہوجاتی ہے۔

میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سب کچھ میرے دین کی سلامتی کے ساتھ ہوگا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، یقیناً تمھارے دین کی سلامتی کے ساتھ۔

تو میں نے جواب دیا کہ یہ تو بشارت اور شکر کا مقام ہے۔

حدیث نمبر ۶۷:

يَا عَلِيُّ اَتَدْرِيْ مَنْ اَشْقَى الْاَوَّلِيْنَ؟

(قَالَ عَلِيٌّ) قُلْتُ: اَللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ.

قَالَ: عَاقِرُ النَّاقَةِ.

(ثُمَّ) قَالَ: اَتَدْرِيْ مَنْ اَشْقَى الْاٰخِرِيْنَ؟

---

(۱): ینابیع المودۃ، ج۱ص ۱۶۷ و ج ۲ص ۳۹۶، بہ نقل از احمد حنبل و حاکم نیشاپوری بواسطہ صواعق محرقہ حدیث شمارہ ۲۲۰، الفاظ میں قدرے اختلاف کے ساتھ۔

(قَالَ عَلِیٌّ) قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ.
قَالَ: اَلَّذِیْ یَضْرِبُكَ عَلٰی هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلٰی رَاسِهٖ.
فَتَبَتَّلَ مِنْهَا هٰذِهٖ وَاَخَذَ بِلِحْیَتِهٖ هُوَ، قَالَ: قَاتِلُكَ.(۱)

یا علیؑ کیا تم جانتے ہو کہ پہلے زمانے میں بد بخت ترین شخص کون تھا؟
(علیؑ نے کہا) میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ناقہ کو پے کرنے والا۔
پھر فرمایا: اے علیؑ کیا تمھیں معلوم ہے کہ آخری زمانے کا بد بخت ترین شخص کون ہے؟
(علیؑ نے کہا) میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علیؑ جو تمھیں اس پر ضربت لگائے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا اور انھوں نے اپنی ڈاڑھی کو پکڑا کر فرمایا کہ اس ضربت سے یہ رنگین ہو جائے گی۔ فرمایا کہ تمھارا قاتل۔

حدیث نمبر ۶۸:

یَا عَلِیُّ اَتُقَبِّلُ وَصِیَّتِیْ وَتُنْجِزُ وَعْدِیْ؟
فَخَنَقَتْ (عَلِیٌّ) الْعَبْرَةُ، وَمَا اسْتَطَاعَ اَنْ یُجِیْبَهٗ فَاَعَادَهَا عَلَیْهِ
فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ نَعَمْ.(۲)

اے علیؑ! کیا تم میری وصیت قبول کرو گے اور میرے وعدے کو پایۂ تکمیل تک پہنچاؤ گے، پورا کرو گے۔
یہ سن کر علیؑ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور وہ جواب نہ دے سکے۔

---

(۱): فرائد السمطین، ج ۱، ص ۳۸۵، شمارہ ۳۱۷، علی سے منقول ہے۔
ذخائر العقبیٰ طبرانی، ص ۱۱۵، منقول از مناقب احمد و ابن الضحّاک۔ ینابیع المودہ، ج ۲، ص ۱۹۹۔
ناقۂ صالح حضرت صالح علیہ السلام کا معجزہ تھا۔
(۲): مودۃ القربیٰ ھمدانی، چاپ مندرج در ینابیع المودۃ قندوزی، باب ۵۶، ج ۲۹۹ مودۃ ہفتم۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ یہ کلمات کہے تو علیؑ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بے شک میں پورا کروں گا۔

یہ اس وقت کی گفتگو ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بستر مرگ پر تھے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سرِ اقدس علیؑ کی آغوش میں تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خانۂ اقدس مہاجرین و انصار سے بھرا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے جملے اپنے چچا عباسؓ سے کہے کہ اے چچا کیا آپ میری وصیت پوری کریں گے۔ جب حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب نے کہا کہ میں بوڑھا ہوں اور میرے اہل وعیال ہیں یہ میرے بس میں نہیں ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علیؑ سے مخاطب ہوئے اور اپنی وصیت علیؑ سے بیان فرمائی۔ جب علیؑ نے وعدہ کرلیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلالؓ سے کہا کہ جو میرے وسائل جنگ ہیں، جیسے ذوالفقار، سپر، نیزہ، گھوڑا، ناقہ، غضباء ودیگر اسباب جو کچھ ہے وہ علیؑ کے سپرد کردو اور آپ نے اپنی انگوٹھی اپنی انگلی سے اتار کر علیؑ کی تحویل میں دے دی اور فرمایا کہ ان تمام وسائل کو اپنے گھر لے جاؤ اور کسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہے کہ ان اسباب کے متعلق تم سے جھگڑا کرے اور کسی قسم کا حق جتائے۔ یہ سب کچھ مہاجرین کی موجودگی میں انجام پایا اور انھیں اس پر گواہ قرار دیا۔ علیؑ ان تمام اسباب کو گھر لے گئے، یہ سب سامان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حیات مبارکہ میں حضرت علی علیہ السلام کے سپرد کردیا تھا اور ان پر کسی کا حق نہیں تھا اور مہاجرین کو اس لیے گواہ بنایا تھا کہ بعد میں کوئی ان اسباب پر اپنا حق نہ جتلائے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فدک کی جاگیر بھی حضرت فاطمہ زہراؑ کو اپنی حیات مبارکہ میں حسب ھِبَہ کردی تھی۔ لیکن حکومت واقتدار نے اس پر زبردستی قبضہ جمالیا۔

حدیث نمبر ۶۹:

يَا عَلِيُّ! اِتَّقِ الضَّغَائِنَ الَّتِيْ فِيْ صُدُوْرِ مَنْ لَا يُظْهِرُهَا اِلَّا بَعْدَ مَوْتِيْ، أُولٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُوْنَ. ثُمَّ بَكٰى (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وَقَالَ اَخْبَرَنِيْ جَبْرَئِيْلُ اَنَّهُمْ يَظْلِمُوْنَهُ بَعْدِيْ،

وَ اَنَّ ذٰلِكَ الظُّلْمَ يَبْقٰى حَتّٰى اِذَا قَامَ قَائِمُهُمْ، وَ عَلَتْ كَلِمَتُهُمْ، وَ

اجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلٰى مَحَبَّتِهِمْ، وَ كَانَ الشَّانِئُ لَهُمْ قَلِيْلًا، وَ الْكَارِهُ لَهُمْ ذَلِيْلًا، وَ كَثُرَ الْمَادِحُ لَهُمْ، وَ ذٰلِكَ حِيْنَ تَغَيَّرَ الْبِلَادُ، وَ ضَعُفَ الْعِبَادُ، وَ الْاِيَاسِ مِنَ الْفَرَجِ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَظْهَرُ الْقَائِمُ الْمَهْدِیُّ مِنْ وُلْدِیْ، بِقَوْمٍ يُظْهِرُ اللّٰهُ الْحَقَّ بِهِمْ وَ يُخْمِدُ الْبَاطِلَ بِاَسْيَافِهِمْ وَ يَتَّبِعُهُمُ النَّاسُ رَاغِباً اِلَيْهِمْ وَ خَائِفاً .(۱)

اے علیؑ ان کینہ ورزیوں سے بچو جو لوگوں کے سینوں میں وجود ہیں جسے وہ میرے مرنے کے بعد ظاہر کریں گے۔ ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہو اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہو۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گریہ فرمایا: اور کہا کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ وہ لوگ میرے بعد ظلم ڈھائیں گے اور یہ ظلم باقی رہے گا یہاں تک ان کا قائم اٹھ کھڑا ہوگا۔ اور ان کا کلمہ بلند ہوگا۔ اور امّت اُن کی محبت پر مجتمع ہوجائے گی اور ان کے دشمنوں کی تعداد کم ہوجائے گی اور انھیں ناپسند کرنے والا ذلیل وخوار ہوگا اور ان کے مدّاح بہت بڑھ جائیں گے۔

اور یہ اُس وقت ہوگا جب شہروں میں تبدیلیاں واقع ہوجائیں گی اور بندے کمزور ہوجائیں گے اور کشائش سے مایوس ہوجائیں گے تو اس وقت میری اولاد میں سے قائم مھدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا ایسی قوم میں اللہ جن کے ذریعے سے حق کو غالب کردے گا اور جن کی تلواروں سے باطل کی آگ بجھ جائے گی اور لوگ رغبت کرتے ہوئے یا ڈرتے ہوئے اُن کی جانب مائل ہوں گے۔

حدیث نمبر ۷۰:

يَا عَلِيُّ اَخْصِمُكَ بِالنُّبُوَّةِ وَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ وَ تَخْصِمُ النَّاسَ بِسَبْعٍ وَلَا يُحَاجُّكَ فِيْهَا اَحَدٌ مِنْ قُرَيْشٍ

اَنْتَ اَوَّلُهُمْ اِيْمَاناً بِاللّٰهِ وَ اَوْفَاهُمْ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَقْوَمُهُمْ بِاَمْرِ اللّٰهِ وَ اَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ، وَ اَعْدَلُهُمْ فِی الرَّعِيَّةِ وَ اَبْصَرُهُمْ بِالْقَضِيَّةِ وَ اَعْظَمُهُمْ

(۱): مناقب خوارزمی، ص ۶۱، حدیث ۳۱، منقول از ابو لیلیٰ۔ ینابیع المودة، ح ۳، ص ۲۷۹۔

عِنْدَ اللهِ مَزِيَّةً.(۱)

اے علیؑ میں نبوت کو سمجھانے کے لیے تمھیں دلائل سے آشنا کردوں گا اور میرے بعد نبوت نہیں ہوگی۔ اور تم سات چیزوں سے متعلق لوگوں سے مقابلہ کروگے اور قریش کا کوئی فرد تمھارے مدمقابل نہ آسکے گا۔

تم سب سے پہلے اللہ پر ایمان لائے۔ تم نے سب سے زیادہ عہد خداوندی کو پورا کیا اور حکم خداوندی پر تم سب سے بڑھ کر ثابت قدم رہے اور تم ہی وہ ہو جس نے مسلمانوں میں بیت المال کی مساویانہ تقسیم کی، تم نے رعایا میں عدل کا سب سے زیادہ پرچار کیا، اور فیصلہ کرنے میں تم سب سے زیادہ صاحب بصیرت تھے اور اللہ کے نزدیک جملہ فضیلتوں میں سب سے زیادہ باعظمت رہے۔

حدیث نمبر ۱۷:

يَا عَلِيُّ اُدْنُ مِنِّيْ، خَمْسُكَ فِيْ خَمْسِيْ (كَفُّكَ فِيْ كَفِّيْ) يَا عَلِيُّ خُلِقْتُ اَنَا وَ اَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ، اَنَا اَصْلُهَا وَ اَنْتَ فَرْعُهَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ اَغْصَانُهَا، (وَ مُحِبُّوْنَا اَوْرَاقُهَا) فَمَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا (بِشَيْءٍ مِنْهَا) دَخَلَ (اَدْخَلَهُ اللهُ تَعَالٰى) الْجَنَّةَ.(۲)

---

(۱): حلیۃ الاولیاء ابونعیم، ج۱، ص۶۵ منقول از معاذ بن جبل۔ شرح انہج البلاغہ، ابن ابی الحدید۔
تاریخ دمشق، ابن عساکر بخش امام علی، ج۱، ص۱۱۷، شمارہ ۱۶۰۔ کفایۃ الطّالب، باب ۶۳، ص۱۳۹۔
فرائدالسمطین ج۱۰، ص۲۲۲، شمارہ ۱۷۴۔ مناقب خوارزمی، فصل ۹، ص۶۱، حدیث ۱۱۸۔
مطالب السؤول، ابن طلحہ شافعی، ص۳۴۔ کنز العُمّال، ج۱۱، ص۶۱۷، شمارہ ۳۲۹۹۴۔
جامع الاحادیث، عباس احمد صقر واحمد عبدالجواد، ج۷، ص۳۷، چاپ دمشق۔
(۲): فردوس دیلمی، ج۵، ص۳۳۱، شمارہ ۸۳۴۵ منقول از جابر۔ مستدرک حاکم، ج۳، ص۱۶۔
مناقب ابن مغازلی، ص۹۰، شمارہ ۱۳۳ و ص۲۹۷، شمارہ ۳۴۰۔ مقتل الحسین خوارزمی، ص۱۰۸۔
فرائدالسمطین حموینی، ج۱، ص۵۱، باب ۴، شمارہ ۱۶۔ کفایۃ الطّالب گنجی شافعی، ص۱۷۸۔
تاریخ دمشق، ابن عساکر بخش امام علی، ج۱، ص۱۴۳، ۱۴۴۔ ینابیع المودۃ باب ۲، ج۱، ص۲۷۰۔
میزان الاعتدال ذھبی، ج۳، ص۴۱، شمارہ ۵۵۲۳۔ تنزیہ الشریعہ، ج۱، ص۴۰۰ منقول از ابن عدی۔
لسان المیزان، ابن حجر، ج۴، ص۱۶۵، شمارہ ۵۵۳۸۔ زھرا الفردوس، ج۴، ص۳۰۷۔
مودۃ القربیٰ ھمدانی مندرج در ینابیع المودۃ، ج۲، ص۲۶۸۔

اے علیؑ میرے قریب آ جاؤ اور اپنی پانچوں انگلیوں کو میری پانچ انگلیوں سے ملا دو (اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دو) اے علیؑ میں اور تم ایک ہی درخت سے خلق کیے گئے ہیں البتہ میں اس درخت کی جڑ ہوں اور تم اس درخت کی شاخ ہو اور حسنؑ و حسینؑ اس درخت کی ٹہنیاں ہیں۔(اور ہمارے محبّین اس درخت کے پتّے ہیں) جو بھی اس درخت کی کسی بھی ٹہنی سے لٹک جائے گا (کسی بھی شے سے) تو وہ داخل ہوگا (اللہ تعالیٰ اسے داخل کر دے گا) جنت میں۔

حدیث نمبر ۷۲:

يَا عَلِيُّ اِذَا اَحْزَنَكَ (حَزَنَكَ) اَمْرٌ فَقُلْ

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِي بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَ اكْفِنِي بِكَنَفِكَ الَّذِي لَا يُرَامُ

وَسَاقَ الدُّعَاءَ اِلٰى اَنْ قَالَ

اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ بِكَ اَدْرَأُ فِي نُحُورِ الْاَعْدَاءِ وَ الْجَبَابِرَةِ۔(۱)

اے علیؑ جب کوئی چیز آپ کو ملول و حزین کرے تو آپ کہیں

یا اللہ تو میری نگہ داشت اور حفاظت فرما اپنی اس آنکھ کے ذریعہ جو سوتی نہیں اور تو مجھے اپنی پناہ میں رکھ ایسی پناہ جس کا قصد نہیں کیا جا سکتا اور یہ دعا آگے بڑھی یہاں تک کہ فرمایا:

میں سوال کرتا ہوں کہ رحمت نازل فرما محمدؐ و آل محمدؐ پر اور تیرے ہی ذریعہ سے میں دشمنوں اور جبابرہ کے مقابل اپنا دفاع کروں گا۔ان کے سینوں میں در آوں گا۔

حدیث نمبر ۷۳:

يَا عَلِيُّ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَتَيْتَ اَنْتَ وَ وُلْدُكَ عَلٰى خَيْلٍ بُلْقٍ

---

(۱): الفردوس، ج ۵،ص ۳۲۱، شمارہ ۸۳۱۷۔

کنز العُمّال، ج ۲،ص ۱۲۴، شمارہ ۳۳۴۴۱، منقول از فردوس دیلمی

مُتَوَّجِيْنَ بِالدُّرِّ وَ الْيَاقُوْتِ فَيَأْمُرَ اللهُ بِكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ(۱)

اے علیؑ جب قیامت کا دن ہوگا تو تم اور تمھاری اولاد ایک ایسے گھوڑے پر سوار ہو کر آئیں گے جو سیاہ اور سفید رنگ والا ہوگا وہ موتی اور یاقوت کا تاج پہنے ہوئے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ تمھیں جنت میں جانے کا حکم دے گا اور لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔

حدیث نمبر ۷۴:

يَا عَلِيُّ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَخَذْتُ بِحُجْزَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَخَذْتَ اَنْتَ بِحُجْزَتِي، وَ اَخَذَ وُلْدُكَ بِحُجْزَتِكَ، وَ اَخَذَتْ شِيْعَةُ وُلْدِهِمْ بِحُجْزَتِهِمْ فَتَرَى اَيْنَ يُؤْمَرُ بِنَا. (۲)

اے علیؑ جب قیامت کا دن ہوگا تو میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی عنایت کا دامن تھام لوں

---

(۱): فردوس دیلمی، ج۵،ص۱۳۳۱،شمارہ ۸۳۴۵ منقول از جابر۔مستدرک حاکم، ج۳،ص۱۶۔
مناقب ابن مغازلی،ص۹۰،شمارہ ۱۳۳وص۲۹۷،شمارہ ۳۴۰۔مقتل الحسین خوارزمی،ص۱۰۸۔
فرائد السمطین حموینی، ج۱،ص۵۱، باب ۴،شمارہ۱۶۔کفایۃ الطّالب گنجی شافعی،ص۱۷۸۔
تاریخ دمشق، ابن عساکر بخش امام علی، ج۱،ص ۱۴۳، ۱۴۴۔ ینابیع المودۃ باب، ۲، ج۱،ص ۲۷۰۔
میزان الاعتدال ذھبی، ج۳،ص۱۴۱،شمارہ ۵۵۲۳۔تنزیہ الشریعہ، ج۱،ص ۴۰۰ منقول از ابن عدی۔
لسان المیزان، ابن حجر، ج۴،ص۱۶۵،شمارہ ۵۵۳۸۔زھر الفردوس، ج۴،ص ۳۰۷۔
مودۃ القربیٰ ھمدانی مندرج در ینابیع المودۃ، ج۲،ص ۲۶۸۔

(۲): فردوس دیلمی، ج۵،ص۱۳۳۱،شمارہ ۸۳۴۵ منقول از جابر۔مستدرک حاکم، ج۳،ص۱۶۔
مناقب ابن مغازلی،ص۹۰،شمارہ ۱۳۳وص۲۹۷،شمارہ ۳۴۰۔مقتل الحسین خوارزمی،ص۱۰۸۔
فرائد السمطین حموینی، ج۱،ص۵۱، باب ۴،شمارہ۱۶۔کفایۃ الطّالب گنجی شافعی،ص۱۷۸۔
تاریخ دمشق، ابن عساکر بخش امام علی، ج۱،ص ۱۴۳، ۱۴۴۔ ینابیع المودۃ باب، ۲، ج۱،ص ۲۷۰۔
میزان الاعتدال ذھبی، ج۳،ص۱۴۱،شمارہ ۵۵۲۳۔تنزیہ الشریعہ، ج۱،ص ۴۰۰ منقول از ابن عدی۔
لسان المیزان، ابن حجر، ج۴،ص۱۶۵،شمارہ ۵۵۳۸۔زھر الفردوس، ج۴،ص ۳۰۷۔
مودۃ القربیٰ ھمدانی مندرج در ینابیع المودۃ، ج۲،ص ۲۶۸۔

گا اور اے علیؑ تم میرا دامن تھام لوگے اور تمھاری اولاد تمھارے دامن سے وابستہ ہوگی اور ان کی اولاد کے شیعہ ان کے دامن سے وابستہ ہو جائیں گے تو اس وقت تم دیکھو گے کہ ہمیں کہاں جانے کا حکم دیا جاتا ہے (یعنی ہمارے بہشت میں جانے کا فیصلہ کر دیا جائے گا)۔

حدیث نمبر ۷۵:

يَا عَلِيُّ إِذَا وَقَعْتَ فِيْ وَرْطَةٍ فَقُلْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ * وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

فَإِنَّ اللهَ يَصْرِفُ مَا يَشَاءُ مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ.(۱)

اے علیؑ جب تم کسی دشواری اور ہلاکت میں پڑ جاؤ تو کہو: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (بنام خدا، مہربان و شفیق) وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (ہر طاقت وقوت کا مرکز اللہ ہے جو بلند و باعظمت ہے)۔

اس جملہ کے کہنے سے اللہ تم سے ہر طرح کی بلا کا رُخ پھیر دے گا، اُسے دور کر دے گا۔

حدیث نمبر ۷۶:

يَا عَلِيُّ اِصْعَدْ عَلٰى مَنْكَبِيْ

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنْطَلَقَ بِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى بِيْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ لِيْ: اِجْلِسْ.

فَجَلَسْتُ إِلٰى جَنْبِ الْكَعْبَةِ. فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ بِمَنْكَبِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ:

اِنْهَضْ. فَنَهَضْتُ فَلَمَّا رَأٰى ضَعْفِيْ تَحْتَهُ قَالَ لِيْ: اجْلِسْ. فَنَزَلَ وَ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ لِيْ: يَا عَلِيُّ اِصْعَدْ عَلٰى مَنْكَبِيْ فَصَعِدْتُ عَلٰى مَنْكَبَيْهِ ثُمَّ نَهَضَ بِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ فَلَمَّا نَهَضَ بِيْ خُيِّلَ إِلَيَّ أَنْ لَوْ شِئْتُ نِلْتُ أُفُقَ السَّمَاءِ فَصَعِدْتُ فَوْقَ الْكَعْبَةِ وَ تَنَحّٰى رَسُوْلُ اللهِ

(۱): الفردوس، ج ۵، ص ۳۲۴، شمارہ ۸۳۲۴۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ فَقَالَ لِيْ: اَلْقِ صَنَمَهُمُ الْاَكْبَرَ صَنَمَ قُرَيْشٍ(۱)

اے علیؑ تم میرے کندھے پر چڑھ جاؤ۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ وہ مجھے لے کر کعبہ تک آ گئے۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا: علیؑ بیٹھ جاؤ میں کعبہ کے قریب بیٹھ گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے کندھوں پر سوار ہوئے پھر مجھ سے فرمایا: اُٹھ کھڑے ہو، میں کھڑا ہو گیا جب انھوں نے یہ محسوس کیا کہ ان کے نیچے مجھے کمزوری ہو رہی ہے تو مجھ سے فرمایا: بیٹھ جاؤ، پھر وہ میرے کندھوں سے اُتر گئے اور میں بیٹھ گیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ تم میرے کندھوں پر سوار ہو جاؤ، پھر میں ان کے کندھوں پر سوار ہو گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے لے کر اُٹھ کھڑے ہوئے جب وہ اُٹھ کر کھڑے ہو گئے تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کے کناروں کو چھو لوں پھر میں کعبہ کے اوپر چڑھ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک طرف ہٹ گئے اور انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ ان کے بڑے بت کو گرا دو یعنی قریش کے بت کو۔

حدیث نمبر ۷۷:

يَا عَلِيُّ اُعْطِيْتَ ثَلَاثَةً لَمْ اُعْطَ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ مَا اُعْطِيْتُ؟ قَالَ صِهْرًا مِثْلِيْ وَلَمْ اُعْطَ، وَ اُعْطِيْتَ مثل زَوْجَتَكَ فَاطِمَةَ وَلَمْ اُعْطَهَا وَ

---

(۱): خصائص نسائی، ص۱۳۱۔ مستدرک حاکم، ج۲، ص۳۶۷ حضرت علیؑ سے منقول، ج۳، ص۵۔ فرائد السمطین حموینی، ج۱، ص۲۴۹، شمارہ ۱۹۳۔ مسند ابویعلی موصلی، ج۱، ص۲۹۲۔ مناقب خوارزمی، ص۱۲۳، شمارہ ۱۳۹ فصل یازدہم۔ مناقب کلابی، چاپ خاتمہ مناقب ابن مغازلی حدیث ۵۔ مناقب ابن مغازلی، ص۲۰۲، شمارہ ۲۴۰۔ صفوۃ الصفوہ، ابن جوزی، ج۱، ص۱۱۹۔ ینابیع المودۃ المودۃ الثامنہ من مودۃ القربیٰ عن علی ودر چاپ قم ج۲، ص۳۰۳۔ تاریخ بغداد خطیب، ج۱۳، ص۳۰۲۔ ذخائر العقبیٰ، محب طبری، ص۸۹۔ ریاض النضرۃ، ج۲، ص۲۰۰ کنز العمّال بہ نقل از ابن ابی شیبہ، مسند ابویعلی۔ مسند احمد حنبل ابن جریر۔ مستدرک حاک۔ خطیب در تاریخ بغداد۔ نیز علامہ امینی در غدیر، ج۷، ص۱۳۰۶، تعداد ۱۴ نفر نا من سنی با مصادر۔

أُعْطِيتَ مثل الحَسَنَ وَالحُسَيْنَ. (۱)

اے علیؑ تمھیں تین چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جنھیں مجھے عطا نہیں کیا گیا، میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون سی چیزیں ہیں جو مجھے عطا کی گئی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے جیسا سُسر جو مجھے عطا نہیں ہوا۔ اور تمھیں فاطمہؑ جیسی زوجہ عطا کی گئی اور مجھے ایسی زوجہ نہیں ملی اور تمھیں حسنؑ و حسینؑ جیسے فرزند عطا کیے گئے۔

حدیث نمبر ۷۸:

يَا عَلِيُّ اَقَرَّ اللهُ عَيْنَيْكَ، ذٰلِكَ جَبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (۲)

یا علیؑ اللہ آپؑ کی آنکھیں ٹھنڈی کرے، وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔

اس کے راوی قیس بن سعد ہیں۔ وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے سنا علیؑ یہ فرما رہے تھے کہ غزوۂ اُحد میں مجھے سولہ ضربیں لگیں جن میں سے چار ایسی تھیں کہ ان کی

---

(۱): فردوس دیلمی، ج ۵، ص ۱۳۳، شمارہ ۸۳۴۵ منقول از جابر۔ مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۶۔ مناقب ابن مغازلی، ص ۹۰، شمارہ ۱۳۳ و ص ۲۹۷، شمارہ ۳۴۰۔ مقتل الحسین خوارزمی، ص ۱۰۸۔ فرائد السمطین حموینی، ج ۱، ص ۵۱، باب ۴، شمارہ ۱۶۔ کفایۃ الطالب گنجی شافعی، ص ۱۷۸۔ تاریخ دمشق، ابن عساکر بخش امام علی، ج ۱، ص ۱۴۳، ۱۴۴۔ ینابیع المودۃ باب، ۲، ج ۱، ص ۲۷۰۔ میزان الاعتدال ذھبی، ج ۳، ص ۱۴۱، شمارہ ۵۵۲۳۔ تنزیہ الشریعہ، ج ۱، ص ۴۰۰ منقول از ابن عدی۔ لسان المیزان، ابن حجر، ج ۴، ص ۱۶۵، شمارہ ۵۵۳۸۔ زھر الفردوس، ج ۴، ص ۳۰۷۔ مودۃ القربیٰ ھمدانی مندرج در ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۲۶۸۔

(۲): فردوس دیلمی، ج ۵، ص ۱۳۳، شمارہ ۸۳۴۵ منقول از جابر۔ مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۶۔ مناقب ابن مغازلی، ص ۹۰، شمارہ ۱۳۳ و ص ۲۹۷، شمارہ ۳۴۰۔ مقتل الحسین خوارزمی، ص ۱۰۸۔ فرائد السمطین حموینی، ج ۱، ص ۵۱، باب ۴، شمارہ ۱۶۔ کفایۃ الطالب گنجی شافعی، ص ۱۷۸۔ تاریخ دمشق، ابن عساکر بخش امام علی، ج ۱، ص ۱۴۳، ۱۴۴۔ ینابیع المودۃ باب، ۲، ج ۱، ص ۲۷۰۔ میزان الاعتدال ذھبی، ج ۳، ص ۱۴۱، شمارہ ۵۵۲۳۔ تنزیہ الشریعہ، ج ۱، ص ۴۰۰ منقول از ابن عدی۔ لسان المیزان، ابن حجر، ج ۴، ص ۱۶۵، شمارہ ۵۵۳۸۔ زھر الفردوس، ج ۴، ص ۳۰۷۔ مودۃ القربیٰ ھمدانی مندرج در ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۲۶۸۔

وجہ سے میں زمین پر گر گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص جو خوب صورت تھا اور جس کی خوش بو ہر طرف پھیل رہی تھی، میری جستجو میں آیا اور مجھے بازوؤں سے پکڑ کر زمین سے بلند کر دیا، پھر اس نے مجھ سے کہا: جاؤ دشمنوں سے مقابلہ کرو۔ چوں کہ تم خدا اور اس کے رسولؐ کے فرماں بردار ہو اور وہ دونوں بھی تم سے راضی اور خوش ہیں۔

اس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں گیا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حقیقت سے آگاہ کیا۔ تو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن کر فرمایا: تمھاری آنکھیں روشن اور فروزاں ہوں، یہ شخص جبرئیلؑ امین تھے۔

حدیث نمبر ۷۹:

يَا عَلِيُّ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ، غَفَرَ (اللهُ) لَكَ عَلَى إِنَّهُ (مَعَ أَنَّكَ) مغفورًا لَكَ؟

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. (۱)

اے علیؑ کیا میں تم کو تعلیم نہ دوں ایسے کلمات کہ جب تم انھیں اپنی زبان سے ادا کرو تو اللہ اُس کے سبب تمھاری مغفرت فرما دے گا۔ حالانکہ تمھاری مغفرت تو پہلے ہی ہو چکی ہے (یعنی تمھیں مغفرت طلب کرنے کی ضرورت نہیں)

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بلند و باعظمت ہے۔

---

(۱): مسند احمد حنبل، ج ۱، ص ۱۴۹، شمارہ ۷۱۴، ۲۶۷ علیؑ سے منقول ہے۔
مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۳۸۔ ریاض النضرۃ محبّ طبری، ج ۲، ص ۱۷۴، فصل ۹، باب ۴۔
فرائد السمطین حموینی، ج ۱، ص ۲۱۹۔ زین الفتیٰ عاصمی، ج ۲، ص ۱۹۸، شمارہ ۲۲۹۔
کنز العمّال، ج ۲، ص ۲۳۷، شمارہ ۳۹۱۴۔ نیز سنن ترمذی، ج ۲، ص ۲۶۴۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بردبار اور صاحب کرم ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

پاک ہے وہ اللہ جو ساتوں آسمانوں کا رب اور عرش عظیم کا پروردگار ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

ثنائے کامل اللہ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

حدیث نمبر ۸۰:

یَا عَلِیُّ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ تدعو بِہِنَّ

لَوْ کَانَتْ ذُنُوْبُکَ مِثْلَ عَدَدِ الذر لغفرت لَکَ مَعَ اَنَّکَ مَغْفُوْرًا

قُلْ: اَللّٰھُمَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، تَبَارَکْتَ سُبْحَانَکَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. (۱)

اے علیؑ کیا میں تمھیں ایسے کلمات نہ سکھلا دوں جن کے وسیلے سے تم دعا طلب کرو۔ اگر تمھارے گناہ ذرّات کی تعداد کے برابر ہوں پھر بھی بخش دیئے جائیں گے۔ حالانکہ تمھیں اس کی ضرورت نہیں اس لیے کہ تمھاری مغفرت ہو چکی ہے۔

کہو: یا اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، تو بابرکت ہے تو پاک و پاکیزہ ہے، عرش عظیم کا رب ہے۔

نوٹ: یہ دُعا دراصل ہماری تعلیم کے لیے بیان کی گئی ہے ورنہ جتنے معصومین علیھم

---

(۱): مسند احمد حنبل، ج ۲، ص ۸۷، شمارہ ۱۰۷ نیز ۲۶ ۷، ۶۳ ۱۳۔ خصائص نسائی، حدیث شمارہ ۲۲۔
معجم کبیر طبرانی، ج ۵، ص ۱۹۲، شمارہ ۵۰۶۰ منقول از عمرو بن ذی مروزید بن ارقم۔
مناقب امیر المومنینؑ، محمد بن سلیمان، جزء ۷، شمارہ ۸۸۰، ج ۲، ص ۳۹۱۔
مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۸۳۔ فرائد السمطین، ج ۱، ص ۲۱۸، شمارہ ۱۶۹۔
کنز العُمّال، ج ۲، ص ۷ ۲۳، شمارہ ۳۹۱۵ وص ۶۸۳، شمارہ ۵۰۵۶، علیؑ سے مروی ہے اور معجن طبرانی سے منقول ہے۔ زین الفتیٰ عاصمی، ج ۲، ص ۲۰۰، شمارہ ۴۳۰، منقول از زید بن ارقم۔
علامہ محمودی محقق نے ۲۰ دوسرے مصادر بھی بیان کیے ہیں۔

السلام ہیں وہ گناہوں، خطاؤں اور معصیتوں سے مبرّا اور منزّہ ہیں۔

حدیث نمبر ۸۱:

یَا عَلِیُّ اَلَا تَرْضَی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسٰی اِلَّا النُّبُوَّةَ، (اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ).(۱)

یا علیؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی سوائے نبوّت کے (مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا)

حدیث نمبر ۸۲:

یَا عَلِیُّ اَ مَا تَرْضَی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسٰی اِلَّا اَنَّهُ لَیْسَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ (لَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ).(۲)

اے علیؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا (میرے بعد نبوت کا سلسلہ جاری نہ رہے گا)۔

حدیث نمبر ۸۳:

یَا عَلِیُّ اَ مَا تَرْضٰی اَنَّکَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ، وَ ذُرِّیَّاتُنَا خَلْفَ ظُهُوْرِنَا وَ اَزْوَاجُنَا خَلْفَ ذُرِّیَّاتِنَا وَ شِیْعَتُنَا عَنْ اَیْمَانِنَا وَ

---

(۱): تاریخ دمشق، ابن عساکر، ج۱، ص۲۹۰، شمارہ ۳۲۹ وص ۳۷۳، شمارہ ۴۱۷۔

(۲): صحیح مسلم، کتاب فضائل الصّحابہ، باب عن فضائل علیؑ، شمارہ ۳۱۔

مسند احمد حنبل، ج۱، ص ۳۰۱، شمارہ ۱۶۱۱، چاپ ۹ جلدی۔ البدایۃ والنھایۃ، ابن کثیر، ج۵، ص۷۔

خصائص نسائی، ص ۱۴، چاپ مصر وص ۷، چاپ نجف۔ معجم کبیر طبرانی، ج۵، ص ۲۰۳، شمارہ ۵۰۹۴۔

مجمع الزوائد ھیثمی، ج۹، ص ۱۱۱ منقول از براء بن عازب وزید بن ارقم۔

مناقب خوارزمی، چاپ قم، فصل ۹، ص ۱۰۸، حدیث ۱۱۵۔

کنز العمّال، ج۱۱، ص۵۹۹، شمارہ ۳۲۸۸۶، بہ نقل از سعد بن ابی وقاص از مسند احمد وجمع بین صحیحین (بخاری ومسلم) وصحیح ترمذی وسنن ابن ماجہ۔

شَمَائِلِنَا. (۱)

یا علیؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم جنت میں میرے ساتھ رہو گے اور حسنؑ و حسینؑ اور ہماری ذریّت ہمارے پیچھے پیچھے ہوں گی اور ہماری ازواج ذریّات کے پیچھے ہوں گی اور ہمارے شیعہ (پیروی کرنے والے) ہمارے داہنی طرف اور بائیں جانب ہوں گے۔

حدیث نمبر ۸۴:

یَا عَلِیُّ اَمَا تَرْضیٰ اَنْ یَکُوْنَ مَنْزِلُكَ فِی الْجَنَّةِ مقابل مَنْزِلِیْ؟

قَالَ: بَلیٰ بِاَبِیْ وَ اُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللهِ.

قَالَ: فَاِنَّ مَنْزِلَكَ فِی الْجَنَّةِ مقابل مَنْزِلِیْ. (۲)

یا علیؑ کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمھارا گھر جنت میں میرے گھر کے بالمقابل ہو؟ انھوں نے کہا: بے شک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً تمھارا گھر جنت میں میرے گھر کے بالمقابل ہے۔

حدیث نمبر ۸۵:

یَا عَلِیُّ اِنْ وُلِّیْتَ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِیْ فَاَخْرِجْ اَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِیْرَةِ

---

(۱): ینابیع المودة، چاپ اسوه، ج ۲، ص ۴۵۱، باب ۵۹، منقول از صواعق محرقہ۔

(۲): منتخب کنز العُمّال، متقی ہندی، چاپ، حاشیہ مسند احمد، ج ۵، ص ۱۲۷۔

فضائل الصحابۃ حشیمہ بن سلیمانی طرابلسی شافعی (۳۴۳) چاپ ۱۴۰۰، بیروت ص ۱۲۱ بہ نقل ابن عبداللہ بن ابی اوفیٰ۔ مناقب علی عینی حیدر آبادی، ص ۶۳۔ فرائد السمطین حموینی، ج ۱، ص ۱۰۳۔

وسیلۃ المتعبدین، عمر بن محمد بن خضر الملا موصلی، ص ۱۷۰، چاپ حیدر آباد دکن۔

جامع الاحادیث، عباس احمد صقر و احمد عبد الجواد، چاپ دمشق، ج ۸، ص ۵۱۶۔

مفتاح النجا فی مناقب آل العباء، علامہ بدخشی، ص ۴۶، مخطوط بہ نقل از معجم کبیر طبرانی و تاریخ ابن عساکر (ملحقات احقاق الحق، ج ۶، ص ۱۸۸۔ ارجح المطالب، امرتسری، ص ۶۶۲، منقول از طبرانی۔

الْعَرَبِ.(۱)

یا علیؑ اگر یہ امر میرے بعد تمھارے سپرد کردیا جائے یعنی تم ولی الامر بن جاؤ تو تم اہل نجران کو جزیرۂ عرب سے باہر نکال دینا۔

یعنی نجران کے عیسائی باشندوں کو جزیرۃ العرب سے باہر نکالنے کی ذمہ داری سونپی تھی۔

حدیث نمبر ۸۶:

یَا عَلِیُّ اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَ اَنْتَ بَابُهَا وَ لَنْ تُؤْتَی الْمَدِیْنَةُ اِلَّا مِنْ قِبَلِ الْبَابِ وَ کَذَبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ یُحِبُّنِیْ وَ یُبْغِضُكَ.

یَا عَلِیُّ لِاَنَّكَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ، لَحْمُكَ مِنْ لَحْمِیْ وَ دَمُكَ مِنْ دَمِیْ وَ رُوحُكَ مِنْ رُوحِیْ وَ سَرِیْرَتُكَ سَرِیْرَتِیْ وَ عَلَانِیَتُكَ عَلَانِیَتِیْ وَ اَنْتَ اِمَامُ اُمَّتِیْ وَ خَلِیْفَتِیْ عَلَیْهَا بَعْدِیْ، سَعِدَ مَنْ اَطَاعَكَ وَ شَقِیَ مَنْ عَصَاكَ وَ رَبِحَ مَنْ تَوَلَّاكَ وَ خَسِرَ مَنْ عَادَاكَ وَ فَازَ مَنْ لَزِمَكَ وَ هَلَكَ مَنْ فَارَقَكَ

مَثَلُكَ وَ مَثَلُ الْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ بَعْدِیْ مَثَلُ سَفِیْنَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَ فِیْهَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَ مَثَلُكُمْ مَثَلُ النُّجُومِ كَمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.(۲)

---

(۱): مسند احمد حنبل بہ نقل از مجمع الزوائد، ج۵، ص ۱۸۵۔ الفردوس دیلمی، ج۱۵، ص ۳۳۱، شمارہ ۸۳۴۴۔ کنز العمال، ج۱۲، ص ۳۰۷، شمارہ ۳۵۱۴۹۔

(۲): فرائد السمطین حموینی، ج۲، ص ۲۴۳، شمارہ ۵۱۷۔ مناقب ابن مغازلی، ص ۸۵، شمارہ ۱۲۶۔ ینابیع المودۃ، چاپ استانبول، ص ۳۸ و چاپ اسوہ، ج۱، ص ۹۵، ۳۹۰۔

انتھاء الافھام مولوی، ص ۲۰۶، چاپ نول کشور ص ۲۲۰، ۲۲۱، توضیحاً جل پنجم عبقات الانوار، علامہ محقق میر حامد حسین لکھنوی محتوائی حدیث مدینۃ العلم و علامہ امینی در الغدیر، (ج ۲، ص ۶۱۔۸۱) از ۱۴۳ مصادر حدیثی کلامی و تاریخی اہل تسنّن و از ۲۱ نفر علمای سنی صحش را اعلام کردہ

یا علیؑ میں علم کا شہر ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو اور کوئی بھی شہر میں ہرگز ہرگز داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ دروازے سے نہ آئے۔ اور دشمن جھوٹا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور اے علیؑ تم سے بغض رکھتا ہے۔ یا علیؑ اس لیے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، تمھارا گوشت میرے گوشت سے ہے، اور تمھارا خون میرے خون سے ہے اور تمھاری روح میری روح سے ہے اور تمھارا باطن میرے باطن سے ہے اور تمھارا ظاہر میرے ظاہر سے ہے۔ اور اے علیؑ تم میری امّت کے امام ہو اور میرے بعد میرے خلیفہ ہو، جس نے تمھاری اطاعت کی وہ خوش بخت اور لائق تبریک ہے اور جس نے تمھاری نافرمانی کی وہ باعث افتراق وانتشار ہے اور جس نے تمھیں دوست رکھا وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے تم سے دشمنی کی وہ خسارے میں رہا اور جس نے تم سے تعلّق استوار رکھا وہ فائز ہوگیا اور جس نے تمھیں چھوڑا وہ ہلاک ہوگیا۔

اے علیؑ تمھاری مثال اور تمھاری اولاد میں میرے بعد آنے والے اماموں کی مثال سفینۂ نوح جیسی ہے جو بھی اس میں سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جس نے اسے چھوڑا وہ ڈوب گیا اور تم لوگوں کی مثال ستاروں کی طرح ہے جب ایک ستارہ غائب ہوتا ہے تو دوسرا طلوع ہوجاتا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

حدیث نمبر ۷۸:

يَا عَلِيُّ اَنَا الْمُنْذِرُ وَ اَنْتَ الْهَادِيْ بِكَ يَا عَلِيُّ يَهْتَدِى الْمُهْتَدُوْن۔(۱)

یا علیؑ میں ڈرانے والا ہوں اور تم ہدایت کرنے والے ہو اور تمھارے ذریعے سے ہدایت کے طلب گار ہدایت حاصل کریں گے۔

اس حدیث کا دوسری احادیث سے بھی کافی تعلق ہے اور گویا کہ اس آیت کی تفسیر ہے:

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ. (سورۂ رعد آیت ۷)

بلاشبہ آپ تو محض عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کا ایک رہنما ہوتا ہے۔

---

(۱): ینابیع المودۃ، ج۱، ص۲۹۷ منقول از مشارب الاذواق سید علی ھمدانی

حدیث نمبر ۸۸:

یَا عَلِیُّ اَنَا وَ اَنْتَ اَبَوَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ.(۱)

یا علیؑ میں اور تم دونوں اس امت کے باپ ہیں۔

یعنی ایک اولاد پر جو والدین کے حقوق ہوتے ہیں وہی حقوق امت پر میرے اور تمھارے ہیں۔ان کی رعایت کرنا، انھیں ملحوظ خاطر رکھنا امت کے ہر فرد پر لازم اور ضروری ہے۔

حدیث نمبر ۸۹:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَة.(۲)

یا علیؑ آپ دنیا اور آخرت دونوں میں میرے بھائی ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ نے اصحاب کے درمیان مواخات قائم کی حضرت علیؑ تشریف لائے ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اصحاب کے درمیان مواخات قائم کی اور مجھے کسی صحابی کا بھائی نہیں بنایا۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَة.

حدیث نمبر ۹۰:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَ اَخِیْ فِی الْآخِرَةِ، وَ اَقْرَبُ الْخَلْقِ مِنِّیْ مَوْقِفاً یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَ مَنْزِلِیْ مُوَاجِهُ مَنْزِلِكَ فِی الْجَنَّةِ، كَمَا يَتَوَاجَهُ مَنْزِلُ الْاٰخَرِيْنَ فِی الدُّنْيَا.

وَ اَنْتَ الْوَارِثُ وَ الْوَصِیُّ وَ الْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَ الْمَالِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اَنْتَ صَاحِبُ لِوَائِیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ، وَلِیُّكَ وَلِیِّیْ وَ وَلِیِّیْ وَلِیُّ اللهِ وَ

(۱): مراۃ لمقاصد فی دفع المفاسد، احمد رفعت آفندی حنفی، ملحقات احقاق الحق، ج ۱۵، ص ۵۱۹۔

(۲): مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۴ منقول از ابن عمر۔

عَدُوُّكَ عَدُوِّی وَ عَدُوِّی عَدُوُّ اللهِ.(۱)

یا علیؑ تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو، اور روز قیامت میری جائے قیام پر تمام مخلوقات سے قریب ترین شخص ہوگے، اور جنت میں میری رہائش گاہ تمھاری رہائش گاہ کے بالمقابل ہوگی۔ جس طرح دوسرے افراد کی رہائش گاہیں دنیا میں آمنے سامنے ہوتی ہیں۔

اور اے علیؑ تم وارث، وصی، اور اہل، مال اور مسلمانوں کے درمیان میرے جانشین ہو اور تم ہی دنیا اور آخرت میں میرے پرچم بردار ہو، جو تمھیں چاہتا ہے وہ میرا ولی ہے اور میرا ولی اللہ کا دوست ہے اور تمھارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

حدیث نمبر ۹۱:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ اَخِیْ وَ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسٰی غَیْرَ اَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ، اَمَا عَلِمْتَ یَا عَلِیُّ اَنَّهُ اَوَّلُ مَنْ یُدْعیٰ بِهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُدْعیٰ بِیْ فَاَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ فِیْ ظِلِّهٖ فَاُکْسیٰ حُلَّةً خَضْرَاءَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ.

اَلَا وَ اِنِّیْ اُخْبِرُكَ یَا عَلِیُّ اَنَّ اُمَّتِیْ اَوَّلُ الْاُمَمِ یُحَاسَبُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثُمَّ اُبَشِّرُ اَوَّلَ مَنْ یُدْعیٰ بِكَ لِقَرَابَتِكَ مِنِّیْ وَ مَنْزِلَتِكَ عِنْدِیْ وَ یُدْفَعُ اِلَیْكَ لِوَائِیْ وَ هُوَ لِوَاءُ الْحَمْدِ، فَتَسِیْرُ بِهٖ بَیْنَ السِّمَاطَیْنِ وَ (اِنَّ) آدَمَ علیہ السلام وَ جَمِیْعَ خَلْقِ اللهِ یَسْتَظِلُّوْنَ بِظِلِّ لِوَائِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

ثُمَّ قَالَ فَتَسِیْرُ بِاللِّوَاءِ وَ الْحَسَنُ عَنْ یَمِیْنِكَ وَ الْحُسَیْنُ عَنْ یَسَارِكَ حَتّٰی تَقِفَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ ظِلِّ الْعَرْشِ ثُمَّ تُکْسیٰ حُلَّةً خَضْرَاءَ مِنَ الْجَنَّةِ.

ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ نِعْمَ الْاَبُ اَبُوْكَ اِبْرَاهِیْمُ وَ نِعْمَ الْاَخُ اَخُوْكَ عَلِیٌّ، اُبَشِّرُكَ یَا عَلِیُّ اَنَّكَ تُکْسیٰ اِذَا کُسِیْتُ وَ تُدْعیٰ اِذَا

---

(۱): امالی یحییٰ بن موفق شمیسری، ج۱ ص ۱۴۱، چاپ قاھرہ (ملحقات احقاق الحق، ج ۲۰، ص ۲۲۶۔

دُعِيتُ وَ تُحَيَّا اِذَا حُيِّيتُ.(۱)

یا علیؑ تم میرے بھائی ہو اور تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیؑ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اے علیؑ کیا تمھیں معلوم نہیں؟ کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جسے بلایا جائے گا وہ میں ہوں گا۔ تو میں عرش کے دائیں طرف سے اس کے سایے میں کھڑا ہو جاؤں گا تو مجھے جنت کے حُلّوں میں سبز حُلّہ (قیمتی پوشاک) پہنایا جائے گا۔

آگاہ ہو جاؤ کہ اے علیؑ میں تمھیں یہ خبر دے رہا ہوں کہ میری اُمّت تمام اُمتوں میں سب سے پہلی امّت ہوگی جن کا حساب روز قیامت لیا جائے گا۔ پھر تم کو بشارت ہو کہ تمھیں سب سے پہلے بلایا جائے گا میری قرابت کی وجہ سے اور اس منزلت کی بنیاد پر جو تم کو مجھ سے حاصل ہے اور تمھیں لواء الحمد دیا جائے گا جو میرا پرچم ہوگا تم اسے لے کر جاؤ گے لوگوں کی قطاروں کے درمیان اور آدم علیہ السلام اور اللہ کی جملہ مخلوقات روز قیامت میرے پرچم کے سایہ تلے سایہ میں رہے گی۔

پھر فرمایا کہ اے علیؑ تم پرچم لے کر روانہ ہوؤ گے، حسن علیہ السلام تمھارے دائیں جانب اور حسین علیہ السلام تمھارے بائیں طرف ہوں گے یہاں تک کہ تم میرے اور حضرت ابراہیمؑ کے درمیان آ کر ٹھہر جاؤ گے عرش کے سایہ تلے پھر تمھیں جنت کا سبز حُلّہ پہنایا جائے گا پھر

---

(۱): فضائل الصحابہ، احمد حنبل، ج ۲، ص ۶۶۳، شمارہ ۱۱۳۱۔
ذخائر العقبیٰ طبری، ص ۷۵۔ الریاض النضرہ، ج ۲، ص ۱۵۱ و ج ۳، ص ۲۱۸ منقول از مناقب احمد۔
شرح ابن ابی الحدید، ج ۳، ص ۴۳۰ وجلد (۲۰ جلدی) ج ۹، ص ۱۶۹ نقل از مناقب ومسند احمد۔
اسد الغابۃ، ابن اثیر، ج ۴، ص ۳۰۶ بہ نقل از ابونعیم وابوموسیٰ۔ مناقب ابن المغازلی، ص ۴۲، شمارہ ۶۵۔
مناقب خوارزمی، ص ۱۴۰، شمارہ ۱۵۹ ومقتل الحسین، ص ۴۸۔
تذکری الخواص، سبط ابن جوزی، ص ۲۴، چاپ غرّی وص ۱۳ چاپ ایران بہ نقل از مناقب احمد۔
ینابیع المودۃ، ج ۱، ص ۴۳۱، باب ۵۰ بہ نقل از مسند احمد۔

ایک منادی عرش کے نیچے ندا کرے گا اے نبیؐ ابراہیمؑ تمھارے بہترین باپ ہیں اور علیؑ تمھارے بہترین بھائی ہیں۔ اے علیؑ تم کو بشارت ہو کہ جب مجھے حُلّہ پہنایا جائے گا تمھیں بھی پہنایا جائے گا اور جب مجھے بلایا جائے گا تم کو بھی بلایا جائے گا اور جب مجھے حیّاك اللہ کہا جائے گا تمھیں بھی کہا جائے گا۔

حدیث نمبر ۹۲:

يَا عَلِيُّ اَنْتَ اَخِيْ وَ صَاحِبِيْ وَ رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ.(۱)

اے علیؑ تم میرے بھائی، میرے ساتھی اور میرے رفیق ہو جنت میں۔

حدیث نمبر ۹۳:

يَا عَلِيُّ، اَنْتَ اَخِيْ وَ صَفِيِّيْ وَ وَصِيِّيْ وَ وَزِيْرِيْ وَ اَمِيْنِيْ، مَكَانُكَ مِنْ مَكَانِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ،

مَنْ مَاتَ وَ هُوَ يُحِبُّكَ خَتَمَ اللهُ (عَزَّ وَ جَلَّ) لَهُ بِالْاَمْنِ وَ الْاِيْمَانِ،

وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ يُبْغِضُكَ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَصِيْبٌ فِي الْاِسْلَامِ.(۲)

اے علیؑ تم میرے بھائی، میرے پسندیدہ، میرے وصی، میرے وزیر اور میرے امین ہو، تمھاری وہی منزلت ہے جو منزلت ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل ہے بس یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

جو شخص موت سے ہم کنار ہو اور وہ اے علیؑ تم سے محبت کرتا ہو تو اللہ عزوجل اس کا خاتمہ امن وایمان پر کرے گا۔

اور جو مر جائے اور وہ تم سے بغض رکھتا ہو تو پھر اسلام میں اس کا کوئی حصّہ نہ ہوگا۔

---

(۱): کنز العُمّال، ج ۱۳، ص ۱۵۰، شمارہ ۳۶۴۶۸ بہ نقل از خطیب
مودۃ القربیٰ ھمدانی مودۃ نہم، ص ۲۸ در چاپ مندرج در ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۳۱۳، شمارہ ۲ چاپ مصر۔
(۲): خصائص نسائی، ص ۱۹، شمارہ ۲۷، چاپ مصر۔
ینابیع المودۃ، ص ۱۲۴، چاپ استنبول و ج ۱، ص ۳۷۴، چاپ اُسوۃ بہ نقل از ابوذرؓ

حدیث نمبر ۹۴:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ اَخِیْ وَ وَارِثِیْ وَ وَصِیِّیْ، مُحِبُّكَ مُحِبِّیْ وَ مُبْغِضُكَ مُبْغِضِیْ .

یَا عَلِیُّ اَنَا وَ اَنْتَ اَبَوَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ.

یَا عَلِیُّ اَنَا وَ اَنْتَ وَ الْاَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِكَ سَادَاتٌ فِی الدُّنْیَا وَ مُلُوْكٌ فِی الْاٰخِرَةِ مَنْ عَرَفَنَا فَقَدْ عَرَفَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَنْ اَنْكَرَنَا فَقَدْ اَنْكَرَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ.(۱)

یا علیؑ تم میرے بھائی اور میرے وارث اور میرے وصی ہو، تمھارا مُحب میرا مُحب ہے اور تم سے بغض رکھنے والا میرا دشمن ہے۔

یا علیؑ میں اور تم دونوں اس امّت کے باپ ہیں۔

یا علیؑ میں اور تم اور تمھاری اولاد میں آنے والے ائمہ دنیا میں سردار اور آخرت میں بادشاہ ہیں جس نے ہماری معرفت حاصل کرلی تو اس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو پہچان لیا اور جس نے ہمارا انکار کردیا (یا ہمیں اجنبی جانا) تو گویا کہ اس نے اللہ تبارک تعالیٰ کا انکار کردیا ہے۔

حدیث نمبر ۹۵:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ اَخِیْ وَ وَزِیْرِیْ وَ خَیْرُ مَنْ اَتْرُكُ بَعْدِیْ وَ یُنْجِزُ مَوْعِدِیْ.(۲)

یا علیؑ تم میرے بھائی اور میرے وزیر ہو اور میں نے اپنے بعد جسے چھوڑا ہے اس میں سب سے بہتر ہو تم ہی میرے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کروگے۔

حدیث نمبر ۹۶:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَاناً وَ اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اِسْلَاماً وَ اَنْتَ

---

(۱): ینابیع المودۃ ص ۱۲۳، چاپ استنبول وج ۱ ص ۳۰۷، چاپ اُسوۃ، باب ۴۱۔

(۲): شرح ابن ابی الحدید، ج ۱۳، ص ۲۲۸، مواقف قاضی ایجی، ج ۳ ص ۲۷۶۔
نزھۃ المجالس صفوری، ج ۲ ص ۲۰۵۔

مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسیٰ.(۱)

یا علیؑ تم ایمان کے اعتبار سے سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہو اور اسلام کے اعتبار سے سب سے پہلے مسلم ہو۔

اور تم کو مجھ سے وہی نسبت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل ہے۔

جب کوئی شخص علیؑ کی برائی کر رہا تھا تو اس وقت حضرت عمرؓ ابن الخطّاب نے اسے منع فرمایا اور یہ کہا کہ میں نے حضرت علیؑ کی یہ تین صفتیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنیں ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت ابوعبیدہ جراح اور دیگر اصحاب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں تھے جس وقت آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ کی یہ صفات بیان کیں۔

حدیث نمبر ۹۷:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ بِمَنْزِلَةِ الْکَعْبَةِ.(۲)

یا علیؑ تمھاری منزلت کعبہ جیسی ہے۔

---

(۱): تاریخ دمشق، ابن عساکر، ج ۱، ص ۳۶۱، شمارہ ۴۰۱۵ نقل از عمر بن خطاب۔
فردوس دیلمی، ج ۵، ص ۳۱۵، شمارہ ۸۲۹۹۔ الاسماء والکنی محمد بن کرابیسی معروف بہ حاکم کبیر، ج ۴۔
مناقب خطیب خوارزمی، فصل چہارم، حدیث ۱۹، ص ۵۴۔ ۵۵، چاپ قم۔
ریاض النضرہ، محب طبری، ج ۲، ص ۱۰۶ نقل از ابن سمان از عمرؓ بن خطاب و ذخیرۃ العقبیٰ، ص ۵۸۔
فصول المھمہ، ابن صباغ مالکی، ص ۱۲۵ با اضافات مندرج در امام امیر المومنین از دیدگاہِ خلفا، ص ۱۱۰۔
نزل السائرین فی احادیث سید المرسلین، سید محمود درگرینی، ملحقات احقاق الحق، ج ۱۷، ص ۷۹۔
کنز العُمّال، ج ۳، ص ۱۲۴، شمارہ ۳۶۳۹۵ نقل از تاریخ بغداد ابن نجار در، ص ۱۲۲، شمارہ ۳۶۳۹۲ بہ نقل فیھا رواہ الخلفا حسن بن بدر۔ الاسماء والکنی، حاکم کرابسی والالقاب شیرازی ذیل ''تاریخ بغداد ابن النجّار۔ سبط النموم اللئالی عبدالملک عصامی از طریق سمان۔ مناقب الثلاثہ، یوسف حسین عبداللہ مصری، ص ۱۰۷۔ ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۱۴۶ نقل از ذخائر العقبیٰ۔
(۲): کنوز الحقائق، ص ۲۰۳۔ ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۸۴۔

یعنی جس طرح کعبہ مقدس ہے اطراف وا کناف عالم مسلمان اس کی زیارت کو آتے ہیں اور اس کے گرد طواف کرتے ہیں اور پوری دنیا کے لیے وہ قبلہ ہے جس کی طرف رُخ کر کے مسلمانان عالم نماز ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح حضرت علیؑ کی شخصیت اور اُن کی ذات والا صفات، عظمت، بزرگی اور فضیلت کی حامل ہے وہ کائنات کے لیے مرجع و مرکز و ماویٰ ہیں۔ پوری دنیائے انسانیت بالخصوص مسلمانان جہان ان سے اکتساب فیض کر سکتے ہیں۔ وہ امام امّت، خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وصی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مولائے کائنات علیہ السلام ہیں۔

حدیث نمبر ۹۸:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ تُبْرِءُ ذِمَّتِیْ وَ اَنْتَ خَلِیْفَتِیْ عَلٰی اُمَّتِیْ. (۱)

یا علیؑ تم میری ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے ہو اور میری امّت پر میرے جانشین ہو۔

حدیث نمبر ۹۹:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ تُبَیِّنُ (مُبَیِّنُ) لِاُمَّتِیْ مَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنْ بَعْدِیْ. (۲)

یا علیؑ میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد میری اُمت جن معاملات میں اختلاف کرے گی تم اس کی وضاحت کرو گے۔

حضرت علی علیہ السلام باب مدینۃ العلم ہیں انھوں نے آیات قرآنی فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہایت شرح و بسیط کے ساتھ وضاحت فرمائی ہے۔ ان کے خطبات، مکتوبات اور اقوال زریں جو نہج البلاغہ کی شکل میں یا غرر الحکم کے نام سے شائع ہوئے ہیں رہنمائی اور رہبری فرما رہے ہیں۔ اور فرمان پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترجمانی کا حق ادا کر رہے ہیں۔

---

(۱): مودۃ القربیٰ ھمدانی، مودہ چہارم، ص ۴۹، چاپ لاہور در چاپ مندرج در ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۲۸۰

(۲): الفردوس دیلمی، ج ۵، ص ۳۳۲، شمارہ ۸۳۴۷۔ حلیۃ الاولیاء ابونعیم، ج ۱، ص ۶۳۔
مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۲۲۔ مناقب خوارزمی، فصل ۱۹، ص ۳۲۸، حدیث ۳۲۶۔
کنوز الحقائق مناوی، ص ۱۸۸، ۲۰۳۔ ینابیع المودۃ، ج ۲، ۸۶، چاپ اسوہ۔
کنز العُمّال، ج ۱۱، ص ۶۱۵، شمارہ ۳۲۹۸۳ نقل از انس و ابوسعید خدری۔

حدیث نمبر ۱۰۰:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ تَغْسِلُ جُثَّتِیْ وَ تُؤَدِّیْ دَیْنِیْ وَ تُوَارِیْنِیْ فِیْ حُفْرَتِیْ وَ تَفِیْ بِذِمَّتِیْ، وَ اَنْتَ صَاحِبُ لِوَائِیْ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَۃِ.(۱)

یا علیؑ تم ہی میرے انتقال کے بعد میرے جثّہ کو غسل دو گے اور تم میرے قرضے ادا کرو گے اور تم ہی مجھے قبر میں اتارو گے اور میرے ذمّے جو کچھ ہے اسے پورا کرو گے اور تم دنیا و آخرت دونوں میں میرے پرچم بردار ہو۔

حدیث نمبر ۱۰۱:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ حُجَّۃُ اللّٰہِ وَ اَنْتَ بَابُ اللّٰہِ وَ اَنْتَ الطَّرِیْقُ اِلَی اللّٰہِ وَ اَنْتَ النَّبَأُ الْعَظِیْمُ وَ اَنْتَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ وَ اَنْتَ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی وَ اَنْتَ اِمَامُ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ خَیْرُ الْوَصِیِّیْنَ وَ سَیِّدُ الصِّدِّیْقِیْنَ(۲)

یا علیؑ تم اللّٰہ کی حجّت ہو، تم اللّٰہ کا دروازہ ہو، تم اللّٰہ تک رسائی کا راستا ہو، تم بہت بڑی خبر ہو، اور تم صراطِ مستقیم ہو اور تم بلند و بالا مثل ہو اور تم مسلمانوں کے امام ہو اور امیر المومنین، خیر وصیین اور صدیقین کے سردار ہو۔

حدیث نمبر ۱۰۲:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ خَیْرُ الْبَشَرِ مَا شَكَّ فِیْہِ اِلَّا كَافِرٌ.(۳)

یا علیؑ آپ خیر البشر ہیں، اس بارے میں کوئی شک نہیں کرے گا سوائے کافر کے۔

---

(۱): الفردوس دیلمی، ج ۵، ص ۳۳۲، شمارہ ۸۳۴۶ بہ نقل از ابوسعید۔
کن العُمّال، ج ۱۱، ص ۶۱۲، شمارہ ۳۲۹۶۵۔ کنوز الحقائق، ص ۲۰۳۔
ینابیع المودۃ، ج ۲، ۸۶، چاپ اسوہ۔

(۲): ینابیع المودۃ، باب ۹۵، ج ۳، ص ۴۰۲۔

(۳): مودۃ القربیٰ ھمدانی، مندرج در ینابیع المودۃ، چاپ نجف، ص ۲۹۳، مودہ سوم، در چاپ اسوہ، ج ۲، ص ۲۷۳۔

حدیث نمبر ۱۰۳:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ سَیِّدُ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ. (۱)

یا علیؑ آپ اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

حدیث نمبر ۱۰۴:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ سَیِّدٌ فِی الدُّنْیَا، سَیِّدٌ فِی الْآخِرَۃِ، حَبِیْبُکَ حَبِیْبِیْ وَ حَبِیْبِیْ حَبِیْبُ اللّٰہِ، وَ عَدُوُّکَ عَدُوِّیْ وَ عَدُوِّیْ عَدُوُّ اللّٰہِ وَ الْوَیْلُ لِمَنْ اَبْغَضَکَ بَعْدِیْ. (۲)

یا علیؑ تم دنیا میں بھی سردار ہو اور آخرت میں بھی سردار رہو گے۔ تمھارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے اور تمھارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے جو میرے بعد تم سے دشمنی رکھے۔

حدیث نمبر ۱۰۵:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ سَیِّدٌ فِی الدُّنْیَا، سَیِّدٌ فِی الْآخِرَۃِ، مَنْ اَحَبَّکَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَکَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَ حَبِیْبُکَ حَبِیْبُ اللّٰہِ، وَ بِغَیْضُکَ بَغِیْضُ اللّٰہِ، وَ الْوَیْلُ لِمَنْ اَبْغَضَکَ بَعْدِیْ. (۳)

یا علیؑ تم دنیا میں سردار ہو اور آخرت میں بھی تمھاری سرداری باقی رہے گی، جس نے تم کو

---

(۱): تاریخ دمشق ابن عساکر بخش امام امیر المومنین، ج ۲، ص ۲۶۰، چاپ بیروت۔
مختصر تاریخ دمشق، محمد انصاری خزرجی، ج ۱۷، ص ۱۵۰۔
نسخۂ خطّی کتابخانہ توپ نیوسرائی استانبول (ملحقات احقاق الحق، ج ۲۰، ص ۳۳۷)

(۲): مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۲۷، ۱۲۸، بہ نقل از ابن ابن عباس شرائط بخاری و مسلم پر حدیث صحیح ہے۔ تاریخ بغداد خطیب، ج ۴، ص ۴۱ تلخیص المستدرک ذھبی۔ فرائد السمطین، ج ۱، ص ۱۲۸۔
تاریخ دمشق، ابن عساکر بخش امام امیر المومنین، ج ۱، ص ۲۳۱۔ کنوز الحقائق، ص ۲۰۳۔ ینابیع المودۃ

(۳): زھرا الربیع، ج ۴، ص ۲۲۹۔ الفردوس، ج ۵، ص ۳۲۴، شمارہ ۸۳۲۵ بہ نقل از ابن عباس۔

دوست رکھا اس نے مجھے دوست رکھا اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور تمھارا دوست اللہ کا دوست ہے اور تمھارا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور اس پر وائے ہو جو میرے بعد تم سے دشمنی رکھے۔

حدیث نمبر ۱۰۶:

يَا عَلِيُّ أَنْتَ صَاحِبُ حَوْضِيْ، وَ صَاحِبُ لِوَائِيْ، وَ حَبِيْبُ قَلْبِيْ، وَ وَارِثُ عِلْمِيْ، وَ أَنْتَ مُسْتَوْدَعُ مَوَارِيْثِ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ قِبَلِيْ وَ أَنْتَ أَمِيْنُ اللهِ فِيْ أَرْضِهِ وَ حُجَّةُ اللهِ عَلٰى بَرِيَّتِهِ، وَ أَنْتَ رُكْنُ الْإِيْمَانِ وَ عَمُوْدُ الْإِسْلَامِ، وَ أَنْتَ مِصْبَاحُ الدُّجٰى وَ مَنَارُ الْهُدٰى وَ الْعَلَمُ الْمَرْفُوْعُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا. (۱)

یا علیؑ تم میرے صاحب حوض ہو، اور تم ہی میرے پرچم بردار ہو، تم میرے دل کے حبیب ہو اور میرے وصی ہو، تم میرے علم کے وارث ہو اور مجھ سے پہلے جو انبیاء گزرے ہیں تم ان کی وراثت کے نگہبان ہو، تم اس کی سرزمین پر اللہ کے امین ہو اور اس کی مخلوق پر اللہ کی حجّت ہو، تم ایمان کا رکن ہو، اسلام کا ستون ہو، اور تم اندھیرے کا چراغ ہو، تم ہدایت کا مینارہ ہو اور دنیا والوں کے اوپر تمھارا پرچم بلند و بالا ہے اور لہرا رہا ہے۔

حدیث نمبر ۱۰۷:

يَا عَلِيُّ أَنْتَ الصِّدِّيْقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنْتَ الْفَارُوْقُ الَّذِيْ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ، وَ أَنْتَ يَعْسُوْبُ الدِّيْنِ (الْمُؤْمِنِيْنَ). (۲)

یا علیؑ تم صدّیق اکبر ہو اور تم ہی وہ فاروق ہو جو حق و باطل کے مابین فرق واضح کرتا ہے اور تم دین کے یعسوب یا مومنین کے یعسوب ہو۔

---

(۱): ینابیع المودۃ، ص ۳۳، چاپ استانبول ج ۱ ص ۷ ۳۹، چاپ اسوۂ

(۲): الدرۃ الثمینۃ، محب الدین ابن النجار (ملحقات احقاق الحق، ج ۲۰ ص ۲۶۱ و ذخائر العقبیٰ ص ۵۶ ینابیع المودۃ، ج ۲ ص ۱۴۴۔ علامہ امینی نے ذیل علی الصدیق الاکبر دس احادیث بیان فرمائی ہیں۔ شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج ۱۳ ص ۲۲۸۔

حدیث نمبر ۱۰۸:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ عَبْقَرِیَّتُہُمْ. (۱)

یا علیؑ آپ ان سب کے عبقری ہیں۔

عبقری (سردار، ہر چیز سے فائق، تعجب انگیز چیز)

ابن عباس سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں تھا کہ اصحاب کی ایک جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد جمع ہوئی اتنے میں علیؑ داخل ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

یا علیؑ آپ ان سب لوگوں کے عبقری ہیں۔

حدیث نمبر ۱۰۹:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ غَداً فِی الْآخِرَۃِ اَقْرَبُ الْخَلْقِ مِنِّیْ وَ اَنْتَ عَلَی الْحَوْضِ خَلِیْفَتِیْ، وَ اَنَّ شِیْعَتَکَ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ مُبْیَضَّۃً وُجُوْہُہُمْ حَوْلِیْ اَشْفَعُ لَہُمْ وَ یَکُوْنُوْنَ فِی الْجَنَّۃِ جِیْرَانِیْ. (۲)

یا علیؑ تم کل قیامت میں تمام مخلوقات میں مجھ سے زیادہ قریب ہوگے اور تم حوض (کوثر) پر میرے جانشین (خلیفہ) ہوگے اور تمھارے شیعہ نور کے منبروں پر ہوں گے ان کے چہرے نورانی ہوں گے وہ میرے اردگرد ہوں گے میں اُن کی شفاعت کروں گا اور وہ سب کے سب جنت میں میرے ہمسائے ہوں گے۔

---

(۱): تاریخ بغداد خطیب، ج ۸، ص ۴۳۷۔ تاریخ دمشق، ابن عساکر بخش امام علیؑ، ج ۲، ص ۳۲۹۔ کنز العمّال، ج ۱۱، ص ۶۳۷، شمارہ ۳۳۰۵۱ بہ نقل از ابن عباس بہ روایت از تاریخ خطیب بغدادی منتخب کنز العمّال، چاپ حاشیہ مسند احمد حنبل، ج ۵، ص ۳۵۔ کنوز الحقائق مناوی، ص ۲۰۳۔ مفتاح النجا، محمد بدخشی، ص ۴۹۔ ملحقات احقاق الحق، ج ۴، ص ۲۷۴۔ جامع الاحادیث، عباس احمد صقر واحمد عبد الجواد، ج ۷، ص ۲۰۸، چاپ دمشق۔ فہرست ملحقات احقاق الحق، ص ۳۰۷، سطر ۴۔

(۲): وسیلۃ المتعبدین، ابوسعید خرکوشی نیشاپوری۔ ارجح المطالب امرتسری، ص ۵۳۰، چاپ لاہور بہ نقل از مناقب بن مغازلی وخوارزمی از علیؑ۔

حدیث نمبر ۱۱۰:

یَاعَلِیُّ اَنْتَ قَسِیْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ تَقُوْلُ لِلنَّارِ هٰذَا لِیْ وَهٰذَا لَكِ. (۱)

یا علیؑ تم جنت اور جہنّم کے تقسیم کرنے والے ہو، تم جہنّم سے کہو گے کہ یہ میرا ہے اور یہ تمھارا ہے۔

یعنی جب عرصۂ محشر برپا ہوگا۔ لوگ حساب کتاب میں مصروف ہوں گے تو میں اپنے شیعوں اور چاہنے والوں اور محبت کرنے والوں کو پہچان کر جہنّم سے مخاطب ہو کر کہوں گا کہ یہ میرا ہے جو جنت میں جائے گا اور اے جہنّم یہ تیرا ہے تو اسے جہنّم کا ایندھن بنا دے۔

حدیث نمبر ۱۱۱:

یَاعَلِیُّ اَنْتَ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ بَعْدِیْ مَعَكَ. (۲)

یا علیؑ تم حق کے ساتھ ہو اور حق میرے بعد تمھارے ساتھ ہوگا۔

اس حدیث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو بھی، جب بھی اور جہاں بھی علیؑ کے مقابل آئے گا وہ باطل ہوگا اور باطل پر ہوگا۔ جب حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ حق کے ساتھ ہے تو ان کے مقابلے میں آنے والا کوئی بھی ہو وہ یقیناً باطل پر ہوگا اور غلط ہوگا۔

حدیث نمبر ۱۱۲:

یَاعَلِیُّ اَنْتَ مَعِیْ فِیْ قَصْرِیْ فِی الْجَنَّةِ مَعَ فَاطِمَةَ. (۳)

---

(۱): صواعق محرقہ، ص ۱۲۶۔ ینابیع المودۃ، باب ۱۶، ص ۱، ص ۲۵۱، حدیث ۵ وص ۲۵۴، حدیث ۱۱ و ج ۲، ص ۴۰۳ باتعبیر: یا علی انت قسیم النار والجنۃ ضمن احتجاج امیر المومنین افراد شوریٰ سے جنھیں عمرؓ بن خطاب نے اپنے بعد اپنے تعیین خلیفہ کے لیے مقرر کیا تھا۔

(۲): مفتاح النجا، بدخشی (ملحقات احقاق الحق، ج ۵، ص ۶۳۳) وتحفۃ المحبین، ص ۲۲۰۔

ارجح المطالب امرتسری، ص ۱۹۹ از طریق ابن مردویہ از ابوموسیٰ اشعری۔

شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج ۱۸، ص ۲۴۔ مناقب سیّدنا علیؑ، فاضل عینی، ص ۲۹، شمارہ ۱۵۵۔

(۳): ذخائر العقبیٰ، ص ۸۹ بخش فضائل علیؑ۔ کنز العمّال، ج ۱۵، ص ۶۶، چاپ حیدرآباد بدون ذکر فاطمہ و آیہ۔ ینابیع المودۃ، باب ۵۶ بخش: ما انزل فی علیؑ من الآیات و در چاپ ۴ جلدی قم ج ۲، ص ۱۷۸ بہ نقل از مناقب امیر المومنین، احمد حنبل از زید بن ارقم۔

تفریح الاحباب فی مناقب الآلِ والاصحاب محمد عبداللہ قریشی ہاشمی حنفی، ص ۳۲۴، چاپ دہلی۔

یا علیؑ تم میرے ساتھ میرے قصر میں جنت میں فاطمہ زہراؑ کے ساتھ ہوگے۔

اور یہ فرمانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت شریفہ:

اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ (سورہ حجر آیت ۴۷) کی تلاوت فرمائی۔

حدیث نمبر ۱۱۳:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسٰی اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ.(۱)

یا علیؑ تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی اِلَّا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اس حدیث میں اشارہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کو آنحضرتؐ سے وہ تمام نسبتیں حاصل ہیں جو ہارونؑ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل تھیں۔

یعنی وصی، وزیر، خلیفہ، بھائی، حامل کتاب وحکمت

---

(۱): مسند احمد حنبل، ج ٦، ص ودر چاپ ۹ جلدی، ج ۷، ص ۵۹۱، شمارہ ۲۶۹۲۱۔
فضائل الصحابہ، احمد بن حنبل، ج ۲، ص ٦٦۳، شمارہ ۱۱۳۱۔ صحیح بخاری، ج ۴، ص ۲۰۸، فضائل علیؑ۔
صحیح مسلم، ج ۲، ص ۴۴۹، باب فضائل علیؑ، حدیث ۲۳۔ سنن ترمذی، ج ۵، ص ۳۰۴، شمارہ ۳۸۱۴۔
خصائص نسائی۔ طبقات ابن سعد بخش غزوۂ تبوک۔ مناقب خوارزمی، باب ۱۴، ص ۱۴۰، شمارہ ۱۵۹۔
معجم کبیر طبرانی، ج ۲۴، ص ۱۴۷، شمارہ ۳۸۹ نقل از اسماء بنت عمیس۔
حلیۃ الاولیاء، ابونعیم، ج ۷، ص ۱۹۵، بہ چہار طریق وص ۱۹٦۔ کنوز الحقائق، مناوی، ص ۲۰۳۔
شرح نہج البلاغہ، ابن ابی الحدید، ج ۵، ص ۲۴۸، چاپ ۲۰ جلدی مصر۔
کنز العُمّال، ج ۱۱، ص ٦۰۷، شمارہ ۳۲۹۳۷ بہ نقل از معجم کبیر طبرانی۔
مودۃ القربیٰ ھمدانی، مودۃ ہفتم، ص ۲۴ در چاپ مندرج در ینابیع المودۃ، ج ۱، ص ۳۰۱ نقل از جابر۔
ینابیع المودۃ، باب ۱۵، ج ۱، ص ۲۴۰ بہ نقل از حسین بن علیؑ از علی و باب ۵٦، ج ۲، ص ۸٦ بہ نقل از بخاری و مُسلم۔ توضیحاً یہ حدیث دیگر عبارت کے ساتھ بھی ہے:

یا علی الا ترضیٰ ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ
و "اَمَا تَرْضٰی" و علی بمنزلۃ ھارون و ...... تقریباً ۵۰۰ مصادر
حدیثی وغیر حدیثی از اہل سنت اور میری ایک کتاب حدیث المنزلۃ عند اھل السنۃ موجود ہے۔

حدیث نمبر ۱۱۴:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ وَ اَنْتَ اَخِیْ وَ صَاحِبِیْ. (۱)

یا علیؑ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور تم میرے بھائی ہو اور میرے ساتھ رہو گے۔

حدیث نمبر ۱۱۵:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ وَ شِیْعَتُكَ (وَ اَتْبَاعُكَ) فِی الْجَنَّةِ وَ عَدُوُّكَ وَ الْغَالِی فِیْكَ فِی النَّارِ. (۲)

یا علیؑ تم اور تمھارے شیعہ (پیروی کرنے والے) جنت میں ہوں گے اور تمھارے دشمن اور تمھارے بارے میں غُلو (بڑھا چڑھا کے بیان کرنا) کرنے والے جہنّم میں ہوں گے۔

حدیث نمبر ۱۱۶:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ وَشِیْعَتُكَ تَرِدُوْنَ عَلَیَّ الْحَوْضَ رُوَاءً مَرْوِیِّیْنَ، مُبَیَّضَةً وُجُوْهُكُمْ (وُجُوْهُهُمْ)، وَاِنَّ عَدُوَّكَ یَرِدُوْنَ عَلَیَّ الْحَوْضَ ظِمَاءً مُقْبَحِیْنَ. (۳)

یا علیؑ تم اور تمھارے شیعہ حوض (کوثر) پر اس شان سے وارد ہو گے تم سیر اور سیراب ہوؤ گے۔ تمھارے چہرے (ان کے چہرے) نورانی ہوں گے اور تمھارے دشمن میرے پاس حوض (کوثر) پر آئیں گے اس طرح کہ وہ پیاسے اور افسردہ خاطر ہوں گے۔

---

(۱): تاریخ دمشق، ابن عساکر، ج۱، ص۱۰۹، چاپ اوّل و ص ۱۲۳، چاپ دوم۔

(۲): مناقب خوارزمی، ص ۳۱۷، شمارہ حدیث ۳۱۸۔ نیابیع المودة، ج۱، ص ۲۲۸، چاپ اسوہ۔

تاریخ بغداد، ج ۱۲، ص ۲۸۹۔ باتعبیر انت و شیعتك فی الجنة۔

انت و اصحابك فی الجنة، انت و شیعتك فی الجنة

(۳): معجم کبیر طبرانی، ج۱، شمارہ ۹۴۹۔ جواھر العقدین، ج ۲، ص ۲۱۹۔ مجمع الزوائد، ج۹، ص ۱۳۱۔

نیابیع المودة، ج ۲، ص ۳۵۷ بہ نقل از معجم کبیر طبرانی و ص ۴۵۲ بہ نقل از صواعق المحرقہ نیز از فردوس دیلمی، ص ۸۶۔ صواعق المحرقہ، ص ۱۶۱۔ کنوز الحقائق، ص ۲۰۳۔

یا علی انت و شیعتك تردون علیّ الحوض ورداً۔

حدیث نمبر ۱۱۷:

يَا عَلِيُّ اَنْتَ وَصِيِّيْ، حَرْبُكَ حَرْبِيْ، وَ سِلْمُكَ سِلْمِيْ، وَ اَنْتَ الْاِمَامُ، وَ اَبُو الْاَئِمَّةِ الْاِحْدَى عَشَرَ الَّذِيْنَ هُمُ الْمُطَهَّرُوْنَ الْمَعْصُوْمُوْنَ، وَ مِنْهُمُ الْمَهْدِيُّ الَّذِيْ يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطاً وَ عَدْلًا فَوَيْلٌ لِمُبْغِضِيْهِمْ.(۱)

یا علیؑ تم میرے وصی ہو، تمھاری جنگ میری جنگ ہے، تمھاری صلح میری صلح ہے اور تم امام ہو اور تمام اماموں کے باپ ہو جن کی تعداد گیارہ ہے جو سب کے سب پاک و پاکیزہ اور معصوم ہیں اور اُن میں سے ایک مھدی علیہ السلام ہے جو زمین کو عدل و داد سے بھر دے گا۔ ان کے دشمنوں کے لیے ویل (جہنّم کی ایک وادی کا نام) ہلاکت ہے۔

حدیث نمبر ۱۱۸:

يَا عَلِيُّ اَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِيْ.(۲)

یا علیؑ تم میرے بعد ہر مومن کے ولی (حاکم، سردار) ہو گے۔

حدیث نمبر ۱۱۹:

يَا عَلِيُّ اَنْتَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى نَاقَةٍ مِنْ نُوْقِ الْجَنَّةِ، فَتَرْكَبُهَا وَ رُكْبَتُكَ مَعَ رُكْبَتِيْ وَ فَخِذُكَ مَعَ فَخِذِيْ حَتّٰى نَدْخُلَ الْجَنَّةَ.(۳)

یا علیؑ تم قیامت کے دن جنت کے ناقوں میں سے ایک ناقہ پر سوار ہو گے، تمھارے گُھٹنے میرے گھٹنوں کے ساتھ اور تمھاری ران میری ران کے ساتھ ہو گی یہاں تک کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام ہم سفر ہوں گے اور ایک ساتھ جائیں گے۔

---

(۱): ینابیع المودۃ، ص ۸۵، چاپ استانبول و ج ۱ ص ۲۵۲، ۲۵۳، شمارہ ۱۰، چاپ اُسوہ

(۲): کنوز الحقائق، ص ۲۰۳ بہ نقل از خطیب بغدادی۔ ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۸۶۔

(۳): ذخائر العقبیٰ، ص ۹۱۔ ینابیع المودۃ بخش فی ذکر ما نزل فی علی من الآیات، ص ۲۵۱ و ج ۲، ص ۱۷۹، چاپ اسوہ، بہ نقل از مناقب احمد حنبل، از انس۔

حدیث نمبر ۱۲۰:

يَا عَلِيُّ، إِنَّ اللهَ اَشْرَفَ عَلَى الدُّنْيَا فَاخْتَارَنِيْ عَلٰى رِجَالِ الْعَالَمِيْنَ،
ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَكَ عَلٰى رِجَالِ الْعَالَمِيْنَ،
ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّالِثَةَ فَاخْتَارَ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ عَلٰى رِجَالِ الْعَالَمِيْنَ،
ثُمَّ اطَّلَعَ الرَّابِعَةَ فَاخْتَارَ فَاطِمَةَ عَلٰى نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ. (۱)

یا علیؑ بے شک اللہ تعالیٰ نے بلندی سے دنیا پر نظر ڈالی تو مجھے تمام جہانوں کے مردوں پر منتخب کرلیا۔

پھر دوبارہ نظر دوڑائی تو اے علیؑ تم کو کائنات کے مردوں پر منتخب کرلیا۔

پھر سہ بارہ توجّہ مبذول کی تو عالمین کے مردوں میں سے تمھاری اولاد میں سے گیارہ اماموں کو انتخاب کیا۔

پھر جب چوتھی مرتبہ نگاہ کی تو فاطمہ زہرؑا کو تمام جہانوں کی عورتوں پر منتخب کرلیا۔

حدیث نمبر ۱۲۱:

يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَتَّخِذَكَ صِهْرًا. (۲)

یا علیؑ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو اپنا داماد بنالوں۔

حدیث نمبر ۱۲۲:

يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُدْنِيَكَ وَ اُعَلِّمَكَ لِتَعِيَ، وَ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (وَ تَعِيَهَا اُذُنٌ وَاعِيَةٌ) فَاَنْتَ اُذُنٌ وَاعِيَةٌ لِعِلْمِيْ. (۳)

---

(۱): مودۃ القربیٰ ہمدانی، مودہ سوم، در چاپ مندرج ینابیع المودۃ، ج ۱، ص ۲۷۴۔

(۲): ذخائر العقبیٰ، محب طبری، ص ۸۶۔ المواقفہ ابن سمان میں صھراً کے بجائے ظھیراً لکھا ہے۔
ینابیع المودۃ۔ چاپ استانبول، ص ۲۱۱، و چاپ اُسوہ، ج ۲، ص ۱۷۵، شمارہ ۳۹۸۔

(۳): تفسیر ابن جریر طبری، ج ۲۹، ص ۳۵۔ حلیۃ الاولیاء، ابونعیم، ج ۱، ص ۶۷۔
فرائد السمطین، ج ۱، ص ۲۰۰۔ المواقف قاضی عضد الدین، ج ۳، ص ۲۷۶۔
کنز العمّال، ج ۱۳، ص ۱۷۷، شمارہ ۳۶۵۳۵، و ج ۱۵، ص ۷۵۔
تفسیر در منثور سیوطی، ج ۲، ص ۲۶۰۔ زین الغنی عاصمی، ج ۲، ص ۲۰۵، ۲۰۹۔

یا علیؑ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھیں خود سے قریب کروں اور تمھیں علم سے مالا مال کردوں تا کہ تم انھیں سن کر یاد رکھو اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ''اور محفوظ رکھنے والے کان اسے محفوظ رکھیں'' تو اے علیؑ تم میرے علم کے لیے ''اُذُنٌ واعِيَةٌ''، یعنی محفوظ رکھنے والے کان ہو۔

حدیث نمبر ۱۲۳:

يَا عَلِيُّ اِنَّ اللهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُزَوِّجَكَ فَاطِمَةَ وَ اِنِّيْ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى اَرْبَعِمِاةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ،

فَقَالَ عَلِيٌّ قَدْ رَضِيْتُهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَ رَضِيْتُ بِذٰلِكَ عَنِ اللهِ الْعَظِيْمِ وَرَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ.(۱)

یا علیؑ بہ تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمھاری تزویج فاطمہؑ سے کردوں اور یقیناً میں نے فاطمہؑ کی شادی تم سے چار سو مثقال چاندی مہر کے عوض کردی۔

تو علیؑ نے فرمایا: میں اِس شادی پر راضی ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میں اس معاملے میں خدائے عظیم اور ان کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راضی اور خوش ہوں۔

حدیث نمبر ۱۲۴:

يَا عَلِيُّ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ زَيَّنَكَ بِزِيْنَةٍ لَمْ يُزَيِّنِ الْخَلَائِقَ (الْعِبَادَ) بِزِيْنَةٍ اَحَبَّ اِلَيْهَا مِنْهَا

الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا، فَجَعَلَكَ لَا تَنَالُ مِنَ الدُّنْيَا شَيْئاً وَلَا تَنَالُ الدُّنْيَا مِنْكَ شَيْئاً، وَ وَهَبَ لَكَ حُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَ رَضُوا بِكَ اِمَاماً وَ رَضِيْتَ بِهِمْ اَتْبَاعاً فَطُوْبٰى لِمَنْ اَحَبَّكَ وَ صَدَّقَ فِيْكَ وَوَيْلٌ لِمَنْ اَبْغَضَكَ وَ كَذَّبَ

(۱): صواعق المحرقہ، ص ۱۶۲۔ نظم درر السمطین، ص ۱۸۶۔ مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۸۹، ۹۰۔ ذخائر العقبیٰ، ص ۱۳۱۔ فرائد السمطین حموینی، ج ۱، ص ۹۰۔ مناقب خوارزمی، فصل ۲۰، ص ۲۳۴۔ ینابیع المودۃ، باب ۵۶، ج ۲، ص ۶۲، ۶۵۔ ملحقات احقاق الحق، ج ۶، ص ۶۱۶۔

عَلَيۡكَ.

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اَحَبُّوۡكَ وَ صَدَّقُوۡا فِيۡكَ فَهُمۡ جِيۡرَانُكَ فِيۡ دَارِكَ وَ رُفَقَاؤُكَ فِيۡ قَصۡرِكَ وَ اَمَّا الَّذِيۡنَ اَبۡغَضُوۡكَ وَ كَذَّبُوۡا عَلَيۡكَ فَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنۡ يُوۡقِفَهُمۡ مَوۡقِفَ الۡكَذَّابِيۡنَ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ.

یا علیؑ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمھیں اس طرح آراستہ و پیراستہ کیا ہے کہ کسی کو بھی اپنی مخلوقات میں سے اس سے زیادہ پسندیدہ طریقے سے نہیں سنوارا جن میں سے پہلی زینت دنیا سے لاتعلّقی ہے، تمھیں ایسا بنایا کہ تمھیں مال ومتاع دنیا سے کچھ بھی نہ ملے گا اور نہ ہی دنیا کو تم سے کوئی چیز میسّر آئے گی۔

اور اس نے تم کو بے نواؤں اور مسکینوں کی محبت موھیت کی ہے۔ وہ تمھاری امامت سے راضی ہوں اور تم ان کی پیروی سے راضی رہو، سعادت وخیر ہو اس کے لیے جو تم سے محبت کرے اور تمھاری تصدیق کرے اور ویل ہو اس کے مقدر میں جو تم سے بغض رکھے اور تمھیں جھٹلائے۔

اے علیؑ جن لوگوں نے تم سے محبت کی، تمھاری تصدیق کی تو وہ سب تمھارے گھر میں تمھارے ہمسائے ہوں گے اور تمھارے محل سرا میں تمھارے رفیق ہوں گے۔ اور جن لوگوں نے تم سے دشمنی کی اور تمھیں جھٹلایا تو اللہ کو حق ہے کہ ایسے لوگوں کو روزِ قیامت جھوٹوں کی جگہ پر کھڑا رکھے۔(۱)

---

(۱): شواھد التنزیل، ج۱، ص ۹۵ ۳ باذکر دوسند، فردوس دیلمی، ج ۵، ص ۱۹ ۳، شمارہ ۱۱ ۸۳۔
مناقب ابن مغازلی، ص ۱۰۵، شمارہ ۸ ۱۴۔ حلیۃ الاولیاء، ابونعیم، ج ۱، ص ۷۱۔
فرائد السمطین حموینی، ح ۱، ص ۶ ۱۳، شمارہ ۱۰۰۔ ریاض النضرہ طبری، ج ۲، ص ۱۸۴، تحت عنوان ذکر زھدہ۔ ذخائر العقبیٰ طبری، ص ۱۰۰۔ تاریخ بن عساکر، ج ۲، ص ۲۱۳، شمارہ ۷۰۳۔
اسد الغابہ ابن اثیر، ج ۴، ص ۲۳۔ مناقب خوارزمی، ص ۶۶، آغاز فصل دہم۔
مجمع الزوائد ھیثمی، ج ۹، ص ۱۲۱۔ ۱۲۳ بنقل از معجم اوسط طبرانی۔ شرح ابن ابی الحدید، ج ۹، ص ۱۶۶۔
ینابیع المودۃ، ص ۲۵۶، چاپ نجف و ج ۱، ص ۱۹، ۴۴۴، ج ۲، ص ۲۳۲۔

حدیث نمبر ۱۲۵:

يَا عَلِيُّ اِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ وَ لِاَهْلِكَ (قَدْ غَفَرَ لَكَ وَ لِذُرِّيَّتِكَ وَ لِوُلْدِكَ) وَ لِشِيْعَتِكَ وَ لِمُحِبِّيْ شِيْعَتِكَ (وَ مُحِبِّيْ شِيْعَتِكَ) فَاَبْشِرْ فَاِنَّكَ الْاَنْزَعُ الْبَطِيْنُ الْمَنْزُوْعَ مِنَ الشِّرْكِ. الْبَطِيْنُ مِنَ الْعِلْمِ.

اے علیؑ بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپ کے اہل وعیال (اور بے شک بخش دیا ہے تم کو تمھاری ذریت اور تمھاری اولاد کو) کو بخش دیا ہے اور آپ کے شیعوں اور آپ کے شیعوں سے محبت کرنے والوں، اور شیعوں کے محبین سے محبت کرنے والوں کو بخش دیا ہے۔ آپ کو بشارت ہو کہ آپ (انزغ البطین) علم وحکمت سے پُر ہیں، شرک سے دور ہیں، دولتِ علم سے مالا مال ہیں۔(۱)

حدیث نمبر ۱۲۶:

يَا عَلِيُّ! اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهِ.

(اعراف:۱۲۸)

وَ اَنَّهُ اَوْحَى اِلَيَّ اَنْ اُزَوِّجَكَ فَاطِمَةَ عَلٰى خُمُسِ الْاَرْضِ فَهِيَ صِدَاقُهَا، فَمَنْ مَشٰى عَلَى الْاَرْضِ وَ هُوَ لَكُمْ مُبْغِضٌ، فَالْاَرْضُ حَرَامٌ عَلَيْهِ اَنْ يَمْشِيَ عَلَيْهَا.(۲)

---

(۱): فردوس دیلمی، ج ۵، ص ۳۲۹، شمارہ ۸۳۳۷۔ مناقب ابن مغازلی، ص ۴۰۱، شمارہ ۴۵۶۔ مناقب خوارزمی، فصل ۱۶، ص ۲۹۴، شمارہ ۲۸۴، چاپ قم۔ مقتل خوارزمی، ج ۱، ص ۳۔ فرائد السمطین حموینی، ج ۱، ص ۳۰۸، شمارہ ۲۴۷۔ جواہر العقدین سمھودی، ج ۲، ص ۲۹۱۔ زھر الفردوس بن حجر، ج ۴، ص ۲۹۸۔ کنوز الحقائق مناوی، ص ۲۰۲۔ مفتاح النجا، بدخشی، ص ۶۱۔ صواعق المحرقہ، ابن حجر مکی، ص ۹۶؛ ۱۳۹؛ ۱۴۰؛ ۳۳۵۔ زین الفتیٰ عاصمی، ج ۲، ص ۲۰۳، شمارہ ۴۳۱ مناقب المرتضویہ، محمد صالح کشفی، ص ۹۹؛ ۱۳۹؛ ۱۴۰۔

(۲): فرائد السمطین حموینی، باب ۱۸، ج ۱، ص ۹۵۔ مودۃ القربیٰ ہمدانی، ص ۹۲۔

یا علیؑ (بے شک زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے)

اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ میں تمھاری شادی فاطمہؑ سے کردوں زمین کے پانچویں حصّے پر یہی ان کا مہر ہوگا۔ لہٰذا جو بھی زمین پر چلے گا اور وہ تم سے بغض و کینہ رکھے گا تو اس کے لیے زمین پر چلنا حرام قرار پائے گا۔ اس کے لیے زمین پر چلنا جائز نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر ۱۲۷:

یَا عَلِیُّ اِنَّ اُمَّتِیْ سَیُفْتَنُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ. (۱)

یا علیؑ بے شک میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد میری امت کا امتحان لیا جائے گا۔ میری امت مصیبتوں میں مبتلا ہوگی۔ خلافت کا مسئلہ، وراثت کا مسئلہ، امامت کا مسئلہ، امارت کا مسئلہ۔

حدیث نمبر ۱۲۸:

یَا عَلِیُّ اَنَّ اَوَّلَ اَرْبَعَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَنَا وَ اَنْتَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ، وَ ذَرَارِیُّنَا خَلْفَ ظُهُوْرِنَا، وَ اَزْوَاجِنَا خَلْفَ ذَرَارِیِّنَا، وَ شِیْعَتُنَا عَنْ اَیْمَانِنَا وَ شَمَائِلِنَا. (۲)

یا علیؑ سب سے پہلے چار افراد جنت میں داخل ہوں گے۔ میں، تم، حسنؑ اور حسینؑ اور ہماری ذریت ہمارے پیچھے آئیں گے اور ہماری ازواج ہماری ذریت کے پیچھے ہوں گی اور ہمارے شیعہ ہمارے دائیں اور بائیں جانب ہوں گے۔

حدیث نمبر ۱۲۹:

یَا عَلِیُّ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْئَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ بَعْدَ مَوْتِهٖ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

---

(۱): کنز العمّال، ج ۱۶، ص ۱۸۳، ۱۹۷۔ شمارہ ۱۳۲۔

(۲): کنز العمّال، ج ۱۲، ص ۱۰۴۔ شمارہ ۳۴۲۰۵۔

اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ اَنَّکَ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ وَ جَعَلْتُہٗ لَکَ. فَمَنْ اَقَرَّ بِذٰلِکَ وَ کَانَ مُعْتَقِدُہٗ صَارَ اِلَی النَّعِیْمِ الَّذِیْ لَا زَوَالَ لَہٗ.(۱)

یا علیؑ مرنے کے بعد بندے سے جو پہلا سوال کیا جائے گا وہ ہوگا کہ گواہی دے کہ سوائے اللہ کے کوئی اور معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ اے علیؑ تم مومنین کے ولی ہو جسے اللہ نے مقرر فرمایا ہے اور میں نے تمھیں ولی بنایا ہے پس جس شخص نے اس امر کا اقرار کرلیا اور اس بات کا اعتقاد رکھا تو وہ ایسی نعیم کی جانب روانہ ہوگا جس کے لیے کسی قسم کا زوال نہیں ہے۔

حدیث نمبر ۱۳۰:

یَا عَلِیُّ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَنَا وَ اَنْتَ وَ فَاطِمَۃُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمُحِبُّوْنَا؟ قَالَ مِنْ وَرَائِکُمْ.(۲)

یا علیؑ جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا وہ میں ہوں گا اور تم ہو گے اور فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ ہوں گے۔

میں نے سوال کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہمارے محبّین (چاہنے والے) تو فرمایا وہ تمھارے پیچھے ہوں گے۔

حدیث نمبر ۱۳۱:

یَا عَلِیُّ اِنَّ جَبْرَئِیْلَ زَعَمَ اَنَّہٗ یُحِبُّکَ؟ فَقَالَ وَ قَدْ بَلَغْتُ اَنْ یُحِبَّنِیْ جَبْرَئِیْلَ.

قَالَ نَعَمْ وَ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِنْ جَبْرَئِیْلَ اَللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ یُحِبُّکَ.(۳)

---

(۱): ینابیع المودۃ، ج۱ص ۳۳۳، باب ۳۷، بہ نقل از حاکم بن احمد بیہقی۔

(۲): ذخائر العقبیٰ ص ۱۲۳، فضائل الحسن والحسین، بہ نقل از شرف النبوۃ، ابوسعید از علی ینابیع المودۃ، باب ۵۶، ج ۲، ص ۲۰۲۔

(۳): الفردوس دیلمی، ج ۵ ص ۳۱۴، شمارہ ۸۲۹۶۔
کنز العمّال، ج ۱۱ ص ۶۲۱، شمارہ ۳۳۰۲۰ نقل از ابوالفتح اک الکاری۔

یا علیؑ جبرئیلؑ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ علیؑ نے فرمایا: آپؐ نے یہ بات مجھے بتلائی کہ جبرئیلؑ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں وہ جو جبرئیلؑ سے افضل ہے یعنی اللہ عزوجل وہ بھی تم سے محبت کرتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۳۲:

اِنَّ الْحَقَّ مَعَكَ وَ الْحَقُّ عَلٰى لِسَانِكَ وَ فِيْ قَلْبِكَ وَ بَيْنَ عَيْنَيْكَ(۱)

یا علیؑ حق تمھارے ساتھ ہے اور حق تمھاری زبان پر ہے اور تمھارے دل میں ہے اور تمھاری دونوں آنکھوں کے سامنے ہے۔

حدیث نمبر ۱۳۳:

يَا عَلِيُّ اِنَّ شِيْعَتَنَا يَخْرُجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَا بِهِمْ مِنَ الْعُيُوْبِ وَ الذُّنُوْبِ وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ فِيْ لَيْلَةِ الْبَدْرِ وَ قَدْ فُرِّجَتْ عَنْهُمُ الشَّدَائِدُ وَ سَهُلَتْ لَهُمُ الْمَوَارِدُ وَ اُعْطُوا الْاَمْنَ وَ الْاَمَانَ وَ ارْتَفَعَتْ عَنْهُمُ الْاَحْزَانُ يَخَافُ النَّاسُ وَلَا يَخَافُوْنَ وَ يَحْزَنُ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ شِرْكُ نِعَالِهِمْ تَلَأْلَؤُ نُوْراً عَلٰى نُوْقٍ بِيْضٍ لَهَا اَجْنِحَةٌ قَدْ ذُلِّلَتْ مِنْ غَيْرِ مَهَانَةٍ وَ نُجِّبَتْ مِنْ غَيْرِ رِيَاضَةٍ اَعْنَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ اَحْمَرَ اَلْيَنُ مِنَ الْحَرِيْرِ لِكَرَامَتِهِمْ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.(۲)

یا علیؑ بے شک ہمارے شیعہ اپنے عیوب اور گناہوں کے باوجود جب روز قیامت اپنی قبروں سے نکلیں گے تو ان کے چہرے ایسے چمک رہے ہوں گے جیسے چودھویں رات میں چاند چمکتا ہے، ان سے تمام سختیاں دور کردی جائیں گی اور ان کی آمد کو آسان بنایا جائے گا، انھیں امن وامان عطا کیا جائے گا اور ان سے غم والم کو ہٹادیا جائے گا۔

---

(۱): مفتاح النجا بدخشی، ص ۶۲۔ ملحقات احقاق الحق، ج ۵، ص ۶۳۲۔
تحفۃ المحبین بدخشی، ص ۱۸۹ نقل از ابوایوب انصاری وعمار بن یاسر۔

(۲): مناقب ابن المغازلی، ص ۲۹۶، حدیث ۳۳۹۔ صواعق المحرقہ، ص ۲۳۰۔

لوگ ڈریں گے لیکن ان شیعوں کو کوئی خوف نہ ہوگا، لوگ محزون ہوں گے لیکن وہ شیعہ غم سے دور ہوں گے، ان کی جوتی کے تسمے سفید اونٹوں کے اوپر سے جگمگا رہے ہوں گے۔ اونٹوں کے پر ہوں گے جو بغیر سختی کے حرکت میں آجائیں گے اور بغیر کسی زحمت کے جنت تک پہنچادیں گے، ان کی گردنیں سرخ سونے کی ہوں گی، ریشم سے زیادہ نرم وگداز، یہ سب نعمتیں شیعوں کو اللہ کے نزدیک ان کی کرامت وفضیلت کے سبب میسّر ہوں گی۔

نوٹ: یہ سب نعمتیں، نوازشیں اور کرامتیں ان شیعوں کو میسّر آئیں گی جو صراط مستقیم پر ہوں گے اور صحیح معنیٰ میں اہل بیت علیہم السلام کے متبع اور اطاعت گزار ہوں گے۔

حدیث نمبر ۱۳۴:

يَا عَلِيُّ اِنَّ فِيكَ مَثَلًا مِنْ عِيسٰى، اَحَبَّهُ قَوْمٌ فَهَلَكُوْا فِيهِ، وَ اَبْغَضَهُ قَوْمٌ فَهَلَكُوْا فِيهِ، فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ: اَمَا يَرْضٰى مَثَلًا اِلَّا عِيسٰى !

فَنَزَلَتْ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا - اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ.(۱)

یا علیؑ تمھارے اندر عیسیٰ کی مثال موجود ہے، ایک گروہ نے ان سے محبت کی تو اس بارے میں ہلاک ہوگئے اور ایک گروہ نے بغض وکینہ کیا تو وہ بھی ہلاک ہوگئے۔ منافقوں نے یہ سن کر کہا کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علیؑ کے بارے میں عیسیٰ کے علاوہ کوئی اور مثال نہیں دے سکتے تھے، تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: (سورۂ زخرف: ۵۷)

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ.

(اے نبی) جب آپ کی قوم کے سامنے فرزندِ مریمؑ کی مثال پیش کی گئی تو آپ کی قوم کے لوگوں نے اس پر غل مچادیا۔

عیسائیوں نے انھیں بہ نگاہِ الفت دیکھا تو خدا کا بیٹا بنادیا اور ہلاکت میں پڑ گئے۔ اور یہودیوں نے دشمنی کی انتہا کردی کہ حضرت مریمؑ جو مادر عیسیٰ تھیں ان پر الزام لگادیا۔ اسی طرح حضرت علی علیہ السلام کی بازے غالیوں کا وجود شہود میں آیا اور نواصب اور خوارج، مارقین اور قاسطین پیدا ہوگئے۔

---

(۱): شواهد التنزیل، ج ۲، ص ۱۶۵۔

حدیث نمبر ۱۳۵:

یَا عَلِیُّ اِنَّ فِیْكَ مِنْ عِیسٰی علیه الصلاة و السلام مَثَلًا:

اِنَّ اللهَ جَعَلَ فِیْكَ مَثَلًا مِنْ عِیسَی ابْنِ مَرْیَمَ.

اَبْغَضَتْهُ الْیَهُوْدُ حَتّٰی بَهَتُوْا (اتَّهِمُوا) اُمَّهُ، وَ اَحَبَّهُ النَّصَارٰی حَتّٰی اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِیْ لَیْسَ بِهَا. حَتّٰی ادَّعُوْا فِیْهِ مَا لَیْسَ لَهُ بِحَقٍّ.(۱)

یا علیؑ بے شک تم میں عیسیٰ علیہ السلام جیسی مثال موجود ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھارے اندر عیسیٰ بن مریم جیسی مثال رکھ دی ہے۔

یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بغض وحسد کیا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر تہمت اور بہتان لگایا۔ اور جب نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت کی تو انھیں ایسی منزل پر اتار کر لے آئے جو ان کے لیے مناسب نہ تھی یہاں تک کہ ان کے بارے میں ایسی بات کا دعویٰ کر دیا جو ان کے لیے درست اور صحیح نہ تھی (یعنی انھیں خدا کا بیٹا کہہ دیا)۔

حدیث نمبر ۱۳۶:

یَا عَلِیُّ اِنَّكَ اَوَّلُ مَنْ یَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ فَتَدْخُلَهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ.(۲)

---

(۱): فضائل علیؑ، احمد بن حنبل، شمارہ ھای ۹۸، ۳۳۹، ۳۴۰۔ فضائل الصحابۃ، احمد بن حنبل ج ۲ ص ۶۴۰ مسند احمد حنبل، ج ۱، آخر مسند علی، ص ۲۵۸، شمارہ ۱۳۷۹، ۱۳۸۰۔ زیارات مسند احمد از عبد اللہ فرزندش۔ تاریخ کبیر بخاری، ج ۲، ص ۱ و ج ۳، ص ۲۸۱، چاپ دوم۔ مستدرک حاکم، فضائل الصحابہ، حافظ ابونعیم۔ مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۲۳ بہ نقل از علی۔ مناقب ابن مغازلی، ص ۷۱، شمارہ ۱۰۳۔
شواھد التنزیل جسکانہ، ج ۲، ص ۱۵۹ ذیل آیت ۵۷ سورۂ زخرف۔ مجمع الزوائد ھیثمی، ج ۹، ص ۱۳۳۔
فرائد السمطین حموینی، ج ۱، ص ۱۷۳۔ تاریخ ابن عساکر بخش امام علی، ج ۲، ص ۲۳۴، ۲۳۵۔
کنز العمّال، ج ۱۱، ص ۶۲۳، شمارہ ۲۳، ۳۳ بہ نقل از کامل ابن عدی۔
مستدرک حاکم، فضائل الصحابہ، حافظ ابونعیم۔ خصائص نسائی، ص ۲۷، شمارہ ۱۰۱۔

(۲): ریاض النضرہ، محب طبری، ج ۲، ص ۱۰۲ بہ نقل از مسند امام علی بن موسیٰ الرضا۔
مودۃ القربیٰ، مودہ نہم، ص ۲۸ در چاپ مندرج در ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۳۱۲، باتعبیر انك تقرع باب الجنۃ۔

یا علیؑ تم پہلے شخص ہو گے جو جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤ گے اور پھر اس میں بغیر حساب کے داخل ہو جاؤ گے۔

حدیث نمبر ۱۳۷:

يَا عَلِيُّ اِنَّكَ بَاقٍ بَعْدِيْ وَ مُبْتَلًى بِاُمَّتِيْ وَ مُخَاصَمٌ يَوْمِ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تَعَالٰى. (۱)

یا علیؑ تم میرے بعد زندہ رہو گے اور میری امت کی آزمائش میں مبتلا رہو گے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور روز قیامت امت کے بارے میں مخاصمہ (جھگڑا) کرو گے۔

یعنی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پیش گوئی فرمائی تھی کہ امت کی طرف سے حضرت علیؑ کو بڑی آزمائش میں ڈالا جائے گا۔خلافت غصب کی گئی، ان کی بیعت سے انکار کیا گیا اور تین جنگیں جمل، صفین اور نہروان ان پر تھوپی گئیں، وہ اس بارے میں روز قیامت اللہ سے مخاصمہ کریں گے۔

حدیث نمبر ۱۳۸:

يَا عَلِيُّ اِنَّكَ مُبْتَلًى بَعْدِيْ فَلَا تُقَاتِلَنَّ. (۲)

یا علیؑ یقیناً تم میرے بعد آزمائش میں ڈالے جاؤ گے تو دیکھو اس وقت تم قتال وجدال سے خود کو بچانا۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ کلام آنے والے حوادث اور پیش آنے والے واقعات کی نشان دہی کر رہا ہے، وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جن کا آغاز ہو گیا تھا خلافت پر قبضہ، خانۂ سیدہؑ کا احراق، حضرت علیؑ پر ظلم و زیادتی، حضرت محسنؑ کی شکم زہراؑ میں شہادت، امیر المومنینؑ نے ان تمام مظالم کے باوجود پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق صبر کیا اور گھر میں بیٹھ رہے اپنے حق کے لیے تلوار نہیں کھینچی لیکن جب زمام خلافت آپ کے ہاتھ میں

---

(۱): کنز العمّال، ج ۱۶، ص ۱۹۴، شمارہ ۴۴۲۱۶۔

(۲): کنوز الحقائق، ص ۲۰۲۔ ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۸۵، شمارہ ۱۵۷۔

آ گئی تو آپ پر مارقین، قاسطین اور ناکثین کی جانب سے جنگیں مسلط کر دی گئیں۔ جنگ جمل، جنگ صفین اور جنگ نہروان جن کے نام ہیں اور حضرت علیؑ کے راستے میں رکاوٹیں ڈالی گئیں تاکہ وہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو لوگوں تک نہ پہنچا سکیں۔اور صحیح دین نافذ نہ کر سکیں جیسا وہ کرنا چاہتے تھے۔لیکن اس کے باوجود ان کا نظام حکومت مثالی اور ان کا طرز حکمرانی نادر الوجود اور قابل مثال تھا۔

حدیث نمبر ۱۳۹:

یَا عَلِیُّ اِنَّکَ سَتَقْدَمُ عَلَی اللہِ وَ شِیْعَتُکَ رَاضِیْنَ وَ مَرْضِیِّیْنَ، وَ یَقْدَمُ عَلَیْهِ عَدُوُّکَ غِضَاباً مُقْمَحِیْنَ. (۱)

یا علیؑ یقیناً تم اور تمھارے شیعہ (پیروکار) اللہ کے حضور میں اس طرح وارد ہوؤ گے کہ تم خدا سے راضی اور خوشنود ہو گے اور خدا تم سے راضی اور خوش ہوگا اور دوسری طرف تمھارا دشمن اللہ کی بارگاہ میں اس طرح آئے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہوگا اور وہ ذلیل وخوار ہوگا۔

یہ حدیث امیر المومنین علی علیہ السلام کے وسیلے ہم تک پہنچی ہے۔جب بصرہ کی جنگ کے دوران کچھ سونے چاندی مال غنیمت کے طور پر حاصل ہوئے تو مولائے کائنات نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا: اے سونا اور چاندی مجھے فریب مت دو، جاؤ کسی اور کو فریب دینا، اہل شام کو فریب دو، وہ تمھاری حمایت کریں گے۔یہ گفتگو سننے والوں کا ناپسند آئی، انھوں نے ملنے کی خواہش ظاہر کی، حضرت نے اجازت مرحمت فرمائی، جب وہ آ گئے تو آپ نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے مخاطب ہو کر یہ فرمایا تھا۔اور آپ نے مندرجہ بلا حدیث کو نقل کیا۔

---

(۱): مجمع الزوائد ھیثمی، ج ۹، ص ۱۳۱ بہ نقل از اوسط طبرانی از علی۔
کنز العُمّال، ج ۱۳، ص ۱۵۶، شمارہ ۳۶۴۸۳ بہ نقل از معجم اوسط طبرانی۔
منتخب کنز العُمّال، چاپ حاشیہ مسند احمد حنبل ج ۵، ص ۵۲۔
ینابیع المودۃ، باب ۵۹، ج ۲، ص ۴۴۵، شمارہ ۲۲۶، چہار جلدی۔

حدیث نمبر ۱۴۰:

یَا عَلِیُّ، اِنَّکَ سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ، وَ اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ، وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ، وَ یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ.(۱)

یا علیؑ تم مسلمانوں کے سردار ہو اور متقین کے امام ہو اور خوب صورت اور سفید رنگت اور ٹانگ والے گھوڑوں کے قائد اور مومنین کے یعسوب ہو۔

(یعسوب: شہد کی مکھی کے سردار کو کہتے ہیں)

حضرت علیؑ نہایت تیز رفتار اور خوب صورت گھوڑے پر سوار ہو کر میدان جنگ میں دشمن سے مقابلے کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔

حدیث نمبر ۱۴۱:

یَا عَلِیُّ اِنَّکَ قَسِیْمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ اَنْتَ تَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ وَ تَدْخُلُ (تُدْخِلُ اَحِبَّائَکَ) بِغَیْرِ حِسَابٍ.(۲)

یا علیؑ بے شک تم ہی جنت اور جہنم کی تقسیم کرنے والے ہو، تم جنت کے دروازے کو کھٹکھٹاؤ گے اور بغیر حساب کے جنت میں جاؤ گے اور اپنے دوستوں کو جنت میں بغیر حساب کے داخل کرو گے۔

حدیث نمبر ۱۴۲:

یَا عَلِیُّ اِنَّکَ مُؤْمِنٌ، مُسْتَخْلِفٌ، وَ اِنَّکَ مَقْتُوْلٌ، وَ اِنَّ هٰذِهٖ مَخْضُوْبَةٌ مِنْ

---

(۱): مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۳۷۔ اخبار اصفہان، ج ۲، ص ۲۲۹۔
مناقب ابن مغازلی، ص ۶۵، شمارہ ۹۳۔

(۲): مناقب خوارزمی، ص ۲۹۴، شمارہ ۲۸۱، فصل ۱۹ بہ نقل از علی۔ مناقب ابن مغازلی، ج ۲، ص ۶۷، شمارہ ۹۷۔ الرّیاض النضرہ، ج ۲، ص ۱۰۲۔ فرائد السمطین حموینی، ج ۱، ص ۱۴۲، ۳۲۵۔
تاریخ دمشق، ابن عساکر بخش امام علیؑ، ج ۲، ص ۲۴۴۔ ینابیع المودة، ج ۱، ص ۲۴۹، باب ۱۶۔
مناقب المرتضویہ محمد صالح کشفی ترمذی، ص ۹۱ بہ نقل از سنن دار قطنی و صواعق ابن حجر۔
مفتاح النجا، محمد خان بدخشی، نسخہ مخطوط، ص ۴۶ ملحقات احقاق الحق، ج ۴، ص ۲۶۲۔

هٰذِهٖ يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ رَأْسِهٖ.(۱)

یا علیؑ بے شک آپ مومن ہیں اور میرے جانشین ہوں گے خلیفہ بنیں گے اور آپ کو قتل کر دیا جائے گا اور بے شک یہ خون میں رنگ دی جائے گی، یہاں سے یہاں تک یعنی ان کی ڈاڑھی اُن کے سر سے لے کر، یہ آپ نے اشارہ کر کے سمجھایا۔

حدیث نمبر ۱۴۳:

يَا عَلِيُّ اَنَّكَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِيْ.(۲)

یا علیؑ تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی الّا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر ۱۴۴:

يَا عَلِيُّ اِنَّكَ وَ الْاَوْصِيَاءَ مِنْ وُلْدِكَ اَعْرَافٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ عَرَفَكُمْ وَ عَرَفْتُمُوْهُ، وَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا مَنْ اَنْكَرَكُمْ وَ اَنْكَرْتُمُوْهُ.(۳)

یا علیؑ تم اور تمھاری اولاد میں آنے والے اوصیاء جنت وجہنم کے درمیان اعراف (رکاوٹ) بنے رہو گے، وہی شخص جنت میں داخل ہوگا جو تم کو پہچانتا ہے اور تم اسے پہچانتے ہو اور جہنم میں وہی جائے گا جس نے تمھارا انکار کیا ہوگا اور تم اسے پہچاننے سے انکار کر دو گے۔

حدیث نمبر ۱۴۵:

يَا عَلِيُّ اِنَّ لَكَ بَيْتاً (كَنْزاً) فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّكَ ذُوْ قَرْنَيْهَا.(۴)

---

(۱): کنوز الحقائق، ص ۲۰۳۔ کنز العمّال، ج ۱۳، ص ۱۳۶، باب فضل علی، شمارہ ۳۶۴۸۲ نقل از طبرانی و ابن عساکر۔ ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۸۶ بہ نقل از طبرانی۔

(۲): تاریخ دمشق، ابن عساکر، ج ۱، ص ۳۸۷، شمارہ ۴۵۱۔

(۳): ینابیع المودۃ، ص ۱۰۲، چاپ استانبول و ج ۱، ص ۳۰۴، چاپ اُسوہ۔

(۴): فضائل الصحابہ، احمد حنبل، ج ۲، ص ۶۴۸۔ بقایا صفحہ ۷۸ پر

یا علیؑ بے شک تمھارے لیے جنت میں ایک گھر (خزانہ) ہے اور تم ذوالقرنین ہو تم وہاں آمدورفت کر سکتے ہو۔

حدیث نمبر ۱۴۶:

یَا عَلِیُّ اِنَّ لَکَ فِی الْجَنَّةِ مَا لَوْ قُسِمَ عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ لَوَسِعَهُمْ.(۲)

یا علیؑ تمھارا حصّہ جنت میں وہ کچھ ہے کہ اگر اسے تمام اہل زمین پر تقسیم کر دیا جائے ان سب کے لیے اس میں گنجائش پیدا ہو جائے گی۔

حدیث نمبر ۱۴۷:

یَا عَلِیُّ اِنَّمَا اَنْتَ بِمَنْزِلَةِ الْکَعْبَةِ تُؤْتٰی وَلَا تَأْتِیْ فَاِنْ اَتَاکَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ فَسَلَّمُوْا اِلَیْکَ هٰذَا الْاَمْرَ فَاقْبَلْهُ مِنْهُمْ وَاِنْ لَمْ یَأْتُوْکَ فَلَا تَأْتِهِمْ.(۳)

یا علیؑ تم کعبہ جیسی منزلت رکھتے ہو اس کے پاس آیا جاتا ہے وہ کسی کے پاس نہیں جاتا، اگر قوم کے لوگ آپ کی خدمت میں آئیں اور یہ امر (خلافت) تمھارے سپرد کر دیں

---

(۱): پچھلے صفحے کا بقایا:
مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۲۳ بہ نقل از علی۔ مفردات القرآن، راغب اصفہانی، ص ۴۱۱، چاپ میمنہ مصر مناقب خوارزمی، فصل ۲۱، ص ۳۵۵، چاپ قم۔ ریاض النضرہ، محب طبری، ج ۲، ص ۲۱۰، چاپ مصر لسان العرب، ابن منظور، ج ۱۲، ص ۳۳۲، چاپ بیروت۔ تاریخ ابن عساکر دمشقی بخش امام علی۔
تلخیص المستدرک ذھبی ذیل مستدرک ج ۳، ص ۱۲۳۔ الزواجر، ابن حجر مکی ھیثمی، ج ۲، ص ۳، چاپ قاھرہ
مجمع بحار الانوار، محمد بن طاھر فتنی، ج ۳، ص ۱۵۶، چاپ نول کشور۔ اصابہ ابن حجر، ج ۲، ص ۲۶۶۔
کنز العُمّال، حنفی ہندی، ج ۵، ص ۴۶۸ بہ نقل از ابن مردویہ و ج ۱۱، ص ۶۲۷ بہ روایت از ابن شیبہ، احمد حنبل، ترمذی، حاکم و معرفۃ الصحابہ ابونعیم۔ فردوس دیلمی، ج ۵، ص ۳۱۹، شمارہ ۸۳۱۲۔

(۲): الفضائل علامہ سمعانی بہ نقل مناقب مخطوط عبداللہ شافعی، ص ۴۳ با تعبیر العلی من الثواب۔
ملحقات احقاق الحق، ج ۶، ص ۱۷۰۔ ارجح المطالب امرتسری، ص ۶۶۵، چاپ لاہور۔
الریاض النضرہ، محب طبری، ج ۲، ص ۲۱۰، چاپ قدیم بہ نقل از ابوسعید خذری۔

(۳): الفردوس دیلمی، ج ۵، ص ۳۱۵، شمارہ ۸۳۰۰ بہ نقل از علی۔ فصول المھمہ، ابن صباغ مالکی، ص ۱۲۶

تم ان کی جانب سے قبول کرلو اور اگر انھیں تمھاری جستجو نہ ہو تو پھر تم بھی اُن کے پاس نہ جاؤ۔

حدیث نمبر ۱۴۸:

يَا عَلِيُّ اِنَّمَا خَلَّفْتُكَ عَلٰى اَهْلِيْ ،اَ مَا تَرْضَى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسٰى غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ.(۱)

یہ بھی عبارت ہے:

يَا عَلِيُّ اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسٰى.

یا علیؑ بے شک میں نے تم کو اپنے اہل پر جانشین مقرر کیا ہے، کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے حاصل تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

غزوۂ تبوک پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہوئے تو آپ نے حضرت علیؑ کو مدینۂ منورہ میں اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا اور اس وقت یہ فرمایا تھا، جسے بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر ۱۴۹:

يَا عَلِيُّ اِنَّ مَنْ اَحَبَّكَ وَ تَوَلَّاكَ اَسْكَنَهُ اللهُ الْجَنَّةَ مَعَنَا.

تَلَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَ نَهَرٍ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُقْتَدِرٍ.(۲)

(سورہ قمر آیت ۵۴، ۵۵)

یا علیؑ بے شک جو تم سے محبت کرے گا اور تمھیں دوست رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ہمارے ساتھ جنت میں ٹھہرائے گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیۂ وافی ہدایہ کی تلاوت

---

(۱): خصائص نسائی، ص ۱۴، چاپ مصر، حدیث ۴۳ بہ نقل از سعد بن ابی وقاص۔
مسند ابویعلی موصلی، ج ۲، شمارہ ۷۳۸۔ تاریخ دمشق، ج ۱، ص ۳۲۴۔

(۲): مناقب خوارزمی، ص ۲۷۶، شمارہ ۳۵۹ بہ نقل از جابر۔
ینابیع المودۃ ھمدانی، باب ۴۴، ص ۳۹۵ بہ نقل از جابر۔

فرمائی: یقیناً متقین باغات اور نہروں کے درمیان ہوں گے، سچائی کی منزل میں اس بادشاہ کے نزدیک جو ہر شے کا مالک اور با اقتدار ہے۔

امیر المومنین اور امام المتقین سے محبت کرنے والے اور ان سے تولاّ کرنے میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک جنت اور اس کی نعمتوں سے فیض یاب ہوں گے۔ اور اُن کی منزل حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فخر موجودات کے ساتھ ہوگی۔

حدیث نمبر ۱۵۰:

یَا عَلِیُّ سَیُولَدُ لَکَ وَلَدٌ بَعْدِیْ قَدْ نَحَلْتُهُ اسْمِیْ وَ کُنِّیَتِیْ.(۱)

یا علیؑ میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد تمھارا ایک بیٹا ہوگا میں نے جس کے لیے اپنے نام اور اپنی کنیت کا انتخاب کیا ہے۔

یہ حدیث مزید تین اسناد سے وارد ہوئی ہے کہ جو حضرت علی علیہ السلام کے فرزند محمد بن حنفیہ کے لیے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اور کنیت کسی اور کے لیے حلال اور جائز نہیں ہے، کہ ان سے بیک وقت استفادہ کرے۔

حدیث نمبر ۱۵۱:

یَا عَلِیُّ اِنَّهُ قَدْ جَاءَ مَا وُعِدْتُ بِهِ جَاءَ الْفَتْحُ وَ دَخَلَ النَّاسُ فِیْ دِیْنِ اللهِ اَفْوَاجاً وَ اِنَّهُ لَیْسَ اَحَدٌ اَحَقَّ مِنْكَ بِمَقَامِیْ، لِقِدَمِكَ فِی الْاِسْلَامِ وَ قُرْبِكَ مِنِّیْ وَ صِهْرِكَ وَ عِنْدَكَ سَیِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ وَ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا کَانَ مِنْ بَلَاءِ اَبِیْ طَالِبٍ عِنْدِیْ حِیْنَ نُزُوْلِ الْقُرْآنُ، فَاَنَا حَرِیْصٌ عَلٰی اَنْ اُرَاعِیَ ذٰلِكَ لِوَلَدِهٖ.(۲)

---

(۱): الفردوس دیلمی، ج ۵، ص ۳۱۸، شمارہ ۸۳۰۸۔

کنز العمّال، ج ۱۲، ص ۱۲۹، شمارہ ۳۴۳۲۹ بہ نقل از ابن عساکر دمشقی از علی۔

(۲): شرح ابن ابی الحدید، ج ۹، ص ۱۷۴ بہ نقل از تفسیر ثعلبی۔

کنز العمّال، ج ۲، ص ۵۵۹، شمارہ ۴۷۲۶ مضمون میں قدرے اختلاف۔

یا علیؑ وہ کچھ آچکا ہے مجھ سے جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ فتح و کامرانی آ گئی اور دین میں لوگ جوق در جوق داخل ہونے لگے۔ اور اے علیؑ تم سے زیادہ کوئی شخص میرا جانشین بننے کا حق دار نہیں ہے۔ اس لیے کہ تم سب سے پہلے مسلم ہو، تمھارا اسلام قدیمی ہے۔ تمھیں مجھ سے قربت حاصل ہے، تم میرے داماد ہو اور تمھارے پاس سیدہ نساء العالمین (زوجہ کی حیثیت سے) ہے۔ اور اس سے پہلے نزولِ قرآن کے وقت میرے پاس (تمھارے والد) حضرت ابو طالبؑ کے احسانات تھے، میری یہ تمنا ہے کہ تمھاری اولاد کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ خطاب سورۃ النصر کی جانب اشارہ ہے جو قرآن کریم کا نزولی اعتبار سے آخری سورہ ہے: ''إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ''جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح و کامرانی کی بشارت دی گئی ہے۔

حدیث نمبر ۱۵۲:

یَا عَلِیُّ إِنَّهُ لَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ إِلَّا أَنَا وَ أَنْتَ.(۱)

یا علیؑ اس فریضۂ رسالت کو میری جانب سے کوئی ادا نہیں کرے گا سوائے میرے یا تمھارے۔

اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کو حج کا امیر بنا کر بھیجا اور سورۂ برأت کی کچھ آیتیں بھی ان کے سپرد کیں کہ وہ انھیں مکّہ والوں کو پڑھ کر سنا دیں، کہ ان لوگوں کو برہنہ طواف کرنے اور حج کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور حالتِ نجاست و شرک میں مسجد الحرام میں جانا منع ہے۔

جب ابو بکرؓ مسلمانوں کے ساتھ روانہ ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی

---

(۱): در المنثور سیوطی، ج ۳، ص ۲۰۹ بہ نقل از ابن حیان و ابن مردویہ۔
فتح الباری، ابن حجر، ج ۸، ص ۲۵۶۔
روح المعانی، الوسی، ج ۳، ص ۲۶۸، در چاپ میریہ، ج ۱۰، ص ۴۰۔

کہ (یَا عَلِیُّ اِنَّہٗ لَا یُؤَدِّیْ عَنِّیْ اِلَّا اَنَا وَ اَنْتَ) کہ یا علیؑ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے کہ سورۂ برأت کے اس حصے کو یا تو میں مشرکین کے سامنے پیش کروں یا تم اس کام کو انجام دو۔ لہٰذا حضرت علیؑ نے حضرت ابوبکرؓ سے اس سورے کو لے کر خود اعلان فرمایا۔

مرحوم علامہ امینی نے اپنی کتاب الغدیر (ج ۲،ص ۳۱۲۸) میں اس قضیہ کو نقل کیا ہے اور ۷۳ حوالے دیئے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۵۳:

یَا عَلِیُّ اِنَّہٗ مَنْ فَارَقَنِیْ فَقَدْ فَارَقَ اللّٰہَ وَ مَنْ فَارَقَكَ (یَا عَلِیُّ) فَقَدْ فَارَقَنِیْ.(۱)

یا علیؑ جو بھی مجھ سے علاحدگی اختیار کرے گا وہ اللہ سے جدا ہو جائے گا اور اے علیؑ جو آپؑ سے جدا ہوگا گویا کہ وہ مجھ سے جدا ہو گیا۔

حدیث نمبر ۱۵۴:

یَا عَلِیُّ اِنَّہٗ یَحِلُّ لَكَ فِی الْمَسْجِدِ مَا یَحِلُّ لِیْ وَ اَنَّكَ (اَ لَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ) مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ.(۲)

---

(۱): فضائل الصحابہ، احمد حنبل، ج ۲،ص ۵۷۰،شمارہ ۹۶۲ بہ نقل از ابوذرؓ۔
مستدرک حاکم، ج ۳،ص ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۶ با اعتراف بہ صحت حدیث۔
مناقب ابن مغازلی، ص ۲۴۱،شمارہ ۲۸۸ وص ۳۷۹،شمارہ ۳۲۴۰۔
فرائد السمطین حموینی، ج ۱،ص ۳۰۰۔ تاریخ ابن عساکر بخش امام علی، ج ۲،ص ۲۶۸،شمارہ ۷۹۶۔
میزان الاعتدال ذھبی، ج ۲،ص ۱۸،شمارہ ۲۶۳۸۔ جمع الفوائد شوکانی، ج ۲،ص ۲۱۲۔
مجمع الزوائد ھیثمی، ج ۹،ص ۱۳۵۔ ینابیع المودۃ، باب بیستم، ج ۱،ص ۲۷۲، چاپ اُسوہ بہ نقل از جمع الفوائد۔ آل بیت الرسولؐ، ز کتر عبدالمصطفیٰ امین قلعجی،ص ۱۹۳، چاپ قاھرہ۔
ملحقات احقاق الحق، ج ۲۳،ص ۵۸۔

(۲): تاریخ دمشق، ابن عساکر بخش امام علی، ج ۱،ص ۲۹۰،شمارہ ۲۲۹،ص ۲۹۱،شمارہ ۳۳۰ با سند از جابر بن عبداللہ انصاری۔ مناقب خوارزمی،ص ۱۰۹،شمارہ ۱۱۶۔ ینابیع المودۃ، ج ۱،ص ۱۶۰، چاپ اُسوۃ

یا علیؑ تمھارے لیے مسجد میں ان تمام امور کی اجازت ہے جو مجھے حاصل ہیں یعنی تمھارے لیے وہ سب کچھ حلال ہے جو میرے لیے حلال ہے اور یہ کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارون کو موسیؑ سے تھی۔

حدیث نمبر ۱۵۵:

يَا عَلِيُّ إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي وَ أَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي. (۱)

یا علیؑ میں تمھارے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو میں اپنی ذات کے لیے پسند کرتا ہوں اور تمھارے لیے اسی چیز کو ناپسندیدہ قرار دیتا ہوں جو میں اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں۔

حدیث نمبر ۱۵۶:

يَا عَلِيُّ إِنِّي رَاضٍ لَكَ مَا أَرْضَ لِنَفْسِي. (۲)

یا علیؑ میں تمھارے لیے اسی چیز کو پسندیدہ قرار دیتا ہوں جو میں خود اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔

حدیث نمبر ۱۵۷:

يَا عَلِيُّ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي فِيكَ خَمْسَ خِصَالٍ فَأَعْطَانِي.

أَمَّا أَوَّلُ فَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ تَنْشَقَّ عَنِّي الْأَرْضُ وَ أَنْفُضَ التُّرَابُ عَنْ رَأْسِي وَ أَنْتَ مَعِي

وَ أَمَّا الثَّانِيَةُ فَسَأَلْتُهُ رَبِّي أَنْ يُوقِفَنِي عِنْدَ كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَ أَنْتَ مَعِي فَأَعْطَانِي.

وَ أَمَّا الثَّالِثَةُ فَسَأَلْتُهُ رَبِّي أَنْ يَجْعَلَكَ حَامِلَ لِوَائِي- وَ هُوَ لِوَاءُ اللهِ

---

(۱): مسند احمد حنبل، ج۱، ص ۱۳۶۔ فرائد السمطین حموینی، ج۱، ص ۲۱۶، شمارہ ۱۶۸۰، از علی۔
کنز العمّال، ج۸، ص ۱۹۶، شمارہ ۲۲۵۲۹۔
ینابیع المودۃ، چاپ نجف، ص ۲۹۹ بہ نقل از مودۃ القربیٰ ہمدانی، مودہ ششم۔

(۲): فردوس دیلمی، ج۵، ص ۳۲۵، شمارہ ۸۳۲۲۔

الْاَكْبَرُ-عَلَيْهِ الْمُفْلِحُوْنَ الْفَائِزُوْنَ بِالْجَنَّةِ فَاَعْطَانِیْ.
وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ تَسْقِیَ اُمَّتِیْ مِنْ حَوْضِیْ فَاَعْطَانِیْ.
وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ فَسَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ یَجْعَلَكَ قَائِدَ اُمَّتِیْ اِلَی الْجَنَّةِ فَاَعْطَانِیْ.
فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ بِهٖ عَلَیَّ.(۱)

یا علیؑ میں نے رب سے تمھارے بارے میں پانچ خوبیوں کا سوال کیا تو خداوند عالم نے مجھے وہ عطا فرمادیں:

پہلی بات: میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ جب قبر کی زمین شق ہو اور میرے سر سے مٹّی گر رہی ہو تو ایسے عالم میں تم میرے ساتھ رہو۔

دوسری بات: میں نے سوال کیا کہ خداوند عالم جب مجھے ترازو کے پلڑے کے پاس ٹھہرائے تو اس وقت تم میرے ساتھ ہو، اللہ نے یہ مجھے عطا کردیا۔

تیسری بات: میں نے رب سے التجا کی کہ وہ تم کو میرا پرچم بردار قرار دے اور وہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا پرچم ہے فلاح پانے والے اور جنت میں کامیابی کے ساتھ جانے والے اس پرچم کے ساتھ ہوں گے۔ تو اللہ نے مجھے وہ عطا کردیا۔

اور چوتھی بات: تو میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ تم میری اُمّت کو میرے حوض سے سیراب کرو، اللہ نے مجھے وہ بھی عطا کردیا۔

اور پانچویں بات: میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ وہ تم کو میری امت کا قائد (رہنما) بنادے جنت کی طرف، اللہ نے یہ بھی مجھے عطا فرمادیا تمام ترحمد اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ پر یہ کرم واحسان کیا ہے۔

---

(۱): فائد السمطین، ص ۱۰۵، شمارہ ۵۷ بہ نقل از علی۔ الروضۃ الندیّہ کحلانی، ص ۲۵۳۔
مناقب خطیب خوارزمی، ص ۲۰۳، ۲۹۳، چاپ قم، حدیث ۲۸۰۔
کنز العُمّال، ج ۱۳، ص ۱۵۲، شمارہ ۳۶۴۷۶ و در چاپ قدیم، ج ۶، ص ۴۰۲۔

حدیث نمبر ۱۵۸:

يَا عَلِيُّ أُوتِيتَ ثَلَاثًا لَمْ يُؤْتَهُنَّ أَحَدٌ وَلَا أَنَا:
أُوتِيتَ صِهْرًا مِثْلِي وَلَمْ أُوتَ أَنَا مِثْلُكَ،
وَأُوتِيتَ صِدِّيقَةً مِثْلَ ابْنَتِي وَلَمْ أُوتَ مِثْلَهَا زَوْجَة،
وَأُوتِيتَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مِنْ صُلْبِكَ وَلَمْ أُوتَ مِنْ صُلْبِي مِثْلَهُمَا،
وَلَكِنَّكُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْكُمْ. (۱)

یا علیؑ تم کو ایسی تین چیزیں عطا کی گئیں ہیں جو کسی کو نہیں دی گئیں حتیٰ کہ مجھے بھی نہیں، تم میرے جیسے شخص کے داماد بنے اور میں کسی ایسے شخص کا داماد نہیں بنا اور تمھیں میری بیٹی صدیقہ جیسی ہمسر ملی اور مجھے اس جیسی زوجہ نہیں ملی اور تمھیں تمھارے صلب سے حسنؑ وحسینؑ جیسے فرزند عطا ہوئے اور میرے صلب سے مجھے ایسے فرزند نہیں ملے لیکن اس کے باوجود تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔

حدیث نمبر ۱۵۹:

يَا عَلِيُّ إِيَّاكَ وَالرَّأْيَ فَإِنَّ الدِّينَ مِنَ اللهِ وَالرَّأْيَ مِنَ النَّاسِ. (۲)

یا علیؑ رائے زنی سے اجتناب کرو (یعنی دین کے معاملے میں اپنا نظریہ پیش کرنا) اس لیے کہ دین اللہ کی جانب سے ہے اور رائے انسانوں کی طرف سے ہوتی ہے۔

حدیث نمبر ۱۶۰:

يَا عَلِيُّ، بِأَبِي أَنْتَ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَعَكَ مَنْ لَا يَخْذُلُكَ، هٰذَا جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِكَ بِيَدِهِ سَيْفٌ، لَوْ ضَرَبَ بِهِ الْجِبَالَ لَقَطَعَهَا، فَاسْتَبْشِرْ

---

(۱): شرف النبی جز کوشی (ملحقات احقاق الحق، ج ۴، ص ۴۴۴۔ مقتل الحسین خوارزمی، ص ۱۰۹۔ مناقب خوارزمی، فصل ۱۹، حدیث ۲۸۵، چاپ قم۔ نظم درفرائد السمطین، زرندی حنفی، ص ۱۱۳۔ فرائد السمطین، ج ۱، ص ۱۴۲۔

(۲): فردوس دیلمی، ج ۵، ص ۳۱۴، شمارہ ۸۲۹۷ بہ نقل از قیس بن طلق۔

بِالرِّضْوَانِ وَ الْجَنَّةِ، يَا عَلِيُّ، إِنَّكَ سَيِّدُ الْعَرَبِ، وَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ(۱)۔

جب حضرت علی علیہ السلام غزوۂ خیبر کے دن میدان جنگ میں روانہ ہونے کی تیاری کر رہے تھے تو اس وقت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یا علیؑ میرے باپ تم پر فدا ہو جائیں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم تمھارے ساتھ وہ ہے جو تمھیں تنہا نہیں چھوڑے گا۔ یہ جبرئیلؑ ہیں تمھارے دائیں جانب، ان کے ہاتھ میں تلوار ہے اگر وہ اس تلوار سے پہاڑ پر ضربت لگائیں تو اسے کاٹ ڈالیں، لہٰذا تمھیں رضوان اور جنت کی بشارت ہو، یا علیؑ تم سیّد العرب (عرب کے سردار) ہو اور میں اولاد آدم کا سردار ہوں۔

حدیث نمبر ۱۶۱:

يَا عَلِيُّ بَخٍّ بَخٍّ مَنْ مِثْلُكَ وَ الْمَلَائِكَةُ مُشْتَاقٌ إِلَيْكَ وَ الْجَنَّةُ لَكَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْصِبُ لِي مِنْبَرٌ مِنْ نُورٍ وَ لَكَ مِنْبَرٌ مِنْ نُورٍ وَ لِإِبْرَاهِيمَ مِنْبَرٌ مِنْ نُورٍ، فَتَجْلِسُ عَلَيْهِ وَ إِذَا مُنَادٍ يُنَادِي بَخٍّ بَخٍّ مَنْ وَصِيٍّ بَيْنَ حَبِيبٍ وَ خَلِيلٍ، ثُمَّ أُوتِيَ بِمَفَاتِيحِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ فَأَدْفَعُهَا إِلَيْكَ.(۲)

یا علیؑ مبارک ہو مبارک ہو تم جیسا کون ہے؟ فرشتے تمھارے مشتاق ہیں اور جنت تمھارے لیے تیار ہے۔ جب قیامت کا دن ہوگا میرے لیے نور کا ایک منبر نصب کیا جائے گا اور تمھارے لیے بھی نور کا ایک منبر ہوگا اور ابراہیمؑ کے لیے بھی نور کا ایک منبر ہوگا اور تم اس منبر پر جلوہ افروز ہوگے کہ اتنے میں منادی ندا دے گا: (بَخٍّ بَخٍّ مِنْ وَصِيٍّ بَيْنَ حَبِيبٍ وَ

(۱): میزان الاعتدال ذھبی، ج ۴، ص ۱۱۵ ذیل نام مسیّب بن عبد الرحمٰن تابعی۔
لسان المیز ان ابن حجر، ج ۶، ص ۲۶ و در چاپ دیگر ۳۹ نیز ذیل نام مسیب بن عبد الرحمٰن نقل از حذیفہ
سیرت حلبیّہ، ج ۳، ص ۳۷، چاپ مصر

(۲): مودة القربیٰ، مودہ ۹، چاپ مندرج در ینابیع المودة، ص ۲۵۶، استانبول و ج ۲، ص ۳۱۰، چاپ اُسوہ۔ مناقب المرتضویہ۔ مولوی محمد صالح کشفی حنفی ترمذی، ص ۱۲۰، چاپ بمبئی

خَلِيْل) مبارک ہو مبارک ہو کہ ایسا وصی جو حبیب وخلیل کے درمیان تشریف رکھتا ہے۔ پھر میرے پاس جنت اور جہنّم کی کنجیاں لائی جائیں گی اور میں انھیں تمھارے سپرد کردوں گا۔

حدیث نمبر ۱۶۲:

يَا عَلِيُّ بَشِّرْ شِيْعَتَكَ اَنَّا الشَّفِيْعُ (لَهُمْ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقْتًا لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا شَفَاعَتِي.(۱)

یا علیؑ تم اپنے شیعوں کو خوش خبری دے دو کہ میں روز قیامت ایسے وقت ان کی شفاعت کروں گا جس روز نہ تو مال فائدہ پہنچائے گا اور نہ ہی اولاد کسی کام آئے گی سوائے میری شفاعت کے۔

حدیث نمبر ۱۶۳:

يَا عَلِيُّ بِكَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ مِنْ بَعْدِي.(۲)

یا علیؑ میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد ہدایت حاصل کرنے والے تمھارے ذریعے سے ہدایت یافتہ ہوں گے۔

حدیث نمبر ۱۶۴:

يَا عَلِيُّ بِنَا فَتَحَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَبِنَا يَخْتِمُهُ.(۳)

یا علیؑ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہی ذریعے سے اسلام کے کام کا آغاز کیا اور ہمارے ہی وسیلے سے وہ پایۂ تکمیل تک پہنچے گا۔

---

(۱): مودة القربیٰ، چاپ مندرج در ینابیع المودة، باب ۵۶، ص ۲۵۷، چاپ استانبول بہ نقل از علیؑ و ج ۲، ص ۳۱۲، چاپ اُسوہ

(۲): تفسیر ثعلبی (ملحقات احقاق الحق، ج ۴، ص ۳۰۰)۔ تفسیر فتح البیان صدیق حسن خان حنفی ملک بھوپال ہند، ج ۵، ص ۹۷، چاپ بولاق مصر۔ بلوغ الامانی، شیخ احمد ساعاتیشافعی مصری، چاپ مصر ذیل کتاب الفتح الربانی، ج ۱۸، ص ۱۸۴، ذیل حدیث ۳۱۵ (ملحقات احقاق الحق، ج ۴، ص ۳۰۳) و دیگر مصدر و منابع مندرج در احقاق الحق یا کمی اختلاف در الفاظ۔

(۳): کنز العمّال، ج ۱۶، حدیث شمارہ ۴۴۲۱۶، ص ۱۸۳ تا ۱۹۷۔

حدیث نمبر ۱۶۵:

يَا عَلِيُّ تَخَتَّمْ بِالْيَمِينِ تَكُنْ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ: قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَ مَا الْمُقَرَّبُونَ؟ قَالَ جَبْرَئِيلُ وَ مِيكَائِيلُ. قَالَ فَبِمَ أَتَخَتَّمُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ بِالْعَقِيقِ الْأَحْمَرِ فَإِنَّهُ أَقَرَّ لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلِي بِالنُّبُوَّةِ وَلَكَ بِالْوَصِيَّةِ وَلِوُلْدِكَ بِالْإِمَامَةِ وَلِمُحِبِّيكَ بِالْجَنَّةِ وَلِشِيعَةِ وُلْدِكَ بِالْفِرْدَوْسِ.(۱)

یا علیؑ تم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنو تا کہ مقربین میں تمھارا شمار ہو۔ انھوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقربین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جبرئیلؑ ومیکائیلؑ۔ علیؑ نے پوچھا کہ میں کونسی انگوٹھی پہنوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ فرمایا: عقیق احمر اس لیے کہ یہ وہ پہاڑ ہے جس نے اللہ کی وحدانیت کا اقرار کیا اور میری نبوت کا بھی اقرار کیا ہے اور تمھاری وصایت اور تمھاری اولاد کی امامت اور تمھارے مُحِبّین کے جنّتی ہونے اور تمھاری اولاد کے شیعوں کے فردوس میں جانے کا اقرار کیا ہے۔

حدیث نمبر ۱۶۶:

يَا عَلِيُّ، تَدْرِي مَنْ أَشْقَى الْأَوَّلِينَ؟

قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

قَالَ: عَاقِرُ النَّاقَةِ.

قَالَ: وَتَدْرِي مَنْ أَشَرُّ. (وَقَالَ مَرَّةً: أَشْقَى الْآخِرِينَ؟)

قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.

قَالَ: قَاتِلُكَ.(۲)

---

(۱): مناقب خوارزمی، فصل نوزدہم، ص ۳۲۶، حدیث ۳۳۵ بہ نقل از سلمان فارسی۔
مناقب ابن مغازلی، ص ۲۸۱۔

(۲): فضائل الصحابہ، احمد حنبل، ج ۲، ص ۵۶۶، شمارہ ۹۵۳۔ مسند احمد حنبل، ج ۴، ص ۲۶۳۔
خصائص نسائی، ص ۳۹۔ الکنی دولابی، ج ۲، ص ۱۶۳۔ مجمع الصحابہ بغوی۔ طبقات ابن سعد، ج ۳، ص ۳۵
مجمع الزوائد ھیثمی، ج ۹، ص ۱۳۶ نقل از احمد وطبرانی وبزار۔

یا علیؑ کیا تم جانتے ہو کہ پہلے زمانے کا بد بخت ترین شخص کون تھا؟

میں نے کہا: کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کا زیادہ علم ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ جس نے ناقہ (صالح) کو ذبح کیا تھا۔

پھر فرمایا: اور اے علیؑ کیا تمھیں علم ہے کہ سب سے زیادہ بد بخت کون ہے؟

اور دوسری مرتبہ فرمایا: آخری زمانے کا بد بخت ترین شخص؟

میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بارے میں زیادہ علم رکھتے ہیں۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ تمھارا قاتل۔

(یعنی ابن ملجم مرادی جو نہروان کے خوارج میں سے تھا)

حدیث نمبر ۱۶۷:

يَا عَلِيُّ جَزَاكَ اللهُ وَ الْإِسْلَامُ خَيْراً. فَكَّ اللهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ. (۱)

یا علیؑ اللہ اور اسلام تمھیں جزائے خیر عطا کریں۔ اور جہنّم کے رابطے سے تمھیں ہر طرح کا چھٹکارا مل جائے جس طرح تم نے اپنے برادر مسلم کو جہنّم سے چھٹکارا دلایا ہے۔

اس حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھانا چاہ رہے تھے لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتا چلا کہ یہ شخص مقروض ہے تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا، حضرت علی علیہ السلام نے اس کے قرض ادا کرنے کی ذمّہ داری قبول فرمالی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ عمل دیکھ کر حضرت علیؑ کی ان الفاظ کے ذریعہ تجلیل فرمائی۔

حدیث نمبر ۱۶۸:

يَا عَلِيُّ حَدِّثْهُمَا مَا كَانَ مِنْكَ فِي لَيْلَتِكَ. (۲)

---

(۱): کنز العمّال، ج ۶، ص ۲۳۹، شمارہ ۱۵۵۲۱، ۱۵۵۲۲، وص ۲۴۳، شمارہ ۱۵۵۳۲ وص ۲۴۶، شمارہ ۱۵۵۴۱

(۲): مناقب ابن المغازلی ص ۹۵، شمارہ ۱۳۹ و مصادر مندرج در یاورقی الاشراف علیٰ مناقب الاشراف ابن سوید تکرینی ذیل شرح حال علیؑ۔ مناقب خوارزمی، ص ۳۰۴، شمارہ ۳۰۰۔ کفایۃ الطالب کنجی، باب ۲۷، ص ۲۹۰

یا علیؑ شب کے وقت جو معاملہ تمھارے ساتھ پیش آیا اس کو اِن دونوں حضرات (حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ) سے بیان کرو۔

مالک بن انس سے مروی ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر اور عمر سے کہا کہ تم علیؑ کی خدمت میں جاؤ کہ رات کے وقت ان کے ساتھ جو معاملہ پیش آیا وہ تمھیں بتلائیں میں بھی تمھارے پیچھے پیچھے آرہا ہوں۔

پس ابوبکر اور عمر حضرت علیؑ کی تلاش میں روانہ ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ وہ حضرت علیؑ کے گھر کے دروازہ پر پہنچے اور اُن سے ملاقات کی اجازت طلب کی، علیؑ گھر سے باہر تشریف لائے اور ان سے پوچھا کیا کوئی خاص بات ہے۔ ابوبکر نے کہا نہیں ایسا نہیں ہے کوئی نئی بات نہیں البتہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور عمر کو حکم دیا ہے کہ علیؑ کے پاس جاؤ کہ وہ تمھیں رات کو پیش آنے والے واقعے سے آگاہ کریں۔

ابھی یہ بات ہورہی تھی کہ اتنے میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف لے آئے اور علیؑ سے فرمایا۔ اے علیؑ تم ان دونوں کو اس واقعے سے آگاہ کردو جو شب کو تمھارے ساتھ پیش آیا ہے۔ علیؑ نے فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بتاتے ہوئے شرم آتی ہے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم حقیقت سے آگاہ کردو کیوں کہ خداوند عالم حق بات کو بیان کرتے ہوئے حیا نہیں کرتا۔

پھر حضرت علی علیہ السلام نے بیان کرنا شروع کیا۔ مجھے طہارت کے لیے پانی درکار تھا۔ رات گزری جارہی تھی اور صبح نمودار ہوا چاہتی تھی مجھے یہ ڈر تھا کہ کہیں میری نماز قضا نہ ہوجائے لہٰذا میں نے پانی کی تلاش میں حسنؑ کو ایک طرف اور حسینؑ کو دوسری طرف روانہ کیا کہ وہ پانی تک پہنچ جائیں اور میری مشکل آسان ہوجائے انھیں آنے میں دیر لگی اور میں غمگین وملول وحزین ہوگیا۔

ایسے عالم میں مَیں نے کیا دیکھا کہ کمرے کی چھت میں ایک شگاف پیدا ہوا اور ایک ڈول جس میں رسی بندھی ہوئی تھی چھت سے نیچے آیا اور جب وہ زمین پر آیا تو میں نے اس

کی رسی کھولی میں نے دیکھا کہ وہ پانی سے بھرا ہوا ہے۔ میں نے اس پانی سے طہارت کے آداب پورے کیے اور جب میں نے اس کی طرف دیکھا تو ڈول دوبارہ رسی سے متصل ہوکر اوپر جانے لگا اور کمرے کی فضاؤں سے نکل کر چلا گیا اور چھت کا شگاف باہم مل گیا۔ اب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کی طرف رُخ کرکے فرمایا: یہ ڈول جنت سے آیا، پانی نہر کوثر کا تھا اور اس کی رسّی بہشت کے استبرق سے تیار کی گئی تھی۔ اے علیؑ تم جیسا کون ہے کہ رات کے وقت اس سے ایسا معاملہ پیش آیا ہو اور جبرئیلؑ جس کی خدمت کے لیے موجود ہو۔

ینابیع المودۃ میں یہ بیان قدرے مختلف ہے لیکن سب کا مقصد ایک جیسا ہے۔

حدیث نمبر ۱۶۹:

یَا عَلِیُّ حَسْبُكَ اَنْ لَیْسَ لِمُحِبِّكَ حَسْرَةٌ عِنْدَ مَوْتِهِ وَ لَا وَحْشَةٌ فِیْ قَبْرِهِ وَلَا فَزَعٌ یَوْمِ الْقِیَامَةِ.(۱)

یا علیؑ تمھارے لیے یہی کافی ہے کہ تمھارے محبّین (چاہنے والوں) کے لیے ان کے مرتے وقت کوئی حسرت نہ ہوگی اور انھیں قبر میں کوئی وحشت نہیں ہوگی اور انھیں قیامت کے دن کسی قسم کا خوف اور ڈر نہ ہوگا۔

حدیث نمبر ۱۷۰:

یَا عَلِیُّ حَقُّكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ کَحَقِّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهِ.(۲)

یا علیؑ تمھارا حق مسلمانوں پر ویسا ہی ہے جیسا باپ کا حق اپنی اولاد پر ہوتا ہے۔

باپ کی اطاعت اولاد پر واجب و لازم ہے۔ اسی طرح مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت کریں اور اُن کا حکم تسلیم کریں جس طرح اولاد اپنے باپ کا حکم مانتی ہے اور اس کا احترام کرتی ہے۔

---

(۱): مودۃ القربیٰ، مودہ نہم، ص ۲۷، چاپ لاہور در چاپ مندرج در ینابیع المودۃ، ج و، ص ۳۱۲ نقل از عایشہ۔

(۲): مناقب ابن مغازلی، ص ۴۷، شمارہ ۷۔ ینابیع المودۃ، باب ۴۱، ج ۱، ص ۳۶۹، چاپ اُسوہ۔

حدیث نمبر ۱۷۱:

يَا عَلِيُّ خُذْ هٰذِهٖ فَانْطَلِقْ بِهَا، فَانْطَلَقَ بِهَاحَتّٰى فَتَحَ اللهُ خَيْبَرَ(۱)

اے علیؑ یہ پرچم لواور اسے لے کرخیبر کی جانب روانہ ہوجاؤ،علی علیہ السلام پرچم لے کر روانہ ہوئے، یہاں تک کہ اللہ نے انھیں غزوۂ خیبر میں فتح وکامرانی سے ہم کنار کیا۔

ابوسعید فرماتے ہیں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پرچم اپنے ہاتھ میں لے کرفرمایا کون ہے جواس پرچم کو لے کراس کا حق ادا کرے گا۔فلاں شخص نے کہا: میں اسے اٹھاؤں گا۔ ابوسعید نے اس شخص کا نام لینا مناسب نہ جانا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی قسم جس نے محمد کے چہرے کومعزز بنایا ہے میں یہ پرچم اس کے سپرد کروں گا جوفرار نہیں کرے گا۔اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ یہ پرچم تم لےلو..... الخ

حدیث نمبر ۱۷۲:

يَا عَلِيُّ خَلَقَنِيَ اللهُ وَ خَلَقَكَ مِنْ نُورِهٖ، فَلَمَّا خَلَقَ اٰدَمَ علیہ السلام اَوْدَعَ ذٰلِكَ النُّورُ فِيْ صُلْبِهٖ، فَلَمْ نَزَلْ اَنَا وَاَنْتَ شِيْءٌ وَاحِدٌ ثُمَّ افْتَرَقْنَا فِيْ صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَفِيَّ النُّبُوَّةُ وَالرِّسَالَةُ وَ فِيْكَ الْوَصِيَّةُ وَالْاِمَامَةُ.(۲)

یاعلیؑ اللہ نے مجھے اورتم کو اپنے نور سے خلق فرمایا ہے۔ جب آدم علیہ السلام زیور تخلیق سے آراستہ ہوئے تو وہ نور ان کے صلب میں ودیعت کردیا، مسلسل میں اورتم ایک ساتھ ایک چیز کی حیثیت سے تھے پھر ہم کو صلب عبدالمطلبؑ میں آکر الگ الگ ہوگئے ،اللہ نے مجھے نبوت سے نوازا اورتمھارے اندر وصایت وامامت رکھ دی۔

حدیث نمبر ۱۷۳:

يَا عَلِيُّ سَتُقَاتِلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ وَاَنْتَ عَلَى الْحَقِّ، فَمَنْ لَمْ يَنْصُرْكَ

---

(۱): ذخائر العقبیٰ، ص ۷۳ بخش فضائل علی۔ ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۱۶۴ بہ نقل از احمد حنبل۔

(۲): مودۃ القربیٰ، ص ۲۶۔ ینابیع المودۃ، باب ۵۶، مودۃ ہشتم، ج ۲، ص ۳۰۸۔

يَوْمَئِذٍ فَلَيْسَ مِنِّيْ.(۱)

یا علیؑ عنقریب تم سے باغی گروہ قتال کرے گا جب کہ تم حق پر ہو گے پس جو اس روز تمھاری مدد نہیں کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

حدیث نمبر ۱۷۴:

يَا عَلِيُّ سِلْمُكَ سِلْمِيْ وَ حَرْبُكَ حَرْبِيْ وَ اَنْتَ الْعَلَمُ فِيْمَا بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ.(۲)

یا علیؑ تمھاری صلح میری صلح ہے اور تمھاری جنگ میری جنگ ہے اور تم میرے بعد میرے اور میری امت کے درمیان ایک پرچم کی مانند ہو گے۔

حدیث نمبر ۱۷۵:

يَا عَلِيُّ اَلصِّرَاطُ صِرَاطُكَ وَ الْمَوْقِفُ مَوْقِفُكَ.(۳)

یا علیؑ راستا تو صرف تمھارا راستا ہے اور ٹھہرنے کی جگہ صرف وہی ہے جہاں تم ٹھہرے ہو۔

مفہوم یہ ہے کہ صرف علیؑ کا راستا اختیار کرو اور انھی کا موقف اپناؤ اس لیے کہ اسی میں صلاح و فلاح اور نجات و رستگاری ہے۔

حدیث نمبر ۱۷۶:

يَا عَلِيُّ اَصَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟(۴)

---

(۱): تاریخ دمشق، ابن عساکر، ج ۳، ص ۲۱۵، شمارہ ۱۲۲۰۔ مناقب سیدنا علی، فاضل عینی، ص ۵۹۔
کنز العمّال، ج ۱۱، ص ۶۱۳، شمارہ ۳۲۹۷۰، بہ نقل از ابن عساکر از عمّار۔
منتخب کنز العمّال، چاپ حاشیہ مسند احمد حنبل، ج ۵، ص ۳۳۔

(۲): مناقب ابن مغازلی، ص ۵۰، ح ۷۳۔ در بحر المناقب، ابن حسنویہ موصلی۔ ملحقات احقاق الحق، ج ۴، ص ۲۵۸۔ ینابیع المودۃ، چاپ اسوہ، ج ۱، ص ۳۱۷، باب ۱۴ بہ نقل از خوارزمی از ابن عباس۔

(۳): مناقب المرتضویہ، مولیٰ محمد صالح ترمذی، ص ۱۳۳، چاپ بمبئی نقل از علی

(۴): مناقب ابن مغازلی، ص ۹۶، حدیث ۱۴۰، ۱۳۹۔ مناقب خوارزمی، ص ۳۰۶، شمارہ ۳۰۱، ۳۰۲۔ فرائد السمطین، ج ۱، ص ۱۸۳، شمارہ ۱۳۶۔ ینابیع المودۃ، باب ۴۷، ج ۱، ص ۴۱۵

یا علیؑ کیا تم نے عصر کی نماز ادا کر دی ہے؟

علیؑ نے جواب دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کی خدمت میں مصروف تھا اس لیے میں اسے ادا نہ کر سکا۔

بات یہ ہوئی کہ خداوند عالم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل فرمائی اور چوں کہ نبی پر نیند کی کیفیت طاری تھی علیؑ نے اپنے زانوؤں پر ان کا سر رکھ دیا اور کپڑے سے ڈھانک دیا، یہ سلسلہ دراز ہو گیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ اس کے بعد جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ کھلی اور آپ بیدار ہوئے تو پہلا سوال یہ کیا کہ (یَا عَلِیُّ اَصَلَّیْتَ الْعَصْرَ ؟) کیا تم نے نمازِ عصر ادا کر دی ہے۔ جب علی علیہ السلام نے نماز نہ پڑھنے کا عذر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واضح کیا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دستِ دعا بلند کیے اور عرض کی، پروردگارا! تو علیؑ کے لیے سورج کو پلٹا دے ''تاکہ علیؑ نماز پڑھ لیں''۔

اسماء بنت عمیس زوجۂ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو وہاں پر موجود تھیں اور وہی اس حدیث کی راوی ہیں انھوں نے کہا کہ سورج واپس آ گیا اس حد تک کہ میرے کمرے تک اس کی روشنی پہنچی، علی علیہ السلام نے اس وقت نمازِ عصر ادا فرمائی۔

اس حدیث کو بہت سے محدّثین نے نہایت اہتمام کے ساتھ نقل فرمایا ہے اور کچھ نے تو اس واقعہ پر پورا رسالہ لکھا ہے جیسا کہ سیوطی نے ایک رسالہ لکھا جس کا عنوان ہے:

کشف اللّبس عن حدیث ردّ الشمس۔

(شرح شہاب خفاجی بر الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ قاضی عیاض، ج ۳، ص ۱۱۔ و ابن بسع (ابوالربیع بسنی) صاحب شفاء الصدور۔ تاریخ نیشاپور، حاکم نیشاپوری)

ابن مغازلی شافعی نے بھی اس حدیث کو نہایت اہتمام کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حدیث نمبر ۱۷۷:

یا علیؑ، کُنْ غَیُوْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَ یُحِبُّ الْغَیُوْرَ، وَ کُنْ سَخِیًّا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَ یُحِبُّ السَّخِیَّ، وَ کُنْ شُجَاعًا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَ یحِبُّ الشُّجَاعَ، وَاِنِ

اُمْرَؤٌ سَاَلَكَ حاجَةً فَاقْضِهَا لَهُ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا اَهْلًا كُنْتَ لَهَا اَهْلًا. (۱)

یا علیؑ تم غیرت مندی کو اپنا شعار بناؤ اس لیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ غیرت مند سے محبت کرتا ہے۔ اے علیؑ سخاوت کو اختیار کریں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سخی کو دوست رکھتا ہے۔ اور اے علیؑ شجاعت کا مظہر ہو جائیں اس لیے کہ ربّ ذوالجلال شجاع اور بہادر کو پسند فرماتا ہے اور اے علیؑ اگر کوئی آپ کے سامنے دستِ سوال دراز کرتا ہے تو اس کی حاجت پوری فرما دیں خواہ وہ اس فیّاضی کا اہل نہ بھی ہو، تم تو اُس کے لیے اہل بن گئے۔ یعنی تم نے اس کی حاجت روائی کر دی۔

حدیث نمبر ۱۷۸:

يَا عَلِيُّ طُوْبٰى لِمَنْ اَحَبَّكَ وَ صَدَّقَكَ وَ الْوَيْلُ لِمَنْ اَبْغَضَكَ وَ كَذَّبَكَ (یا علی) مُحِبُّوْكَ مَعْرُوْفُوْنَ بَيْنَ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَ هُمْ اَهْلُ الدِّيْنِ وَ الْوَرَعِ وَ السَّمْتِ الْحَسَنِ وَ التَّوَاضُعِ، خَاشِعَةٌ اَبْصَارُهُمْ وَجِلَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَ قَدْ عَرَفُوْا حَقَّ وَلَايَتِكَ وَ اَلْسِنَتُهُمْ نَاطِقَةٌ بِفَضْلِكَ وَ اَعْيُنُهُمْ سَاكِبَةٌ دُمُوْعاً تَحَنُّناً عَلَيْكَ وَ عَلَى الْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ عَامِلُوْنَ بِمَا اَمَرَهُمُ اللهُ فِيْ كِتَابِهِ وَ بِمَا اَمَرْتُهُمْ اَنَا وَ بِمَا تَأْمُرُهُمْ اَنْتَ وَ بِمَا يَاْمُرُهُمْ اُوْلُو الْاَمْرِ مِنَ الْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ بِالْقُرْآنِ وَ سُنَّتِيْ وَ هُمْ مُتَوَاصِلُوْنَ مُتَحَابُّوْنَ وَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ وَ تُؤَمِّنُ عَلٰى دُعَائِهِمْ وَ تَسْتَغْفِرُ لِلْمُذْنِبِ مِنْهُمْ. (۲)

یا علیؑ اس کے لیے سعادت ہے جو تم سے محبت کرے اور تمھیں سچّا مانے اور اس کے لیے ویل (جہنم کی ایک وادی) ہے جو تم سے بغض رکھے اور تمھیں جھٹلائے۔ یا علیؑ تمھارے

---

(۱): الفردوس دیلمی، ج ۵، ص ۳۲۵، شمارہ ۸۳۲۷ بہ نقل از علی بن ابی طالبؑ۔

کنز العُمّال، ج ۱۵، ص ۸۷۶، شمارہ ۴۳۴۸۴۔

(۲): فرائد السمطین، ج ۱، ص ۳۰۹، ۳۱۰، شمارہ ۲۴۸ حضرت علیؑ کے سلسلے سے روایت کی ہے۔

ینابیع المودة، ج ۱، ص ۳۹۸۔

محبّین آسمان والوں میں شہرت رکھتے ہیں اور وہ دیں دار، متقی اور بہترین ہیئت رکھنے والے اور متواضع ہیں۔ ان کی نگاہیں جھکی ہوئی، اور ان کے دل خائف ہیں۔ انھوں نے تمھاری ولایت کے حق کو پہچان لیا ہے اور ان کی زبانیں تمھارے فضل کی باتیں کر رہی ہیں اور ان کی آنکھیں اشک بار ہیں از روئے ترّحم تم پر اور تمھاری اولاد میں آنے والے ائمہ پر۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انھیں جو حکم دیا ہے وہ اس پر عمل پیرا ہیں اور آپ انھیں جو حکم دیتے ہیں اور تمھاری اولاد میں آنے والے ائمہ جو اولوالامر ہیں انھیں جو حکم دیتے ہیں وہ ان سب پر عمل پیرا ہیں خواہ اس کا تعلق قرآن سے ہو یا سنت و حدیث سے وہ سب کے سب صلۂ رحمی کرتے ہیں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور یقیناً فرشتے ان پر درود بھیجتے ہیں اور اُن کی دُعا پر آمین کہتے ہیں اور ان میں سے جو گنہ گار و خطا کار ہیں ان کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

اور بعض مصادر میں بس اتنا نقل ہوا ہے:

يَا عَلِيُّ طُوبٰى لِمَنْ اَحَبَّكَ وَ صَدَقَ فِيكَ وَ الْوَيْلُ (وَ وَيْلٌ) لِمَنْ اَبْغَضَكَ وَ كَذَبَ فِيكَ.(۱)

یا علیؑ مبارک باد ہو اس کے لیے جو تم سے محبت کرے اور تمھارے بارے میں سچ بولے اور ویل ہے اس کے لیے جو تم سے بغض رکھے اور تمھارے بارے میں جھوٹ کہے۔

---

(۱): فضائل الصحابہ، احمد حنبل، ج ۲، ص ۶۸۰، حدیث ۱۱۶۲ بہ روایت از عمار یاسر۔
مسند ابو یعلی موصلی، ج ۳، حدیث ۱۶۰۲۔ علل دارقطنی، ۱۷۱۔ مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۱۳۵۔
تاریخ بغداد خطیب، ج ۹، ص ۷۲۔ موضح اوھام الجمع والتفریق، خطیب بغدادی، ج ۲، ص ۳۰۴۔
مناقب خوارزمی، ص ۷۰، فصل ۶، چاپ قم، شمارہ ۴۵۔ الریاض النضرہ، محب طبری، ج ۲، ص ۱۶۷۔
تاریخ دمشق، ابن عساکر بخش امام علیؑ، ج ۲، ص ۲۱۱۔ ذخائر العقبیٰ، محب طبری، ص ۹۲ بخش فضائل علی
کنز العُمّال، ج ۱۱، ص ۶۲۲، حدیث ۳۳۰۳۰ بہ نقل از معجم کبیر طبرانی، مستدرک حاکم تاریخ بغداد خطیب۔ مجمع الزوائد ھیثمی، ج ۹، ص ۱۳۲۔ ینابیع المودۃ، ج ۱، ص ۲۷۱۔

حدیث نمبر ۱۷۹:

یَا عَلِیُّ فَاطِمَةُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْكَ وَ اَنْتَ اَعَزُّ عَلَیَّ مِنْهَا.(۱)

یا علیؑ فاطمہؑ میرے نزدیک تم سے زیادہ محبوب ہیں اور تم میرے نزدیک ان سے زیادہ عزیز ہو۔

حدیث نمبر ۱۸۰:

یَا عَلِیُّ فَلَوْ وُزِنَ الْیَوْمَ عَمَلُكَ بِعَمَلِ اُمَّتِیْ (اُمَّةِ مُحَمَّدٍ) فَرَجَحَ عَمَلُكَ بِعَمَلِهِمْ وَ كَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ بِعَلِیٍّ۔

بروایة حذیفة بن یمان و ابن مسعود.(۲)

یا علیؑ اگر آج تمھارے عمل کو میری امت (یعنی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عمل سے موازنہ کیا جائے تو تمھارا عمل ان کے عمل سے راجح (بڑھ کر) ہوگا۔ اور اللہ نے علیؑ کے ذریعہ مومنین کو قتال سے بچالیا۔ یہ روایت حذیفہ بن یمان اور ابن مسعود سے ہے۔

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت علیؑ نے کسی خاص دن یعنی غزوۂ خندق کے موقع پر جو کام انجام دیا تھا وہ امتّ محمدیہ کے عمل کے مقابل میں بہتر اور برتر تھا۔ عمرو بن عبدود جو بڑا بہادر اور شجاع تھا اس نے غزوۂ خندق کے موقع پر مسلمانوں کو للکارا، جنگ کی دعوت دی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں سے کہا مگر کوئی بھی اس سورما کے مقابل میں نہ گیا۔ حضرت علی علیہ السلام اس کے مقابلے کے لیے تشریف لے گئے تو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا۔

دوسری حدیث کے الفاظ میں ’’**ضَرْبَةُ عَلِیٍّ یَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَیْنِ**‘‘ یا ’’**مِنْ اَعْمَالِ اُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ**‘‘ تمام جنوں اور انسانوں کی

---

(۱): صواعق المحرقہ، ص۱۹۱، باب ۱۱، فصل سوم۔ ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۴۷۹۔

(۲): ینابیع المودۃ، باب ۲۳، ج ۱، ص ۲۸۱، ۲۸۴۔

الاوائل ابی ھلال العسکری، بنقل بحار الانوار ۳۹ بواسطہ طرائف ابن طاؤس۔

عبادت سے افضل یا میری امت کے قیامت تک کیے جانے والے تمام اعمال سے افضل ہے۔اہل سنت کی معتبر کتابوں میں اس واقعہ کی تفصیل موجود ہے۔

حدیث نمبر۱۸۱:

یَا عَلِیُّ فِیْکَ مَثَلٌ مِنْ عِیسٰی اَبْغَضَتْهُ الْیَهُوْدُ حَتّٰی بَهَتُوْا اُمَّهٗ وَ اَحَبَّهُ النَّصَارٰی حَتّٰی اَنْزَلُوْهُ الْمَنْزِلَ الَّذِیْ لَیْسَ لَهٗ.(۱)

یا علیؑ تمھارے اندر عیسیٰ کی مثال موجود ہے۔یہودیوں نے ان سے بغض کیا تو ان کی ماں پر تہمت لگادی اور نصاریٰ (عیسائیوں) نے ان سے محبت کی تو انھیں ایسی منزل پر لے آے جوان کے لیے مناسب نہیں تھی۔

حضرت مریمؑ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ تھیں، وہ معصومہ اور طاہرہ تھیں۔ان کی شادی نہیں ہوئی تھی۔خداوند عالم نے اپنی قدرت سے انھیں عیسیٰ علیہ السلام جیسا بیٹا عطا فرمایا تھا۔اور یہودیوں نے حضرت مریمؑ پر بہتان لگایا تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گھوارے میں بات کر کے ماں کی عصمت وعزّت کو بچایا تھا۔

اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتَانِیَ الْکِتَابَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا.

میں اللہ کا بندہ ہوں اللہ نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

عیسائی نے اسی ولادت کی بنیاد پر انھیں خدا کا بیٹا کہہ دیا اور تثلیث کے قائل ہو گئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی مثال ہے:

خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ.

اللہ نے آدم کو تراب سے خلق فرمایا پھر کہا ہو جا تو وہ ہو گئے۔

---

(۱): فضائل الصحابہ احمد حنبل، ج ۲،ص ۶۳۴، ۶۴۰،شمارہ ۱۰۸۷۔

الریاض النضرہ،محب طبری، ج ۲،ص ۲۳۱۔فردوس دیلمی ج ۵،ص ۳۱۹،شمارہ ۸۳۰۹۔

کنز العمّال، ج ۲،ص ۵،شمارہ ۴۵۹۶۔ ینابیع المودۃ، باب ۳۶،ج ۱،ص ۳۲۸ نقل از مشکاۃ المصابیح۔

حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں خوارج اور نواصب نیز صوفیوں کے عجیب وغریب نظریے ہیں۔ غالیوں نے بھی علی علیہ السلام کے بارے میں غلط نظریات قائم کیے ہیں۔

اسی لیے امیر المومنین علیہ السلام نے نہج البلاغہ میں فرمایا:

يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُفَرِّطُ بِمَا لَيْسَ فِيَّ، وَ مُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَنِي.

میرے بارے میں دو طرح کے لوگ ہلاکت میں پڑ گئے۔ ایسا دوست جو افراط کرتا ہے، وہ باتیں بیان کرتا ہے جو مجھ میں نہیں ہیں اور ایسا کینہ پرور اور دشمن جسے میری دشمنی اسے یہاں تک لے جاتی ہے کہ وہ مجھ پر تہمت لگاتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۸۲:

يَا عَلِيُّ قُمْ فَانْظُرْ كَرَامَتَكَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ كَلِّمِ الشَّمْسَ.(۱)

یا علیؑ اُٹھو اور اللہ کے نزدیک جو تمھاری کرامت ہے اسے دیکھو اور سورج سے گفتگو کرو۔

اس حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکّہ کے بعد حضرت علیؑ کے ساتھ اور جنگ ھوازن کی تیاری کے لیے حضرت علیؑ سے خطاب کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: حضرت اُٹھے اور سورج سے مخاطب ہو کر کہا سلام ہو تجھ پر ایک اللہ کے فرماں بردار جو کافی فاصلے پر ہے۔ اس موقع پر سورج کی جانب سے بھی آواز آئی: عليك السّلام اے برادرِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے وصی اور مخلوقات پر خدا کی حُجّت۔ اس وقت حضرت علیؑ نے سجدۂ خالق میں سر رکھ دیا اور شکر خدا بجالائے۔

اس کے بعد پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کے سر کو بلند کیا اور ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا

---

(۱): مناقب خوارزمی، فصل نہم، ص ۱۱۳، حدیث ۱۲۳، چاپ قم۔ فرائد السمطین حمويني، ج ۱، ص ۱۸۴۔ ینابیع المودۃ، باب ۴۹، ج ۱، ص ۴۲۹، چاپ اُسوہ بہ نقل از دیلمی و عبدوس همدانی و خوارزمی از سلمان، ابوذر، عمار، ابن مسعود، ابن عباس و علیؑ اور متن ینابیع المودۃ میں ہے۔

اور فرمایا: اے میرے حبیب تمھیں خوش خبری ہو کہ خداوند عالم حاملین عرش اور آسمان والوں کے سامنے تمھاری تعریف وتوصیف اور فخر ومباہات کر رہا ہے۔

اس کے بعد فرمایا: تمام تعریف اللہ کے لیے سزاوار ہے کہ اس نے مجھے تمام انبیاء و مرسلین سے افضل قرار دیا اور سیّد اوصیاء کے ذریعے سے میری تائید کی ہے۔اس وقت آیت نازل ہوئی:

وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا.

حال آں کہ آسمان وزمین کی ساری چیزیں چاروناچار اللہ ہی کے تابع فرمان ہیں اور سب اسی کی طرف پلٹائے جائیں گے۔(۸۳ آل عمران ۳)

مناقب خوارزمی اور فرائدالسمطین میں جو متن ہے اس کا ترجمہ یہ ہے: ''اے ابوالحسن تم سورج سے ہم کلام ہو جاؤ وہ تم سے گفتگو کرے گا۔علیؑ نے فرمایا: سلام ہو تجھ پر اے اللہ کے فرماں بردار بندے۔یہ سن کر سورج نے جواب دیا۔تم پر بھی سلام ہو اے امیرالمومنین اور امام المتقین اور قائدالغرالمحجلین روشن پیشانی والوں کے سردار۔

اے علیؑ تم اور تمھارے شیعہ بہشت میں جاؤ گے۔

اے علیؑ پہلا شخص جس کے لیے زمین شگافتہ ہوگی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے اور ان کے بعد تم ہوگے اور پہلا فرد جس کا جسم پوشیدہ رہے گا وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اُن کے بعد اے علیؑ تم ہوگے۔

یہ سن کر علیؑ سجدۂ خالق میں گر گئے اور اُن کی آنکھوں سے اشک رواں ہونے لگے۔

اس وقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کو علیؑ کے مقابل میں آکر فرمایا: اے علیؑ اے میرے بھائی اے میرے حبیب اپنا سر بلند کرو۔دیکھو خداوند عالم ساتوں آسمانوں کے باشندوں کے سامنے تمھاری تعریف وتوصیف اور فخر ومباہات کر رہا ہے۔

حدیث نمبر ۱۸۳:

يَا عَلِيُّ قُمْ فَقَاتِلْ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْكَ.

فَلَمَّا قَضٰى كَرِهَ اَنْ يَلْتَفِتَ،

فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ عَلٰی مَا اُقَاتِلُهُمْ ؟

قَالَ: حَتّٰی يَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ فَاِذَا قَالُوْهَا حُرِّمَتْ دِمَاءُهُمْ وَ اَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا.(۱)

یا علیؑ اُٹھ جایئے اور قتال کیجئے اور کسی طرف التفات نہ کیجئے یہاں تک کہ اللہ آپ کو فتح وکامرانی سے ہم کنار کرے۔ جب علیؑ روانہ ہوئے تو پھر مڑ کر دیکھنے کے روادار نہ ہوئے اور بغیر مڑے ہوئے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان سے کس چیز کے بارے میں قتال کروں۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں تک کہ وہ کہیں: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ جب انھوں نے ایسا کہہ دیا تو وہ شرک سے اسلام کی طرف آجائیں گے، ان کا خون بہانا اور ان کے اموال پر تصرّف کرنا حرام ہوجائے گا اِلّا یہ کہ حق کی خاطر یہ عمل انجام دیا جائے۔

ابوھریرہ سے مروی ہے کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کل میں علم اسے عطا کروں گا جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہوگا۔

حضرت عمرؓ نے یہ سن کر فرمایا: میں نے کبھی بھی پرچم لینے کی آرزو نہیں کی مگر روز خیبر میں نے ایسا کیا تھا میری آنکھیں مرکوز تھیں کہ وہ پرچم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو عنایت فرمادیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ سے خطاب فرمایا اور انھیں وہ پرچم عطا کردیا۔

حدیث نمبر ۱۸۴:

يَا عَلِيُّ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا زَهِدَ النَّاسُ فِي الْآخِرَةِ وَ رَغِبُوْا فِي الدُّنْيَا وَ اَكَلُوا التُّرَاثَ اَكْلًا لَمًّا وَ اَحَبُّوا الْمَالَ حُبًّا جَمًّا وَ اتَّخَذُوْا دِيْنَ اللهِ دَغَلًا (دَخَلًا) وَمَالَ اللهِ دُوَلًا.

قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ اَتْرُكُهُمْ وَاَتْرُكُ مَا فَعَلُوْهُ (وَ اَتْرُكُ مَا اَخْتَارُ) وِ اِنِّيْ

---

(۱): کنز العمّال، ج ۱۳، ص ۱۱۶، شمارہ ۳۶۳۷۷ بنقل از تاریخ اصبھان ابن مندہ۔
فرائد السمطین، ج ۱، ص ۲۶۰ بدون کلمہ یا علیؑ قدرے اختلاف کے ساتھ۔

اَخۡتَارُ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَهُ وَ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ وَ اَصۡبِرُ عَلٰی مَصَائِبِ الدُّنۡیَا وَ هَوَاهَا حَتّٰی اَلۡحَقَ بِكَ بِمَشِیَّةِ اللّٰہِ. قَالَ صَدَقۡتَ یَا عَلِیُّ اَللّٰهُمَّ افۡعَلۡ بِهٖ ذٰلِكَ.(۱)

یا علیؑ اس وقت تمھاری کیا حالت ہوگی جب لوگ آخرت کو چھوڑ دیں گے اور دنیا کی طرف راغب ہوجائیں گے اور جو کچھ ان کے ہاتھ لگے اسے مال غنیمت سمجھ کر ہڑپ کرجائیں اور انھیں دنیا سے بے پناہ محبت ہوگی وہ اللہ کے دین کو بازیچۂ اطفال گردانیں گے اور اللہ کے مال ومتاع کو اپنی جاگیر بنالیں گے۔

علیؑ نے کہا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں انھیں ان کے حال پر چھوڑ دوں گا اور جو کچھ انھوں نے کیا ہوگا اس سے کوئی تعرّض نہ کروں گا۔ (جس بات کو انھوں نے پسند کیا ہوگا میں اسے ترک کردوں گا) اور میں تو اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آخرت کے گھر کو پسند کرتا ہوں اور اسے ترجیح دوں گا اور دنیا کی مصیبتوں اور اس کی خواہشات پر صبر کروں گا۔ یہاں تک اللہ کی مشیّت کے مطابق میں آپ سے آکر ملحق ہوجاؤں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ تم نے سچ کہا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا طلب کی: یا اللہ علیؑ کے ساتھ ایسا ہی کرنا جیسا علیؑ چاہتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۸۵:

یَا عَلِیُّ لَاَنۡ یَهۡدِیَ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیۡكَ رَجُلًا خَیۡرٌ لَكَ مِمَّا طَلَعَتۡ عَلَیۡهِ الشَّمۡسُ (حینما بَعَثَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ اِلَی الۡیَمَنِ) فَعَقَدَ لَهُ لِوَاءً، فَلَمَّا مَضٰی قَالَ: یَا اَبَا رَافِعٍ اَلۡحِقۡهُ، وَ لَا تَدۡعُهُ مِنۡ خَلۡفِهٖ، وَلۡیَقِفۡ وَ لَا یَلۡتَفِتۡ حَتّٰی اٰجِیئَهُ. فَاَتَاهُ فَاَرۡضَاهُ بِاَشۡیَاءَ فَقَالَ یَا عَلِیُّ....(۲)

---

(۱): ذخائر العقبیٰ، ص ۱۰۱ بخش فضائل علیؑ بہ نقل از علیؑ۔ الریاض النضرہ، ج ۲، ص ۲۸۴۔ کنز العمّال، ج ۱۱، ص ۲۷۹، شمارہ ۳۱۵۱۹۔ ینابیع المودة، چاپ قم، باب ۵۶، ح ۲، ص ۱۹۰، چاپ نجف، ص ۲۵۶۔

(۲): مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۵۹۸ بہ نقل از ابورافع۔ معجم کبیر طبرانی، ج ۱، ص ۳۳۲، شمارہ ۹۹۴۔ مجمع الزوائد ھیثمی، ج ۵، ص ۳۳۴۔ کنز العمّال، ج ۱۳، ص ۱۰۷، شمارہ ۳۶۳۵۰ بہ روایت از طبرانی.

یا علیؑ اگر تمھارے ذریعے سے اللہ ایک فرد کی بھی ہدایت کر دے تو تمھارے لیے اس سے بہتر ہے جس پر سورج چمکا ہے۔

اور جس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب روانہ کیا تو ان کے لیے ایک پرچم مہیّا فرمایا تا کہ وہ فتح یمن کے موقع پر اسے لہرا دیں۔ جب حضرت علیؑ روانہ ہونے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابورافع سے فرمایا کہ تم جا کر علیؑ سے ملحق ہو جاؤ اور پیچھے سے انھیں تنہا نہ چھوڑنا اور انھیں چاہیے کہ وہ وہیں ٹھہر جائیں اور کسی کی جانب التفات نہ کریں یہاں تک کہ میں ان تک پہنچ جاؤں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو انھیں بہت سی چیزیں بتا کر خوش وخرّم کیا اور اُس وقت فرمایا: یا علی.....۔

حدیث نمبر ۱۸۶:

يَا عَلِيُّ لَا يُبَالِي مَنْ مَاتَ وَهُوَ يُبْغِضُكَ مَاتَ يَهُودِيّاً أَوْ نَصْرَانِيّاً.(۱)

یا علیؑ جو بھی تمھاری دشمنی میں مرتا ہے اسے اس بات کی کوئی پ فکر نہیں کہ وہ یہودی ہو کے مرا ہے یا نصرانی ہو کر مرا۔

نبی اکرمؐ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ جو بھی حضرت علیؑ سے بغض رکھتا ہے وہ یہودی یا نصرانی بن جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا۔

حدیث نمبر ۱۸۷:

يَا عَلِيُّ لَا يُبْغِضُكَ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَّا مَنْ كَانَ أَصْلُهُ يَهُودِيّاً.(۲)

یا علیؑ انصار میں سے وہی آپ سے بغض رکھے گا جس کی اصل یہودی ہوگی۔ یعنی وہ یہودیوں کے خانوادے سے تعلّق رکھتا ہوگا۔

---

(۱): مناقب ابن مغازلی، ص ۵۱، شمارہ ۷۴۔ میزان الاعتدال ذھبی ۲۳۶۔ لسان المیزان، ابن حجر، ج ۴، ص ۲۵۱ وجلد ۲، ص ۹۰۔ ینابیع المودۃ، ص ۲۵۱۔

(۲): مودۃ القربیٰ، مودۃ ۹، در چاپ مندرج در ینابیع المودۃ، ص ۳۱۳ بہ نقل از علیؑ۔

حدیث نمبر ۱۸۸:

یَا عَلِیُّ لَا یُبْغِضُكَ مِنَ الرِّجَالِ اِلَّا مُنَافِقٌ وَ مَنْ حَمَلَتْہُ اُمُّہُ وَ هِیَ حَائِضٌ وَلَا یُبْغِضُكَ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا السَّلْقَلَقُ.(۱)

یا علیؑ مردوں میں تم سے بغض نہیں رکھے گا مگر یہ کہ وہ منافق ہو اور وہ شخص جس کا حمل حالتِ حیض میں ٹھہرا ہو اور عورتوں میں وہی تم سے کینہ وحسد رکھے گی جو سلقلق ہو (جو غیر طبعی حیض میں مبتلا ہو)۔

حدیث نمبر ۱۸۹:

یَا عَلِیُّ لَا یُحِبُّكَ اِلَّا طَاهِرُ الْوِلَادَةِ وَلَا یُبْغِضُكَ اِلَّا خَبِیثُ الْوِلَادَةِ.(۲)

یا علیؑ تم سے محبت نہیں کرے گا مگر وہی جو طاہر الولادت ہو اور بغض نہیں رکھے گا مگر وہی جو خبیث الولادہ ہو۔

حدیث نمبر ۱۹۰:

یَا عَلِیُّ لَكَ سَبْعُ خِصَالٍ لَا یُحَاجُّكَ فِیهِنَّ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: اَنْتَ اَوَّلُ الْمُؤْمِنِینَ بِاللّٰهِ اِیمَانًا، وَاَوْفَاهُمْ بِعَهْدِ اللّٰهِ، وَاَقْوَمُهُمْ بِاَمْرِ اللّٰهِ، وَ اَرْاَفُهُمْ بِالرَّعِیَّةِ (وَ اَعْدَلُهُمْ فِی الرَّعِیَّةِ)، وَاَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِیَّةِ، وَ اَعْلَمُهُمْ بِالْقَضِیَّةِ، وَاَعْظَمُهُمْ مَزِیَّةً.(۳)

---

(۱): الفردوس دیلمی، ج ۵، ص ۳۲۰، شمارہ ۸۳۱۳ بہ نقل از علیؑ بن ابی طالبؑ۔

(۲): ینابیع المودۃ، باب ۴۴، ص ۱، ص ۳۹۷۔

(۳): حلیۃ الاولیاء، ج ۱، ص ۶۶ بہ نقل از ابو سعید خدری۔ فردوس دیلمی، ج ۵، ص ۳۲۰، شمارہ ۸۳۱۵۔ ذخائر العقبیٰ طبری، ص ۸۳ بخش فضائل علی با تعبیرات

(یَا عَلِیُّ تَخْصِمُ النَّاسَ بِسَبْعٍ وَلَا یُحَاجُّكَ فِیهِنَّ أَحَدٌ مِنْ قُرَیْشٍ)۔

کنز العمّال، ج ۱۱، ص ۶۱۷، شمارہ ۳۲۹۹۵ بہ نقل از حافظ سلفی از معاذ بن جبل۔

اللئالی سیوطی، ج ۱، ص ۶۱۔ ینابیع المودۃ، چاپ اسوہ، ج ۲، باب ۵۶، ص ۱۷۴۔

یا علیؑ تمھارے اندر ایسی سات خوبیاں ہیں کہ روز قیامت ان کے بارے میں کوئی بھی تم سے احتجاج اور جھگڑا نہ کر سکے گا۔

تم وہ ہو جو اللہ پر سب سے پہلے ایمان لائے ہو۔ اور ان مومنین میں سب سے زیادہ عہد خداوندی کو وفا کرنے والے ہو۔ اور ان میں سب سے زیادہ امر الٰہی کو جاری کرنے والے ہو۔ اور ان میں سب سے زیادہ رعیت پر مہربان ہو (اور رعیت میں سب سے زیادہ عدل کو نافذ کرنے والے) اور ان لوگوں میں سب سے زیادہ برابری کی بنیاد پر بیت المال کے تقسیم کرنے والے۔ اور معاملات کے سب سے واقف۔ اور خوبیوں کے اعتبار سے روز قیامت سب سے زیادہ باعظمت ہو۔

حدیث نمبر ۱۹۱:

يَا عَلِيُّ لَوِ اجْتَمَعَتْ اَهْلُ الدُّنْيَا بِاَسْرِهَا عَلٰى وَلَايَتِكَ لَمَا خَلَقَ اللهُ النَّارَ، وَلٰكِنْ اَنْتَ وَشِيْعَتُكَ الْفَائِزُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۱)

یا علیؑ اگر دنیا کے سب کے سب باشندے تمھاری ولایت پر مجتمع ہو جاتے تو اللہ کبھی بھی جہنّم کو خلق نہ فرماتا۔ اور۔ لیکن تم اور تمھارے شیعہ (پیروی کرنے والے) روز قیامت کامیاب رہو گے۔ نجات یافتہ ہو گے۔

حدیث نمبر ۱۹۲:

يَا عَلِيُّ! لَوْ اَنَّ اَحَداً عَبَدَ اللهَ حَقَّ عِبَادَتِهٖ، ثُمَّ شَكَّ فِيْكَ وَاَهْلِ بَيْتِكَ (فِيْ) اَنَّكُمْ اَفْضَلُ النَّاسِ، كَانَ فِي النَّارِ.(۲)

---

(۱): حلیۃ الاولیاء، ج۱، ص۶۶ بہ نقل از ابوسعید خدری۔ فردوس دیلمی، ج۵، ص۳۲۰، شمارہ ۸۳۱۵۔ ینابیع المودۃ، چاپ اسوہ، ج۲، باب ۵۶، ص ۱۷۴۔ ذخائر العقبیٰ طبری، ص ۸۳ بخش فضائل علی باتعبیر يَا عَلِيُّ تَخْصِمُ النَّاسَ بِسَبْعٍ وَلَا يُحَاجُّكَ فِيهِنَّ أَحَدٌ مِنْ قُرَيْشٍ۔ کنز العُمّال، ج۱۱، ص۶۱۷، شمارہ ۳۲۹۹۵ بہ نقل از حافظ سلفی از معاذ بن جبل۔ اللئالی سیوطی، ج۱، ص۶۱۔

(۲): مودۃ القربیٰ، مودۃ ہفتم، ص ۲۲ مندرج در ینابیع المودۃ، ج۲، ص۲۹۸۔ مناقب المرتضویہ، ص ۱۱۴، چاپ بمبئی۔

یا علیؑ اگر کوئی شخص اللہ کی ایسی عبادت کرے جو عبادت کرنے کا حق ہے، پھر تمھارے اور تمھارے اہل بیتؑ کی برتری کے بارے میں شک کرے کہ تم افضل الناس ہو۔ تو وہ شخص جہنّم میں جائے گا۔

حدیث نمبر ۱۹۳:

یَا عَلِیُّ لَوْ اَنَّ اُمَّتِیْ صَامُوْا حَتّٰی یَکُوْنُوْا کَالْحَنَایَا وَ صَلَّوْا حَتّٰی یَکُوْنُوْا کَالْاَوْتَارِ، ثُمَّ اَبْغَضُوْكَ لَاَ کَبَّهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ.(۱)

یا علیؑ اگر میری اُمّت کے لوگ اتنا روزہ رکھیں کہ کمان کی طرح ان کی کمر خمیدہ ہو جائے اور اتنی نمازیں پڑھیں کہ تانت کی طرح وہ لاغر ہو جائیں پھر بھی اگر تم سے بغض و حسد کریں گے تو اللہ انھیں جہنّم میں منہ کے بل ڈال دے گا۔

حدیث نمبر ۱۹۴:

یَا عَلِیُّ لَوْ اَنَّ اُمَّتِیْ اَبْغَضُوْكَ لَاَ کَبَّهُمُ اللّٰهُ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ فِی النَّارِ.(۲)

یا علیؑ اگر میری امت تم سے دشمنی اور بغض رکھے گی تو اللہ تعالیٰ انھیں ناک کے بل واصل جہنّم کر دے گا۔

حدیث نمبر ۱۹۵:

یَا عَلِیُّ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اَحَبَّكَ وَ اَوْلَادَكَ فِی اللّٰهِ لَحَشَرَهُ اللّٰهُ مَعَكَ وَ مَعَ

---

(۱): تاریخ دمشق، ابن عساکر بخش امام علیؑ، ج ۱، ص ۱۴۵، شمارہ ۱۷۹ نقل از جابر بن عبد اللہ۔
مناقب ابن مغازلی، ص ۲۹۷، شمارہ ۳۴۰۔ کفایۃ الطالب، ص ۱۷۹۔ فرائد السمطین، ج ۱، ص ۵۱، شمارہ ۱۶۰
شمس الاخبار قریشی، ص ۳۳ بہ نقل از فرائد السمطین۔ ینابیع المودۃ، باب بستم، ج ۱، ص ۲۵۳، ۲۷۱۔
سیر اعلام النبلاء، ذھبی ذیل معرفی بلال و عمار و سلمان، ج ۱، ص ۳۵۵، ۵۱۶، ۵۴۱، چاپ بیروت۔
(۲): زھر الفردوس، ج ۴، ص ۳۱۲۔ الفردوس، ج ۵، ص ۳۲۱، شمارہ ۸۳۱۶۔
میزان الاعتدال، ج ۳، ص ۴۱ ذیل ترجمہ عثمان بن عبد اللہ، شمارہ ۵۵۳۳۔
لسان المیزان، ج ۴، ص ۱۶۶ ذیل عثمان بن عبد اللہ، شمارہ ۵۵۳۸۔
تاریخ دمشق، ابن عساکر بخش امام علیؑ، ج ۲، ص ۲۴۳، شمارہ ۷۶۔

اَوْلَادِكَ وَ اَنْتُمْ مَعِي فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَ اَنْتَ قَسِيْمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ يُدْخِلُ مُحِبِّيْكَ الْجَنَّةَ وَ مُبْغِضِيْكَ النَّارَ.(۱)

یا علیؑ اگر کوئی شخص تم سے اور تمھاری اولاد سے محبت کرتا ہے اللہ کے امر کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس شخص کو تمھارے اور تمھاری اولاد کے ساتھ محشور کرے گا اور تم سب کے سب میرے ساتھ بلند درجات میں ہوگے اور اے علیؑ تم ہی جنت اور جہنّم کی تقسیم کرنے والے ہو تم اپنے محبّین کو جنت میں اور دشمنی رکھنے والوں کو جہنّم میں داخل کرو گے۔

حدیث نمبر۱۹۶:

يَا عَلِيُّ لَوْ اَنَّ عَبْداً عَبَدَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ مِثْلَ مَا قَامَ نُوحٌ فِيْ قَوْمِهٖ (وَ عَبَدَ اللهَ اَلْفَ عَامٍ) وَ كَانَ لَهُ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَباً فَاَنْفَقَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَ مُدَّ فِيْ عُمُرِهٖ حَتّٰى حَجَّ اَلْفَ عَامٍ عَلٰى قَدَمَيْهِ، ثُمَّ قُتِلَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ مَظْلُوماً ثُمَّ لَمْ يُوَالِكَ يَا عَلِيُّ لَمْ يَشُمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَ لَمْ يَدْخُلْهَا.(۲)

یا علیؑ اگر کوئی بندہ اللہ کی اتنی عبادت کرے نوحؑ نے جتنے عرصے اپنی قوم میں جتنے عرصے تک قیام کیا تھا (یعنی ہزار سال عبادت کرے) اور اس کے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو جسے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دے اور اس کی عمر طولانی ہو جائے یہاں تک کہ وہ پا پیادہ

---

(۱): ینابیع المودۃ، چاپ استانبول، ص۸۵ و چاپ اسوہ، ج۱، ص۲۵۳، شمارہ ۱۰۰۔

(۲): لسان المیزان، ج۵، ص۲۴۸ ذیل نام محمد بن عبداللہ، شمارہ ۷۵۵۱۔
مناقب خوارزمی، ص۳۲ و در چاپ قم، ص۶۷، شمارہ ۴۰۔ مقتل خوارزمی، ج۱، ص۳۷۔
فردوس دیلمی، ج۳، ص۳۶۴، شمارہ ۵۱۰۳۔ مودۃ القربیٰ، ص۶۴، چاپ لاہور۔
ذیل لئالی المصنوعہ، ص۶۱، چاپ لکھنؤ۔ ینابیع المودۃ، باب ۴۴، ج۱، ص۳۹۳۔
ارجح المطالب، ص۵۲۱، چاپ لاہور۔ در بحر المناقب، ابن حسنویہ موصلی، ص۵۸۔
ملحقات احقاق الحق، ج۷، ص۱۷۸۔ مناقب سیدنا علی، عینی حیدر آبادی، ص۶۲۔

ہزار حج بجالائے پھر اسے صفا اور مروہ کے درمیان مظلومانہ طریقے سے قتل کر دیا جائے پھر بھی اگر اے علیؑ وہ تم سے محبت نہیں کرتا تھا تو نہ وہ جنت کی خوش بو سونگھے گا اور نہ ہی جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث نمبر ۱۹۷:

يَا عَلِيُّ لَوْلَا أَنْ تَقُولَ فِيكَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَا قَالَتِ النَّصَارىٰ فِيْ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ، لَقُلْتُ فِيكَ مَقَالًا لَا تَمُرُّ بِمَلَاءٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا اَخَذُوْا التُّرَابَ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْكَ (رِجْلَيْكَ) وَ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِكَ، يَسْتَشْفُوْنَ بِهِمَا وَلٰكِنْ حَسْبُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْكَ تَرِثُنِيْ وَ اَرِثُكَ، وَ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ.(۱)

یا علیؑ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میری امّت کے لوگ تمھارے بارے میں وہی کہنے لگیں گے جو عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کے بارے میں کہا ہے تو میں تمھارے بارے میں انھیں ایسی بات بتلاتا کہ جب بھی تم مسلمانوں کے درمیان سے گزرتے تو وہ تمھارے پیروں کے نیچے سے مٹی اور تمھارے وضو کے بچے ہوئے پانی کو شفا کے لیے لے لیتے لیکن تمھارے لیے یہی کافی ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں، تم میرے وارث ہو اور میں تمھارا وارث ہوں اور تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔

---

(۱): مناقب ابن مغازلی، ص۲۳۷، شمارہ ۲۸۵۵۔ مجمع الزوائد، ج۹، ص۱۳۱ از طریق طبرانی۔
مناقب خوارزمی، ص۷۶ و۹۶، در چاپ قم، ص۲۹، شمارہ ۱۴۳ و ص۱۵۸، شمارہ ۱۸۸۔
مقتل خوارزمی، ج۱، ص۴۵۔ کفایۃ الطّالب، باب ۶۲، ص۲۶۴۔
ینابیع المودۃ، ج۱، باب ۱۳، ص۲۰۰ و باب ۴۴، ص۳۹۱ در باب ۴۴، ج۱، ص۳۹۳ و ج۲، باب ۵۹، ص۴۸۶ نقل از مسند احمد حنبل۔

حدیث نمبر ۱۹۸:

يَا عَلِيُّ لَيْسَ فِي الْقِيَامَةِ رَاكِبٌ غَيْرَنَا وَ نَحْنُ اَرْبَعَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِيْ وَ اُمِّيْ، فَمَنْ هُمْ ؟ قَالَ اَنَا عَلَى الْبُرَاقِ وَ اَخِيْ صَالِحٌ عَلٰى نَاقَةِ الَّتِيْ عُقِرَتْ وَ عَمِّيْ حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتِيَ الْعَضْبَاءِ وَ اَخِيْ عَلِيٌّ عَلٰى نَاقَةٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ، وَ بِيَدِهٖ لِوَاءُ الْحَمْدِ يُنَادِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَيَقُوْلُ الْاٰدَمِيُّوْنَ: مَا هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ اَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ اَوْ حَامِلُ عَرْشٍ فَيُجِيْبُهُمْ مَلَكٌ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ يَا مَعْشَرَ الْاٰدَمِيِّيْنَ! لَيْسَ هٰذَا مَلَكاً مُقَرَّباً وَلَا نَبِيّاً مُرْسَلاً وَلَا حَامِلَ عَرْشٍ، هٰذَا الصِّدِّيْقُ الْاَكْبَرُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ.(۱)

یا علیؑ روز قیامت ہمارے علاوہ کوئی اور سواری پر نہ ہوگا اور ہم چار افراد ہیں۔ انصار کا ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ لوگ کون ہیں؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں براق پر ہوں گا، اور میرے بھائی صالح اس ناقے پر ہوں گے جسے ذبح کر دیا گیا اور میرے چچا حمزہ میرے ناقۂ غضباء پر ہوں گے، اور میرے بھائی علیؑ جنت کے ناقوں میں سے ایک ناقہ پر ہوں گے۔ ان کے ہاتھ میں ''لواء الحمد'' ہوگا، وہ ندا دے رہے ہوں گے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ'' اولاد آدم انھیں دیکھ کر گویا ہوں گے یا تو یہ مقرب فرشتہ ہے، یا نبی مُرسل ہے یا حاملِ عرش ہے تو عرش کے اندر سے آواز آئے گی اے انسانو! نہ تو یہ ملک مقرب ہے، نہ ہی یہ نبی

---

(۱): کنز العُمّال، ج ۱۳، ص ۱۵۲، شمارہ ۳۶۴۷۸۔ ھمدانی در مودۃ القربیٰ، ص ۳۶، چاپ لاہور۔ منتخب کنز العُمّال، چاپ حاشیہ مسند احمد حنبل، ج ۵، ص ۵۱۔ ینابیع المودۃ، ص ۲۴۵، چاپ استانبول۔ یا علیؑ کے کلمہ کے بغیر یہ حدیث قدرے اختلاف کے ساتھ

خطیب تاریخ خوارزمی در مناقب، ص ۲۵۰، چاپ تبریز و ص ۲۹۵، شمارہ ۲۸۶، چاپ قم

ابن عساکر در تاریخ دمشق بخش امام علی، ج ۲، ص ۳۳۳۔ دیگر مصادر میں بھی تذکرہ ہے۔

مرسل ہے اور نہ ہی حاملِ عرش ہے، یہ صدّیق اکبر علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

حدیث نمبر ۱۹۹:

يَا عَلِيُّ مَا كُنْتُ اُبَالِيْ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِيْ وَ هُوَ يُبْغِضُكَ مَاتَ يَهُوْدِيّاً اَوْ نَصْرَانِيّاً. (۱)

یا علیؑ مجھے کوئی پروانہیں ہے کہ میری امّت کا جو شخص بھی تم سے بغض وحسد رکھتا ہو وہ یہودی ہو کے مرا یا عیسائی بن کے مرا۔

حدیث نمبر ۲۰۰:

يَا عَلِيُّ مَا سَأَلْتُ اللهَ مِنَ الْخَيْرِ اِلَّا سَأَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ، وَمَا اسْتَعَذْتُ اللهَ مِنَ الشَّرِّ اِلَّا اسْتَعَذْتُ لَكَ مِثْلَهُ. (۲)

یا علیؑ میں نے جب بھی اللہ سے خیر کا سوال کیا ہے تمھارے لیے بھی ویسا ہی سوال کیا ہے اور میں نے جب بھی اللہ تعالیٰ سے شر سے بچنے کے لیے پناہ طلب کی ہے تو میں نے تمھارے لیے بھی ایسا ہی استعاذہ کیا ہے۔

اس حدیث کی تشریح یہ ہے کہ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام سے خواہش کی

---

(۱): زھرا الفردوس، ج ۴، ص ۳۱۲۔

الفردوس، ج ۵، ص ۳۳۰، شمارہ ۸۳۳۹ و ج ۵، ص ۳۱۶، شمارہ ۸۳۰۳ منقل از معاویہ بن حسیدہ۔

مناقب ابن المغازلی ۵۰، ۵۱، شمارہ ۷۴ منقول از معاویہ بن حسیدہ۔

(۲): ذخائر العقبیٰ، ص ۷۱۔ الریاض النضرہ، ج ۲، ص ۱۶۵ نقل از عبداللہ بن حارث۔ تاریخ دمشق ابن عساکر بخش امام علی، ج ۲، ص ۲۷۶۔ کنز العمّال، ج ۳، ص ۱۵۱، شمارہ ۳۶۴۷۔

فرائد السمطین از عبداللہ بن حارث، ج ۱، ص ۲۱۸، شمارہ ۱۶۹۰۔ ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۱۴۹۔

مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۱۱۰ بہ نقل از معجم اوسط طبرانی با اضافہ ''ولا سألت الله عزوجل شيئاً إلا أعطانيه غير أن قيل لي: لا نبي بعدك'' (میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے جس شے کا سوال کیا وہ اس نے عطا کر دی اور مجھ سے یہ کہا گیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا) بہ روایت ابن عساکر بخش امام علیؑ، ج ۲، ص ۲۷۴، ۲۷۸ و در کنز العمّال، ج ۱۳، ص ۱۷۰، شمارہ ۳۶۵۱۳۔

کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں بہترین موقعیت (واقعہ، مقام) سے مجھے آگاہ کریں۔ تو مولائے کائناتؑ نے فرمایا کہ ایک شب کا واقعہ ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں مشغول تھے اور میں سو رہا تھا جب حضور انورؐ نماز سے فارغ ہوئے تو انھوں نے میری طرف رُخ کر کے یہ حدیث ارشاد فرمائی۔

حدیث نمبر ۱۰۲:

يَا عَلِيُّ مَا مَثَلُكَ فِي النَّاسِ إِلَّا كَمَثَلِ سُورَةِ ''قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ'' فِي الْقُرْآنِ، مَنْ قَرَأَهَا فَكَأَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، مَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَيِ الْقُرْآنِ، وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَأَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ.

وَ كَذَا اَنْتَ يَا عَلِيُّ، مَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ فَقَدْ اَخَذَ ثُلُثَ الْاِيْمَانِ، وَ مَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ وَ لِسَانِهِ فَقَدْ اَخَذَ ثُلُثَيِ الْاِيْمَانِ، وَ مَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ وَ لِسَانِهِ وَيَدِهِ فَقَدْ جَمَعَ الْاِيْمَانَ كُلَّهُ.

وَ الَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَوْ اَحَبَّكَ اَهْلُ الْاَرْضِ كَمَا يُحِبُّكَ اَهْلُ السَّمَاءِ لَمَا عَذَّبَ اللهُ اَحَدًا مِنْهُمْ بِالنَّارِ.(۱)

یا علیؑ تمھاری مثال لوگوں میں ایسی ہی ہے جیسے سوۂ قل ھو اللہ احد کی قرآن کریم میں ہے۔ جس نے یہ سورہ پڑھ لیا اس نے گویا ایک تہائی قرآن پڑھ لیا اور جس نے دو مرتبہ اس سورہ کو پڑھا تو گویا اس نے قرآن کا دو تہائی ختم کر دیا اور جس نے تین مرتبہ اس سورہ کی تلاوت کی تو پھر ایسے شخص نے گویا کہ پورا قرآن ختم کر دیا۔

اسی طرح اے علیؑ تم ہو جس نے دل سے تمھیں چاہا تم سے محبت کی تو گویا کہ اس نے ایک تہائی ایمان حاصل کر لیا اور جس نے دل اور زبان دونوں سے تمھیں چاہا تو گویا کہ اس کو دو تہائی ایمان مل گیا اور جس نے تم سے دل، زبان اور ہاتھ سے محبت کا ثبوت پیش کیا تو گویا کہ اس نے مکمّل ایمان کو اپنے پاس سمیٹ لیا ہے۔

---

(۱): مناقب ابن المغازلی، ص ۷ بطور مختصر۔ ینابیع المودۃ، باب ۴۲، ص ۳۷۶۔

اس ہستی کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے اگر زمین کے ساکنین تم سے ویسی ہی محبت کرنے لگیں جیسی محبت آسمان کے باشندے کرتے ہیں تو خداوند عالم ان میں سے کسی فرد کو بھی جہنّم کا عذاب نہیں دے گا۔

حدیث نمبر ۲۰۲:

يَا عَلِيُّ مَثَلُكَ فِي أُمَّتِي مَثَلُ (الْمَسِيحِ) عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، اِفْتَرَقَ قَوْمُهُ ثَلَاثَ فِرَقٍ، فِرْقَةٌ مُؤْمِنُونَ وَ هُمُ الْحَوَارِيُّونَ، وَ فِرْقَةٌ عَادَوْهُ وَ هُمُ الْيَهُودُ وَ فِرْقَةٌ غَلَوْا فِيهِ فَخَرَجُوا عَنِ دِيْنِ اللهِ وَ هُمُ النَّصَارَىٰ.

وَ اِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ فِيكَ ثَلَاثَ فِرَقٍ، فِرْقَةٌ اِتَّبَعُوكَ وَ اَحَبُّوكَ وَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ، وَ فِرْقَةٌ عَادُوكَ وَ هُمُ النَّاكِثُونَ وَ الْمَارِقُونَ وَ الْقَاسِطُونَ، وَ فِرْقَةٌ غَلُوا فِيكَ وَ هُمُ الضَّالُّونَ.

يَا عَلِيُّ اَنْتَ وَ اِتِّبَاعُكَ (فَاَنْتَ يَا عَلِيُّ وَ شِيْعَتُكَ) فِي الْجَنَّةِ وَ عَدُوُّكَ وَ الْغَالِي فِيكَ فِي النَّارِ.(۱)

یاعلیؑ تمھاری مثال میری اُمّت میں حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام جیسی ہے ان کی قوم تین حصّوں میں تقسیم ہوگئی۔ ایک گروہ صاحبانِ ایمان کا ہے جن کو حواریّون کہا جاتا ہے، اور ایک جماعت نے ان سے دشمنی کی وہ یہودی کہلاتے ہیں اور ایک فرقہ نے ان کے بارے میں غُلو سے کام لیا تو وہ دین خداوندی سے باہر چلے گئے اور وہ نصاریٰ ہیں۔

اور بے شک عن قریب میری اُمّت بھی تین گروہوں میں بَٹ جائے گی۔ ایک فرقہ وہ ہوگا جو تمھارا اتّباع (پیروی) کرے گا اور تم سے محبت کرنے والا ہوگا اور وہی درحقیقت صاحبانِ ایمان ہیں۔ اور ایک جماعت وہ ہے جنھوں نے تم سے دشمنی روا رکھی انھیں ناکثین، مارقین اور قاسطین کہا جاتا ہے، اور ایک گروہ ایسا ہے جو تمھارے بارے میں غُلو

(۱): مناقب خوارزمی، فصل ۱۹، ص ۳۱۷، حدیث ۳۱۸، چاپ قم۔
ینابیع المودۃ، ج ۱، ص ۳۲۷، چاپ اُسوہ۔

سے کام لیتا ہے اور وہ گمراہوں کی جماعت ہے۔

یا علیؑ تم اور تمھارا اتبّاع کرنے والے (اے علیؑ تم اور تمھارے شیعہ) جنت میں جائیں گے اور تمھارے دشمن اور تمھارے بارے میں غُلو کرنے والے جہنّم واصل ہوں گے۔

حدیث نمبر ۲۰۳:

يَا عَلِيُّ مَنْ اٰذٰى شَعْرَةً مِنْكَ (مَنْ اٰذٰى اَبَاالْحَسَنِ) فَقَدْ آذَانِيْ، وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللهَ . وَمَنْ آذَى اللهُ لَعَنَهُ مَلَاءُ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِيْنَ (مَلَائِكَةُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ).(۱)

یا علیؑ جو بال برابر بھی تمھیں یعنی ابوالحسن کو اذیت پہنچائے گا تو گویا کہ اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی تو آسمانوں اور زمین کی مخلوق اس پر لعنت کرے گی (آسمانوں اور زمینوں کے فرشتے اس پر لعنت بھیجیں گے)۔

حدیث نمبر ۲۰۴:

يَا عَلِيُّ مُحِبُّكَ مُحِبِّيْ وَ مُبْغِضُكَ مُبْغِضِيْ.(۲)

یا علیؑ تمھارا چاہنے والا میرا محب ہے اور تم سے بغض و کینہ رکھنے والا میرا دشمن ہے اور کینہ پرور ہے۔

---

(۱): شرف المصطفیٰ، ابوسعید نیشاپوری خرکوشی (ملحقات احقاق الحق، ج۶، ص۳۹۱)۔
جامع صغیر سیوطی، ج۲، ص ۳۷۴ از طریق ابن عساکر۔ نظم درالسمطین زرندی، ص ۱۰۵۔
مناقب خوارزمی، ص۲۲۹۔ فتح الکبیر نبھانی، ج۳، ص ۱۴۴۔ نیز از طریق ابن عساکر۔

(۲): الفردوس دیلمی، ج۵، ص۳۱۶، شمارہ ۸۳۰۴ نقل از سلمان فارسی تسدید القوس
مناقب ابن مغازلی، ص۱۹۶، شمارہ ۲۳۳۔ کنوز الحقائق، ص ۲۰۳۔ ینابیع المودۃ، ج۲، ص۸۶۔
لسان المیز ان، ابن حجر عسقلانی، ج۲، ص۱۰۹ منقول از ابن عدی۔
کنز العُمّال، ج۱۱، ص ۶۲۲، شمارہ ۳۳۰۲۱۔ مجمع الزوائد ھیثمی، ج۹، ص ۱۳۲ نقل از طبرانی۔

حدیث نمبر ۲۰۵:

یَا عَلِیُّ مَعَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَصًا مِنْ عِصِیِّ الْجَنَّۃِ تَذُوْدُ بِہَا الْمُنَافِقِیْنَ عَنِ الْحَوْضِ (عَنْ حَوْضِیْ).(۱)

یا علیؑ قیامت کے دن تمھارے ساتھ جنت کے عصاؤں میں سے ایک عصا ہوگا جس کے ذریعے سے تم منافقین کو حوض (یعنی میرے حوض) سے ہٹادو گے۔

حدیث نمبر ۲۰۶:

یَا عَلِیُّ مَنِ اتَّبَعَکَ نَجیٰ وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْکَ ھَلَکَ، وَ اَنْتَ الطَّرِیْقُ الْوَاضِحُ وَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ وَ اَنْتَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَ یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ.

اَنْتَ مَوْلیٰ مَنْ اَنَا مَوْلَاہُ وَ اَنَا مَوْلیٰ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَۃٍ، لَا یُحِبُّکَ اِلَّا طَاہِرُ الْوِلَادَۃِ وَلَا یُبْغِضُکَ اِلَّا خَبِیْثُ الْوِلَادَۃِ وَمَا عَرَجَ بِیْ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَ اِلَی السَّمَاءِ وَ کَلَّمَنِیْ رَبِّیْ اِلَّا قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِقْرَءْ عَلِیّاً مِنِّی السَّلَامَ وَ عَرِّفْہُ اَنَّہُ اِمَامُ اَوْلِیَائِیْ وَ نُوْرُ اَھْلِ طَاعَتِیْ وَھَنِیْئاً لَکَ ھٰذِہِ الْکَرَامَۃُ.(۲)

یا علیؑ جس نے تمھارا اتّباع (پیروی) کیا وہ نجات پا گیا اور جس نے تم سے رُخ پھیرا وہ ہلاک ہوگیا، اور تم واضح راستا ہو اور صراطِ مستقیم ہو اور تم روشن پیشانی، گھوڑوں پر سوار ہونے والوں کے قائد ہو اور تم مومنین کے یعسوب ہو۔

تم اس کے مولا ہو میں جس کا مولا ہوں اور میں ہر مومن مرد اور عورت کا مولا ہوں،

---

(۱): ذخائر العقبیٰ، ص ۹۱۔ الریاض النضرۃ، ج ۲، ص ۲۱۱۔ جمع الفوائد، شوکانی، ج ۲، ص ۲۱۲۔
مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۱۳۵ نقل از معجم الاوسط طبرانی۔ الصواعق المحرقۃ، ص ۱۰۴۔
ینابیع المودۃ، باب ۴۴، ج ۱، ص ۳۹۶ از معجم اوسط طبرانی۔

(۲): ینابیع المودۃ، ص ۱۳۳، چاپ استانبول و ج ۱ ص ۳۹۷، چاپ اُسوہ۔
امالی صدوق، ص ۲۵۲، شمارہ ۱۴۔

اے علیؑ تم سے وہی محبت کرے گا جو طاہر الولادۃ ہو اور تم سے وہی بغض رکھے گا جو خبیث الولادہ ہو اور جب میرے رب نے مجھے معراج عطا کی اور مجھ سے ہم کلام ہوا تو فرمایا: اے محمدؐ! تم علیؑ تک میرا اسلام پہنچانا اور اسے بتلا دینا کہ وہ میرے اولیاء کا امام ہے اور میری اطاعت کرنے والوں کا نور ہے اور مبارک ہو کہ تمھیں یہ کرامت حاصل ہے۔

حدیث نمبر ۲۰۷:

یَا عَلِیُّ مَنْ اَحَبَّكَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللهَ وَ مَنْ اَحَبَّ اللهَ تَعَالٰی دَخَلَهُ الْجَنَّةَ

وَ مَنْ اَبْغَضَكَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ، وَ مَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ اَبْغَضَهُ اللهُ تَعَالٰی وَ اَدْخَلَهُ النَّارَ.(۱)

یا علیؑ جو شخص تم سے محبت کرتا ہے گویا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے گویا کہ اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو محبوب جانا تو وہ اسے جنّت میں داخل کر دے گا۔

اور اے علیؑ جو تم سے بغض وحسد رکھے گا اس نے گویا مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جائے گا اور وہ اُسے واصلِ جہنّم کر دے گا۔

اور دیگر مصادر میں صرف یہ متن آیا ہے:

یَا عَلِیُّ مَنْ اَحَبَّكَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَكَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ.

یا علیؑ جس نے تم سے محبت کی تو اس نے گویا مجھ سے محبت کی اور جس نے تم سے بغض رکھا تو گویا کہ اس نے مجھ سے بغض رکھا ہے۔(۲)

---

(۱): ارجح المطالب امرتسری، ص ۵۱۸۔

(۲): اسد الغابہ، ج ۴، ص ۳۸۳۔ ینابیع المودۃ، باب ۲۰، ص ۲۷۲، چاپ اُسوہ، ج ۱۔ اصابہ ابن حجر، ج ۱، ص ۹۰، شمارہ ۸۵۷۷ نقل از بخاری از ابوذر و ابوحاتم۔

حدیث نمبر ۲۰۸:

یَا عَلِیُّ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَ مَنْ اَطَاعَكَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ، وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَ مَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِیْ.(۱)

یا علیؑ جس نے میری اطاعت کی تو اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے تمھاری اطاعت کی تو اس نے جیسے میری اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو گویا کہ اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے اے علیؑ تمھاری نافرمانی کی تو اس نے گویا میری نافرمانی کی۔

حدیث نمبر ۲۰۹:

یَا عَلِیُّ مَنْ زَعَمَ اَنَّہُ یُحِبُّنِیْ وَ ھُوَ یُبْغِضُكَ فَھُوَ كَذَّابٌ (فَقَدْ كَذِبَ)(۲)

یا علیؑ جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے دراں حالے کہ تم سے بغض وحسد رکھتا ہے تو وہ جھوٹا ہے (وہ جھوٹ بول رہا ہے)۔

حدیث نمبر ۲۱۰:

یَا عَلِیُّ مَنْ سَبَّكَ فَقَدْ سَبَّنِیْ وَ مَنْ سَبَّنِیْ فَقَدْ سَبَّ اللّٰہَ وَ مَنْ سَبَّ اللّٰہَ فَقَدْ كَبَّہُ عَلٰی مَنْخِرَیْہِ فِی النَّارِ.(۳)

یا علیؑ جس نے تم کو گالی دی تو گویا کہ اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی تو گویا اس نے اللہ کو گالی دی اور جس نے اللہ کو گالی دی تو اللہ تعالیٰ اس کو نتھنوں کے بل جہنّم میں ڈال دے گا۔

---

(۱): الریاض النضرہ، ج ۲، ص ۱۶۷۔ ینابیع المودۃ، ج ۲، ص ۳۸۳۔
مودۃ القربیٰ مندرج در ینابیع المودہ، مودہ ۹، چاپ لاہور ص ۲۸۔
(۲): فرائد السمطین حموینی خراسانی، ج ۱، ص ۱۳۴، شمارہ ۹۶۔
(۳): کفایۃ الطالب، گنجی شافعی۔ فصول المھمہ، ابن صباغ مالکی۔ فصل مناقب، حسنہ علی، ص ۱۲۵۔

حدیث نمبر ۲۱۱:

یَا عَلِیُّ مَنْ فَارَقَكَ فَقَدْ فَارَقَنِیْ وَ مَنْ فَارَقَنِیْ فَقَدْ فَارَقَ اللهَ تعالی.(۱)

یا علیؑ جس نے تم سے جدائی اختیار کی اس نے گویا مجھے چھوڑ دیا اور جس نے مجھے چھوڑا تو گویا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے علاحدہ ہو گیا۔

حدیث نمبر ۲۱۲:

یَا عَلِیُّ مَنْ قَتَلَكَ فَقَدْ قَتَلَنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَكَ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَ مَنْ سَبَّكَ فَقَدْ سَبَّنِیْ، لِاَنَّكَ مِنِّیْ کَنَفْسِیْ رُوحُكَ مِنْ رُوحِیْ وَ طِیْنَتُكَ مِنْ طِیْنَتِیْ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی خَلَقَنِیْ وَ خَلَقَكَ مِنْ نُوْرِهٖ. وَ اصْطَفَانِیْ وَ اصْطَفَاكَ فَاخْتَارَنِیْ لِلنُّبُوَّةِ وَ اخْتَارَكَ لِلْاِمَامَةِ فَمَنْ اَنْکَرَ اِمَامَتَكَ فَقَدْ اَنْکَرَ نُبُوَّتِیْ.(۲)

یا علیؑ تمھارا قاتل میرا قاتل ہے اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا ہے اور جس نے تم کو دشنام کیا اس نے مجھے گالی دی ہے اس لیے کہ تم مجھ سے میرے نفس کے مانند ہو، تمھاری روح میری روح سے ہے اور تمھاری طینت میری طینت سے ہے اور بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے اور تم کو اپنے نور سے خلق فرمایا ہے اس نے میرا اور تمھارا دونوں کا انتخاب کیا ہے۔ اس نے مجھے نبوت کے لیے منتخب کر لیا اور تمھیں امامت کے لیے چن لیا لہٰذا جس نے بھی تمھاری امامت کا انکار کیا تو گویا اس نے میری نبوت کا انکار کر دیا۔

---

(۱): مناقب امیر المومنین، احمد حنبل، شمارہ ۸۵۔ ذخائر العقبیٰ ص ۶۶ نقل از مناقب احمد۔
کنز العمّال، ج ۱۱ ص ۶۱۴، شمارہ ۳۲۹۷۵، ۳۲۹۷۶ منقول از ابن عمر و ابوذر۔
ینابیع المودۃ، باب ۵۶، ج ۲ ص ۱۵۶۔

(۲): ینابیع المودۃ، ج ۱ ص ۱۶۷۔

حدیث نمبر ۲۱۳:

یَا عَلِیُّ النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰی وَ اَنَا وَ اَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ.

ثُمَّ قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

وَ جَنّٰتٌ مِنْ اَعْنَابٍ وَ زَرْعٌ وَ نَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَ غَیْرُ صِنْوَانٍ یُسْقٰی بِمَاءٍ وَّاحِدٍ. (۱۳ سورۂ رعد: ۴) (۱)

یا علیؑ لوگوں کا تعلق مختلف درختوں سے ہے لیکن میں اور تم ایک ہی درخت سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی: انگور کے باغات ہیں، زراعتیں ہیں، کھجور کے درخت کئی کئی تنوں والے اور ایک تنے والا ہے انھیں ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۲۱۴:

یَا عَلِیُّ وَ اَنَا الْمَدِیْنَةُ وَ اَنْتَ الْبَابُ وَ لَا یُؤْتَی الْمَدِیْنَةُ اِلَّا مِنْ بَابِهَا. (۲)

یا علیؑ میں شہر ہوں اور تم دروازہ ہو اور شہر میں دروازے سے آیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۲۱۵:

یَا عَلِیُّ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ لَا اَنْ تَقُوْلَ طَائِفَةٌ (طَوَائِفُ) مِنْ اُمَّتِیْ فِیْكَ مَا قَالَتِ النَّصَارٰی فِیْ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ لَقُلْتُ فِیْكَ مَقَالًا لَا تَمُرُّ بِمَلَاٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا اَخَذُوا التُّرَابَ مِنْ تَحْتِ قَدَمَیْكَ (رِجْلَیْكَ) وَ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِكَ یَسْتَشْفُوْنَ بِهِمَا

---

(۱): مستدرک حاکم، ج ۲، ص ۱۴۱ منقول از جابر بن عبداللہ، اس اعتراف کے اتھ کہ حدیث صحیح ہے۔ کنز العمال، ج ۱۱، ص ۶۰۸، شمارہ ۳۲۹۴۴۔

(۲) شواہد التنزیل حسکانی، ج ۲، ص ۳۶۳، چاپ دوم۔ حلیۃ الاولیاء، ابونعیم، ج ۱، ص ۶۷۔ مانزل من القرآن فی علی، خصائص الوحی المبین ابن بطریق، ص ۹۸، چاپ اوّل وص ۱۵۴، چاپ دوم۔ فرائد السمطین، ج ۱، ص ۲۰۰، شمارہ ۱۵۶۔

وَلٰكِنْ حَسْبُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ (وَ اَنَا مِنْكَ تَرِثُنِيْ وَ اَرِثُكَ، وَ اَنْتَ مِنِّيْ) بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوسٰى غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَ اَنْتَ تُبْرِءُ ذِمَّتِيْ وَ تَسْتُرُ عَوْرَتِيْ وَ تُقَاتِلُ عَلٰى سُنَّتِيْ، وَ اَنْتَ غَداً فِي الْآخِرَةِ اَقْرَبُ الْخَلْقِ مِنِّيْ وَ اَنْتَ عَلَى الْحَوْضِ خَلِيْفَتِيْ،

وَ اَنَّ شِيْعَتَكَ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ مُبْيَضَّةً وُجُوْهُهُمْ حَوْلِيْ اَشْفَعُ لَهُمْ وَ يَكُوْنُوْنَ فِي الْجَنَّةِ جِيْرَانِيْ.(۱)

یا علیؑ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میری امت کے گروہ تمھارے بارے میں وہ نہ کہنے لگیں (جو از روئے غلو اور گمراہی) نصاریٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں تو میں تمھارے بارے میں وہ کچھ کہتا کہ جب تم مسلمانوں کے کسی گروہ کے پاس سے گزرتے تو وہ تمھارے پیروں کی خاک اور تمھارے وضو کے بچے ہوئے پانی کو شفا کے لیے حاصل کر لیتے، اٹھا لیتے۔ بس تمھارے لیے یہی کافی ہے کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ تم میرے وارث ہو اور میں تمھارا وارث ہوں اور تم کو مجھ سے وہی منزلت حاصل ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اگر میرے ذمّے کسی کا حق ہے اسے تم ادا کرو گے تم میری عزّت وحُرمت کی حفاظت کرو گے اور تم ہی میری سنّت پر چلتے ہوئے قتال کرو گے (یا میری سنت کو جاری وساری رکھنے کے لیے قتال کرو گے) اور کل آخرت میں تم تمام مخلوقات سے زیادہ مجھ سے قریب ہو گے۔ اور تم حوض (کوثر) پر میرے جانشین ہو گے اور تمھارے شیعہ میرے گرد نور کے منبروں پر ہوں گے ان کے چہرے روشن اور دمکتے ہوئے ہوں گے، میں اُن کی شفاعت کروں گا اور وہ جنت میں میرے ہمسائے ہوں گے۔

---

(۱): مجمع الزوائد هیثمی، ج ۹، ص ۱۳۱۔ مستدرک حاکم، ص ۱۳۶۔
ینابیع المودة، باب ۴۴، ج ۱، ص ۴۸۶، ۴۸۷ منقول از مسند احمد حنبل۔

حدیث نمبر۲۱٦:

یَا عَلِیُّ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ مَکْتُوْبًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَخُوْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰاتِ وَ الْاَرْضَ بِاَلْفَیْ سَنَةٍ.(۱)

یا علیؑ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک جنّت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا ہے: لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ، علی بن ابی طالب اخو رسول اللہ (علی بن ابی طالبؑ رسول اللہؐ کے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آسمان و زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل۔

حدیث نمبر۲۱۷:

یَا عَلِیُّ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّکَ لَذَائِدٌ عَنْ حَوْضِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَذُوْدُ عَنْهُ کَمَا یُذَادُ الْبَعِیْرُ الضَّالُّ عَنِ الْمَاءِ بِعَصًا لَکَ مِنْ عَوْسَجٍ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَقَامِکَ مِنْ حَوْضِیْ.(۲)

یا علیؑ جس کے قبضۂ میں میری جان ہے اس کی قسم کہ تم قیامت کے دن میرے حوض سے کچھ لوگوں کو ہٹاؤ گے جس طرح بھٹکے ہوئے اونٹ کو پانی سے ہٹایا جاتا ہے اپنے عصا سے جو عوسج (کانٹے دار درخت) کا ہوگا اور میں اپنے حوض پر تمھاری منزلت کو دیکھ رہا ہوں۔

(۱): تذکرہ الخواص، سبط ابن جوزی، باب دوم، ص ۲۲ روایت از جابر و نقل از فضائل امیر المومنین، احمد بن حنبل۔ ینابیع المودۃ، ص ۲۹۲ و فہرست ملحقات احقاق الحق، ج ۴، ص ۱۹۹، ۲۰۲، ۱۸۷ و ج ٦، ص ۱۵۰، ۱۵۲ و ج ۲۰، ص ۲۳۳، ۲۳۵۔

مولفین اہل سنت میں سے دس افراد سے زیادہ نے اسے نقل کیا ہے جیسے حافظ ابونعیم طبرانی، ابن مغازلی، فردوس الاخبار و توضیح الدلائل اور کامل کے مصنفین۔

(۲): مناقب خطیب خوارزمی، ص ٦۵ نقل از جابر بن عبداللہ۔ الغدیر، ج ۲، ص ۳۲۲۔

نیز حاکم و مستدرک، ج ۳، ص ۱۳۸ نقل از حسن بن علی علیہ السلام۔ طبرانی معجم الاوسط نقل از ابو ہریرہ۔

حدیث نمبر ۲۱۸:

يَا عَلِيُّ يَدُكَ فِيْ يَدِيْ تَدْخُلُ مَعِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَيْثُ اَدْخُلُ. (۱)

یا علیؑ تمھارا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہوگا تم قیامت میں میرے ساتھ اسی طرح داخل ہوؤ گے جس طرح میں داخل ہوں گا۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کا قیامت میں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ہوئے آنا اور جنّت میں جانا ایک ہی طرح سے ہوگا۔ اس حدیث میں کیفیت کو بیان کیا گیا ہے۔

---

(۱): ذخائر العقبیٰ، محب طبری، ص ۸۹۔ ریاض النضرہ، ج ۲، ص ۱۶۰، باب ۱۴، فصل ہشتم۔
تاریخ دمشق، ابن عساکر بخش امام علی، ج ۲، ص ۷۷ ۳ و ج ۱۸، ص ۱۶۰ ضمن شرح حال زبیر و ج ۵۰ ص ۷ ۶۸ ضمن معرفی محمد بن عبداللہ بن سلیمان۔ روض الازھر، شاہ تقی کاظمی، ص ۹۸۔
اربعین الطوال، کفایۃ الطالب گنجی شافعی، باب ۴۱، ص ۱۸۲۔ مناقب عینی، ص ۹۰۔
مطالب العالیہ، ابن حجر، ج ۴، ص ۸۲۔ کنز العُمّال، ج ۱۱، ص ۶۲۷، حدیث ۳۳۰۵۶۔
فضائل الصحابہ، ابونعیم و تاریخ ابن عساکر از عمر ج ۱۳، ص ۳۴۶، حدیث ۳۶۷۳۶۔
وسیلۃ المآل باکثیر حضرمی، ص ۱۳۱، ملحقات احقاق الحق، ج ۱۷، ص ۴۰۔
القول الفصل، سید علوی حداد حضرمی، ج ۲، ص ۳۰، چاپ جاوہ۔